تحریکِ جہاد برصغیر...

حقیقت وحقانیت!

اُستاد اُسامہ محمود(حفظہ اللہ)

کے انٹرویو کا مکمل متن

جس میں القاعدہ برصغیر کے مقاصد، اہداف اور طریقہ کار
کے علاوہ جہاد افغانستان، برّصغیر اور عالمی جہاد پر بالعموم
جبکہ پاکستان کے اندر تحریکِ جہاد کے ماضی، حال اور اسے درپیش چیلنجز پر بالخصوص روشنی ڈالی گئی ہے

- حصہ اول: ہم کیا چاہتے ہیں؟
- حصہ دوم: جہادِ کشمیر... راستہ و منزل
- حصہ سوم: جہاد پاکستان... پس منظر، حقیقت اور حقائق
- آخری و چہارم حصہ: جہاد پاکستان... فکری صف بندی، تیاری اور پیش قدمی

تحریک جہاد بر صغیر... حقیقت و حقانیت

یہ انٹرویو ویڈیو صورت میں ربیع الاول ۱۴۳۹ھ میں نشر ہوا تھا۔ بعض وجوہات کی بنا پر اس کا متن نشر نہیں ہو سکا تھا اس لیے اس کا مکمل متن اب پیش کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریک جہاد برصغیر ، حقیقت و حقانیت

(پہلی نشست)

ہم کیا چاہتے ہیں؟

السحاب: بسم اللہ الرحمن الرحیم... قارئین! آج ہم جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے ایک مرکزی قائد استاذ اسامہ محمود حفظہ اللہ سے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ طویل عرصے سے اس انٹرویو کے لیے کوششیں جاری تھیں لیکن کچھ نامساعد حالات کی بنا پر ہم اس خواہش کو پایہء تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ القاعدہ برصغیر کے قیام کے بعد چونکہ یہ پہلا انٹرویو ہے اس لیے سوالات کی کثرت کے پیش نظر اسے متعدد نشستوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آج اس سلسلے کی پہلی نشست ہے۔

السحاب: محترم استاذ! السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

استاذ اسامہ محمود: وعليكم السلام و رحمة الله وبركاته

السحاب: السحاب برصغیر کی جانب سے ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

استاذ اسامہ محمود: جزاکم اللہ خیراً، اللہ آپ بھائیوں کو جزائے خیر دے،

السحاب: القاعدہ برصغیر کے ترجمان کی حیثیت سے بہت سے ایسے امور ہیں جن پر آپ سے گفتگو کی خواہش تھی۔ تحریک جہاد پوری دنیا کے ساتھ ساتھ برصغیر میں بھی آج ایک اہم مرحلے سے گزر رہی ہے۔ ایسے میں بہت سے سوالات ہیں جو عوام الناس اور خود اس تحریک سے وابستہ افراد کے ذہنوں میں جنم لے رہے ہیں۔ امید ہے آپ کے ساتھ مختلف نشستوں میں جو گفتگو کا موقع ملے گا اس میں ان شاء اللہ ان سوالات پر سیر حاصل گفتگو ہو سکے گی۔

استاذ اسامہ محمود: آپ بھائیوں کا میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس ملاقات کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ ان نشستوں کو ہم سب کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے خیر اور نفع کا باعث بنائے۔

السحاب: آمین۔ جزاکم اللہ خیراً

استاذ اسامہ محمود: آپ کی وساطت سے میں اس موقع پر عالی قدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث، شیخ ہبۃ اللہ حفظہ اللہ اور امیر محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سمیت دنیا بھر کے جہادی قائدین، مجاہدین اور مسلمان بھائیوں کی خدمت میں اپنی طرف سے، امیر محترم مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ اور اپنی جماعت کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں۔ السلام علیکم و رحمہ اللہ و برکاتہ

السحاب: ایک بنیادی سوال سے آغاز کرتے ہیں، القاعدہ برصغیر کی اساسی دعوت کیا ہے اور کن مقاصد کے حصول کے لیے اسے تشکیل دیا گیا ہے؟

استاذ اسامہ محمود: ہم ظلم، فتنہ اور فساد ختم کرنے، اللہ کا دین غالب کرنے اور اللہ سبحانہ وتعالی، اپنے رب کو راضی کرنے نکلے ہیں، پھر اللہ کی رضا مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی سے مشروط ہے، لہٰذا آپ اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا مقصد مسلمان عوام کی ہدایت ہے، ان کی حفاظت اور ان کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ آج اس زمین پر ظلم، فتنہ اور فساد نے جو ڈیرے ڈال رکھے ہیں، اس کا خاتمہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جہاد میں رکھا ہے، جہاد ہوگا تو یہ قابو ہوگا، جہاد ہوگا تو یہ ختم ہوگا اور جہاد اگر نہیں ہوگا تو اس میں اضافہ در اضافہ ہوگا اور تباہی وبربادی ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان مبارک ہے: ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ﴾ "اگر اللہ بعض کو بعض کے ذریعے نہ روکتے تو زمین میں فساد پھیلتا"۔ علامہ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [لَوْلا الْقِتَالُ وَالْجِهَادُ لَفَسَدَتِ الأَرْضُ] "اگر قتال اور جہاد نہ ہوتا تو زمین میں فساد پھیلتا"۔ گویا اس فتنہ وفساد کا رد، ظلم وجبر کے ان اندھیروں کا علاج اللہ نے اُس جہاد اور اس قتال میں رکھا ہے جو شریعت کے مطابق ہو، پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور ان کی ہدایت چاہنے کا جو دعوی ہم کرتے ہیں یہ دعوی سچا نہیں ہو سکتا ہے جب تک تلوار لیکر ایسے ظالموں کے ساتھ ٹکرایا نہ جائے، ان کا زور نہ توڑا جائے جو اللہ کے دین اور اس کے بندوں کے بیچ رکاوٹ ہیں، جنہوں نے اللہ کی مخلوق کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے اور جو اللہ کے باغی ہیں۔ آج انہیں ظالموں کی وجہ سے انسانیت گمراہ ہو رہی ہے اور انہی کے سبب یہ تباہی وبربادی کے دھانے پر پہنچی ہے۔ تو اللہ نے ایسے متکبر ظالموں کے مقابل ہمیں محض دعوت یا منت سماجت کا راستہ نہیں بتایا ہے، اللہ نے کتاب کے ساتھ تلوار بھیجی ہے، دعوت کے ساتھ قتال بھی فرض کیا ہے، اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (اللہ کے راستے میں لڑو) ﴿لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ﴾ (اگر کوئی اور لڑتا ہے یا نہیں لڑتا، آپ اپنے آپ کے ذمہ دار ہیں، آپ لڑیئے، آپ سے آپ کے بارے میں پوچھ جائے گا) ﴿وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (اور مومنین کو اس قتال پر تحریض دیجئے، ان کو دعوت دیجئے اس قتال کی، انہیں اس قتال پر ابھاریئے) ﴿عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (اللہ کفر کا زور توڑیں گے۔ یہ جو نظام جبر، نظام ظلم اور نظام کفر ہے، اس کی قوت، اس کا دبدبہ، اس کی شان شوکت اللہ توڑیں گے) ﴿وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا﴾ (اللہ سخت قوت والا اور سخت انتقام والا ہے)، لہٰذا ہم کیا چاہتے ہیں؟ ہم ظلم فتنہ اور فساد کا خاتمہ چاہتے ہیں، ہم اللہ کے دین کو غالب کرنے کی صورت میں اقامت دین چاہتے ہیں، ہم مسلمان عوام کی ہدایت، ان کی حفاظت اور خیر خواہی چاہتے ہیں، پھر ان تمام مقاصد کے حصول کا شرعی راستہ جو اللہ رب العزت نے مقرر کیا ہے وہ دعوت و جہاد یا دعوت وقتال ہے، یہ دونوں، یعنی دعوت اور قتال ہم ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم سمجھتے ہیں، یہ ہمارا منہج ہے، اس کی طرف ہم اپنی امت کو بلاتے ہیں اور اسی سے ان شاء اللہ مظلوموں کی مدد ہوگی، محروموں کو اسی سے اللہ تعالی ان کے حقوق دلائیں گے، اسی سے یہاں کی دبی ہوئی، پسی

ہوئی مظلوم عوام کے لیے دنیاو آخرت کی سرخروئی کے رستے اللہ سبحانہ تعالی ان شاءاللہ کھولیں گے اور یہی دعوت اور قتال کا راستہ برصغیر کے اندر ظلم، فتنہ اور فساد کی اس تاریک رات کو عدل وانصاف، امن اور برکتوں والی مبارک صبح میں تبدیلی کا باعث ان شاءاللہ بنے گا۔

السحاب:برصغیر میں تحریک جہاد ایک عرصے سے جاری ہے۔آپ کی نظر میں تحریک جہاد برصغیر کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

استاذ اسامہ محمود :اپنی جماعت کا نکتہ نظر آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ ہم بطور جماعت تحریک جہاد برصغیر کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔یہ تحریک جہاں پاکستان، کشمیر، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت پورے برصغیر کو اسلامی برصغیر میں تبدیل کرنے کی تحریک ہے وہیں یہ عالمی تحریک جہاد کا بھی حصہ ہے، یعنی اُس جہادی تحریک کا یہ حصہ ہے جو عالمی سطح پر صلیبی صیہونی، ملحد، مشرک اور لادین اتحاد کے خلاف لڑ رہی ہے۔پھر یہ تحریک ہمارے نزدیک امارت اسلامی افغانستان کی جو مبارک مہم ہے اس کا تسلسل ہے۔

یعنی ہم بحیثیت جماعت، 'جماعت القاعدہ' امارت اسلامی افغانستان کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں۔ہمارے نزدیک، ترجیحات میں سے ایک بڑی ترجیح، امارت اسلامی افغانستان کا دفاع اور تقویت ہے، افغانستان کے اندر بھی امارت اسلامی کے جھنڈے تلے الحمد للہ ہمارے ساتھی لڑ رہے ہیں اور ہم بطور جماعت پاکستان کے مسلمانوں کو، برصغیر کے مسلمانوں کو دعوت بھی دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور امارت کے جھنڈے تلے ، امریکی اتحاد کے خلاف شریعت کے نفاذ کے اس مبارک جہاد میں اپنا حصہ ڈالیں۔پھر افغانستان سے باہر...برصغیر کے اندر بھی امارت اسلامی کے دشمنوں کے سامنے بند باندھنا اور ان کے مقابل عوامی سطح پر جہادی تحریک کھڑی کرنا بھی اس تحریک جہاد برصغیر کا ہم مقصد سمجھتے ہیں!

اسی طرح دوسرا یہ کہ عالمی شیاطین کی چیر پھاڑ، لوٹ کھسوٹ اور فساد کا برصغیر میں راستہ روکنا اور ان کے مظالم سے پاکستان ،کشمیر، بنگلہ دیش، بھارت ، اور برما کے مسلمانوں کا دفاع کرنا ہمارے نزدیک اس تحریک کا مطمع نظر ہے !

اسی طرح اہم اور ایک بڑا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے حقوق دلوانے ہیں، وہ حقوق جو ان سے چھینے گئے ہیں اور ان حقوق میں سے اہم ترین حق اللہ تعالی کی عطا کردہ پاک شریعت ہے۔یعنی یہاں کے لوگ جاہلیت کے تحت رہنے پر مجبور نہ ہوں، بلکہ شریعت کے سایہ تلے اپنی زندگی گزاریں، اس طرح ایک حق آزادی ہے، مسلمانوں کی جان، مال، عزت اور آبرو کی حفاظت ہے۔یہ سارے حقوق مسلمانانِ برصغیر کو دلوانا ہم تحریکِ جہاد برصغیر کا ہدف سمجھتے ہیں ...!

السحاب:برصغیر میں جاری اس جہادی تحریک میں القاعدہ برصغیر کیا کردار ادا کر رہی ہے؟

استاذ اسامہ محمود :الحمد للہ ہماری جماعت، جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر ، جس کو ہم مختصراً القاعدہ برصغیر بھی کہتے ہیں، تو ہماری جماعت تحریک جہاد برصغیر کی ایک بڑی داعی ہے! اللہ کے فضل سے افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں یہ جماعت سرگرم عمل ہے۔ہمارے مجاہد بھائی دعوت اور قتال دونوں میدانوں میں تحریک جہاد برصغیر کے مقاصد کو سامنے رکھ کر الحمد للہ آگے بڑھ رہے ہیں، دونوں میدانوں میں الحمد للہ اللہ کی مدد ونصرت شامل حال ہے، شہادتوں، قید وبند اور دربدریوں کا بھی سامنا ہے، مگر اللہ کا فضل ہے کہ قندھار سے اسلام آباد، ڈھاکہ اور دہلی تک غزوہ

ہند کی اس مبارک دعوت میں یہ قافلہ اپنے خون سے رنگ بھر رہا ہے اور اللہ سے امید ہے کہ ان آزمائشوں سے نہ صرف ہماری جماعت بلکہ پوری تحریک جہاد برصغیر سرخرو اور قوی بن کر نکلے گی، ان شاء اللہ۔

السحاب: برصغیر کے اندر آپ کے اہم دشمن اور ترجیحی اہداف کیا ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: سب سے پہلا ہدف 'غنڈوں کا سرغنہ' امریکہ ہے، اس لیے کہ امریکہ اسلام اور اہل اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے ، اس کے ہاتھ امت مسلمہ کے خون سے رنگین ہیں ،دنیا بھر میں اسلام کے خلاف ظالموں کا یہی پشتی بان ہے اور یہی اس عالمی نظام ظلم کا سب سے بڑا محافظ اور سردار ہے۔لہذا برصغیر کی اس زمین کو امریکی خباثت کے لیے علاقہ ممنوعہ بنانا، اس کی سازشوں اور اس کے ظلم سے یہ خطہ صاف کرنا اور اسے یہاں اپنے مفادات کے تحفظ میں ناکام کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔

دوسرا ہدف بھارت ہے، وہ بھارت جو مشرک ، غاصب اور ظالم ہے ، جس نے کشمیر پر قبضہ کیا ہوا ہے اور جو آئے روز ہماری کشمیری ماؤں، بہنوں اور بھائیوں پر مظالم ڈھاتا ہے۔اسی بھارتی ریاست کی سرپرستی میں بنگال سے آسام و گجرات تک ہمارے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ پھر یہ بھارت آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ اور اسرائیل سمیت تمام عالمی شیاطین کا حلیف ہے۔تو بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان بلکہ پورے برصغیر میں بھارتی ریاست کے مفادات کو نشانہ بنانا ہمارا دوسرا بڑا ہدف ہے۔

تیسرے نمبر پر وہ قوتیں ہمارا ہدف ہیں جو تحریک جہاد کی دشمن ہیں ، اس کے خلاف لڑ رہی ہیں اور اس پر عالم کفر سے رقم بٹور رہی ہیں۔ پاکستان پر قابض جرنیل ، ان کے مسلح کارندے اور حکمران طبقہ ان کی واضح مثال ہیں، یہی وہ ناسور ہیں کہ جن کا کاروبار تحریک جہاد کو جڑوں سے اکھاڑنا ہے۔جب اس میں انہیں کامیابی نہیں مل سکتی ہو تو اسے بے اختیار کرنا ،عالمی غنڈوں کے تابع کرنا اور اس کے مبارک ثمرات کو ان کافروں کی گود میں رکھنا یہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔تو یہ ظالم، تحریک جہاد اور اسلامی بیداری کے خلاف ہر ملحد اور ہر کافر کے دست و بازو رہے ہیں اور ابھی بھی ہیں، انہی کے سبب آج پاکستان دنیا بھر کی مجرم ایجنسیوں کی آماج گاہ بن گیا ہے اور آج انہی کے سبب یہ خطہ اللہ کی شریعت سے ، اللہ کی رحمت سے محروم ہے اور یہاں ظلم و فساد کا راج ہے۔

یہاں ، چونکہ اہداف کی بات ہوئی اس لیے میں عرض کروں کہ القاعدہ برصغیر کا لائحہ الحمد للہ نشر ہو چکا ہے، اس میں ہمارے مقاصد و طریقہ کار سمیت ہمارے جہادی اہداف اور اصول و ضوابط بھی درج ہیں! تو تمام مسلمانوں کو، بالخصوص مجاہدین کو، اپنی جماعت سے جو متعلق بھائی ہیں ان کو، اور جماعت سے باہر دیگر برادر جہادی جماعتوں میں جو ہمارے عزیز بھائی ہیں، ان سب کی خدمت میں یہ لائحہ پڑھنے کی میں گزارش کرتا ہوں۔

السحاب: امریکہ، بھارت اور ساتھ پاکستانی فوج کو بھی بیک وقت دشمن قرار دینا اور ان کے خلاف لڑنا کیا جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے مناسب ہے ؟

استاذ اسامہ محمود : حقیقت یہ ہے کہ ہم پاکستانی فوج کو دشمن کہیں یا نہ کہیں یہ دشمن ہے اور یہ شریعت کے خلاف، اہل دین کے خلاف، تحریک جہاد اور مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ دشمنوں کی تعداد کم کرنا جنگ میں اولین ترجیح ہوتی ہے، مگر اپنے خلاف لڑنے والے دشمن

سے آنکھیں بند کرنا اپنی دعوت، اپنے جہاد اور اپنی تحریک کو خود اپنے ہاتھوں تباہ کرنے کے مترادف ہے، آج پاکستانی فوج اور ظالمانہ نظام، شریعت اور جہاد کے راستے میں مکمل طور پر حائل ہیں، ایسے میں ہم لامحالہ اس دشمن کے خلاف میدان میں اترنے پر مجبور ہیں۔ یہاں میں یہ بھی عرض کردوں کہ پاکستانی فوج کی اسلام دشمنی کی تاریخ دیکھ کر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے کہ غلبہ دین کی تحریکیں جب تک اپنی دعوت کے دفاع کے لیے اس فوج کے خلاف میدان عمل میں نہیں اترتیں، تب تک یہ تحریکیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتیں اور تب تک برصغیر میں کسی بھی ظالم کا راستہ نہیں روکا جاسکتا۔

السحاب: بنگلہ دیش کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ بنگلہ دیش کی موجودہ صورتحال کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ اور یہاں کے مجاہدین کے لیے آپ کی کیا ترجیحات ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: بنگلہ دیش کے مسلمان آج ایک انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں اور اس جگہ تک پہنچانے میں پاکستانی فوج کا کردار، اس ظالم، شریعت کی دشمن اور امت کی اس خائن فوج کا حصہ بھارتی ریاست سے کسی بھی طور پر کم نہیں ہے۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستانی فوج کے شرمناک مظالم یہ غیور قوم آج تک نہیں بھول سکی، یہ قوم اسلام کی خاطر پاکستان کا حصہ بنی تھی مگر اسلام دشمن پاکستانی فوج کے کرتوتوں اور مظالم نے انہیں پاکستان سے جدا کردیا۔ بھارت نے اس سے فائدہ اٹھانا تھا اور خوب اٹھایا۔ نتیجتاً بنگلہ دیش کی ریاست مکمل طور پر بھارت کی غلام بن گئی ہے، یہاں کی فوج، پولیس، عدلیہ اور میڈیا سب آج بھارتی زبان بولتے ہیں اور اس کے احکامات پر عمل کرتے نظر آتے ہیں۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو الحمد للہ یہاں توحید کے فرزندوں اور شمع رسالت کے پروانوں کی کبھی کمی نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایسے اہل ایمان پر زمین انتہائی تنگ کی گئی، بتوں اور گائے کے ان پجاریوں کا ہدف اس مسلمان عوام کو ان کے قیمتی ترین اثاثہ ایمان سے محروم کرنا اور اپنا مکمل طور پر غلام بنانا ہے، افسوس کہ آج بنگلہ دیش میں چور، لٹیرے، بدطینت لادینوں اور ملحدین کو تو عزت و اکرام دیا جارہا ہے جبکہ اہل دین کو قوم، ملک بلکہ انسانیت تک کا دشمن بتا کر ان پر ظلم کیا جاتا ہے اور ان کی تضحیک کی جتی ہے۔ ۲۰۱۳ء میں ڈھاکہ کے اندر ایک دینی اجتماع پر شب خون مارنا اور محض ایک رات میں خاموشی کے ساتھ ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کرنا، پھر بھارت کے ساتھ لگے سرحدی علاقے سات کھرا ضلع کے اندر بھارتی فوج کا خود بنگلہ دیش کے اندر گھسنا اور بنگالی فوج کے ساتھ مل کر پچاس سے زیادہ مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا اور ان کے گھربار تباہ کرنا... کاش یہ وارداتیں آخری ثابت ہوتیں مگر ایسا نہیں ہے، اور آج بہت افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف اہل ایمان کی پھانسیوں، قتل در قتل اور قید و بند کا سلسلہ زوروں پر ہے تو دوسری طرف دین دشمن ملحدین اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسی رذیل ترین مخلوق کو مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ غرض طویل عرصہ سے بنگلہ دیش کے مسلمانوں پر ایک جنگ مسلط ہے جو درحقیقت سیکولرازم کے روپ میں مشرک ہندوؤں اور ان کے آلہ کاروں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے، ایسے میں بنگلہ دیش کے مسلمان جانتے ہیں کہ ان پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ یہ جہاد بنگلہ دیش میں بھارتی دین دشمنی کے خلاف دفاع کے عنوان سے ہو یا کشمیری اور بھارتی مسلمانوں کی نصرت کے نام سے، ہر

صورت میں بھارتی ریاست کے خلاف اٹھنا آج فرض عین ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت کے نزدیک بھی بنگلہ دیش بلکہ پورے برصغیر میں بھارتی ریاست اہم اور بڑا ہدف ہے۔

السحاب: آپ یہاں بنگلہ دیش میں موجود جماعت سے منسلک مجاہدین کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: میں بنگلہ دیش کے اپنے انتہائی عزیز بہادر اور مجاہد بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو جہاد کی اس عبادت کی طرف بلانے اور غزوہ ہند کی اس عظیم تحریک کو یہاں کھڑا کرنے کے لیے اللہ نے آپ کا انتخاب کیا ہے، بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے دین اور دنیا کی حفاظت آپ پر فرض ہے۔لہذا آپ اس فرض کی ادائیگی میں اپنی قوم کو انتہائی دل سوزی کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا کیجئے، اس میں آپ کامیاب ہوئے تو بنگلہ دیش میں بھی آپ اسلام اور اہل اسلام کی مدد کر سکیں گے اور کشمیر سے برما تک کے مظلوموں کے سینے بھی آپ ٹھنڈے کر دیں گے۔ آپ اپنے ہتھیاروں کا رخ مشرک، نجس اور ظالم بھارتی ریاست کی طرف رکھئے جو ڈھاکہ اور سات کھرا سے لیکر کشمیر و احمد آباد بلکہ پورے برصغیر کے اہل ایمان کا دشمن اور مجرم ہے، اس مشرک اور خسیس دشمن کے خلاف آپ آگے بڑھئے...اگر آپ کے اس راستے میں کوئی رکاوٹ بنتا ہے تو پھر آپ بھی انہیں اپنے عمل سے یہ پیغام دیجئے کہ آپ اپنے جہاد، اپنی تحریک اور اپنی دعوت کا دفاع بھی خوب جانتے ہیں۔اللہ آپ کی نصرت فرمائے اور آپ کے ذریعے برصغیر میں توحید و جہاد کا یہ مبارک علم بلند کر دے، آمین۔

السحاب:۔ آپ موجودہ تحریک جہاد برصغیر کو برصغیر کی اسلامی اور جہادی تاریخ کے ساتھ کس طرح جوڑتے ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: انگریز نے جب برصغیر کے اکثر علاقوں سے شریعت ختم کر دی، تو اس وقت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے 1806 میں ایک فتویٰ دیا تھا کہ برصغیر دار الاسلام نہیں رہا، یہ دار الحرب ہے۔اسی تاریخی فتویٰ کی روشنی میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمہما اللہ کی تحریک، تحریک مجاہدین برپا ہوئی ، اسی طرح 1857 میں یہاں کے مسلمانوں نے علمائے کرام کی قیادت میں جو جنگ آزادی لڑی، اس میں بھی اس فتوے کا بڑا عمل دخل تھا، اسی طرح تحریک شیخ الہند رحمہ اللہ جیسی دیگر جہادی تحریکیں بھی اس فتوے کی روشنی میں وجود میں آئیں۔

تو شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ جو برصغیر کے دار الحرب ہونے کا فتوی دیا تھا یہ فتوی آج بھی قائم ہے، اس لیے کہ اس کے اسباب آج پورے برصغیر میں بدرجہ اتم موجود ہیں، آج پورے برصغیر میں کہیں پر بھی شریعت نافذ نہیں ہے... بلکہ برصغیر کے چپہ چپہ پر شریعت کے دشمنوں کا راج ہے، برصغیر پر مشرکین یا ملحدین اور صلیبی کافروں کے لادین غلاموں کی حکومت ہے۔لہذا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فتوی آج بھی اسی طرح واجب العمل ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ سید احمد شہید رحمہ اللہ نے جس مہم اور تحریک کا آغاز کیا تھا، یعنی وہ تحریک جس کی خاطر ہزاروں علماء دہلی میں پھانسیاں چڑھ گئے اور جس تحریک کی شیخ الہند رحمہ اللہ نے بھی توثیق کی تھی تو یہ تحریک برصغیر میں کبھی ختم نہیں ہوئی، بلکہ یہ اس پوری تاریخ میں جاری رہی۔بنگال (بنگلہ دیش) میں حاجی شریعت اللہ اور تیتومیر کے جانشین تو پاکستان کے قبائلی علاقوں میں فقیر اپی، حاجی ترنگزئی اور ملا پاوندہ رحمہم اللہ جیسے مشہور نام اسی تحریک مجاہدین سے تعلق رکھتے تھے، قیام پاکستان کے بعد بھی یہ تحریک یہاں قبائل میں جاری رہی ، نفاذ

شریعت کا وعدہ جب یہاں کے حکمرانوں نے ایفا نہیں کیا، تو فقیر اپی رحمہ اللہ نفاذ شریعت کا مطالبے لیکر دوبارہ میدان میں اترے ور آپ نے تحریک کا دوبارہ آغاز کیا، اور اسی جرم میں پاکستانی ائر فورس نے اپنے انگریز سربراہ وائس ایئر مارشل ایلن کی سربراہی میں اپنی پہلی بمباری اسی تحریک کے ایک اجتماع پر کی۔ غرض یہ تحریک جاری رہی، نشیب و فراز ضرور اس پر آئے، اور تحریکوں پر اس طرح نشیب و فراز آتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ کوئی واقعہ، یا حالات اسی تحریک کو اس کی پرانی بنیاد پرنئے عزم کے ساتھ دوبارہ اٹھادیں! امریکہ جب یہاں آیا اور پاکستانی فوج نے تحریک جہاد اور اسلام کے خلاف علانیہ جنگ شروع کی، اور جب اس کا اصل روپ سب پر واضح ہوا تو یہاں تحریک مجاہدین بھی نئے عزم کے ساتھ انہی بنیادوں پر...انہی مقاصد کو سامنے رکھ کر دوبارہ کھڑی ہو گئی، یعنی وہ بنیادیں، وہ مقاصد جو سید احمد شہید رحمہ اللہ نے اپنی تحریک مجاہدین کے لیے رکھے تھے... یوں یہاں سے تحریک جہاد برصغیر کا نیا باب شروع ہوا تو گویا ہم مجاہدین برصغیر میں، سید احمد شہید رحمہ اللہ کی تحریک ہی کا تسلسل ہیں۔ اللہ ہمیں صحیح معنوں میں سید رحمہ اللہ کے ورثاء ثابت فرمائے، سید احمد شہید رحمہ اللہ کا مقصد و ہدف کہ برصغیر کو اسلام کے دشمنوں سے آزادی دلائی جائے اور شریعت کا نفاذ یہاں ہو، یہی ہمارا بھی مقصد ہے، اسی طرح آپ رحمہ اللہ کا طریقہ کار دعوت اور جہاد تھا اور یہی ہمارا بھی راستہ اور ہمارا بھی منہج ہے، اس لیے ہم برصغیر کے اندر سید احمد شہید کی تحریک، تحریکِ مجاہدین ہی کا ان شاءاللہ تسلسل ہیں ، اللہ اس تحریک کا حق ادا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور اللہ یہاں کے مسلمانوں کے لیے ہماری اس تحریک کو بھی سید کی تحریک کی طرح بابرکت ثابت فرمائے، آمین

السحاب: برصغیر سے ذرا عالمی منظر نامے کی جانب رخ کرتے ہیں۔ آپ نے ذکر کیا القاعدہ برصغیر کا اہم ہدف امارت اسلامیہ افغانستان کی تقویت ہے، امریکہ کی افغانستان میں جنگ کا آغاز ہوئے سترہ سال ہو چلے ہیں؟ آپ کے خیال میں آج سترہ سال بعد آپ کی نظر میں امارت اسلامیہ افغانستان کہاں کھڑی ہے؟

استاذ اسامہ محمود: آج الحمدللہ امارت اسلامی افغانستان کا قافلہ کامیابی کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، امریکی اتحاد کا حملہ ہوئے سترہ سال بیت گئے، اس عرصہ میں وقت کے اس فرعون نے ہر قوت آزمائی، ایٹم بم کے علاوہ اس کے ترکش میں جو کچھ تھا اس نے یہاں خالی کر دیا، ڈالر بھی خوب پھینکے گئے، ضمیروں کی دکانیں اس نے سجائیں، جو کچھ اس کے بس میں تھا سب اس نے آزمایا مگر الحمدللہ سب بے سود ثابت ہوا۔ اللہ نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کا اپنے رب پر وہ گمان سچا کر دکھایا جب آپ نے فرمایا کہ بش ہمارے ساتھ شکست کا وعدہ کرتا ہے جبکہ اللہ ہم سے فتح کا وعدہ کرتا ہے، دیکھتے ہیں کس کا وعدہ سچا ہے۔ الحمد للہ امریکہ کا وعدہ جھوٹا تھا...اور اللہ کا وعدہ سچا تھا اور سچا ہے، بس اللہ ہمیں اپنے رب کے ساتھ اپنے وعدوں میں سچا کر دکھائے اور اللہ ہمیں جہاد کے اس راستے پر استقامت دے، تو امارت اسلامی کے قافلے کو، امت مسلمہ کے مجاہدین اور مسلمانوں کو اللہ نے فتح دے دی اور امریکہ کو شکست ہوئی اور اس شکست کو آج پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔

السحاب: آپ موجودہ صورتحال کو کن بنیادوں پر امریکہ کی شکست کے مترادف سمجھتے ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، امریکہ کچھ اہداف سامنے رکھ کر یہاں آیا تھا، اس کے آنے کے کچھ مقاصد تھے، اب کیا وہ اہداف اور مقاصد حاصل ہوئے؟ ان کی تکمیل ہوئی اور آج وہ کوئی نئی بات کر رہا ہے یا آج بھی وہ وہاں کھڑا ہے، جہاں سے اس نے سفر شروع کیا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اہداف کے حصول میں مکمل طور پر ناکام رہا۔

السحاب: یہ اہداف کیا تھے؟ اور اگر امریکہ اپنے اہداف کے حصول میں ناکام رہا ہے تو اس ناکامی کے کیا اثرات ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، پہلا ہدف تحریک جہاد کو ختم کرنا تھا اور ان میں سرفہرست امارت اسلامی اور القاعدہ کو ختم کرنا تھا، اب کیا تحریکِ جہاد ختم ہوئی؟ الحمدللہ، افغانستان میں یہ تحریک آج بھی قائم ہے، مجاہدین امیر المؤمنین شیخ ھبۃ اللہ حفظہ اللہ کی امارت میں متحد و متفق ہیں۔ قافلہ جہاد قوی سے قوی تر ہے، آدھے سے زیادہ افغانستان پر الحمدللہ مجاہدین کا قبضہ ہے، فتوحات در فتوحات ہو رہی ہیں، مجاہدین کے زیر اثر علاقوں میں امریکی فوج اور چور لٹیروں پر مشتمل اس کے جو مقامی آلہ کار ہیں، ملی فوج، وہ قدم نہیں رکھ سکتی ہے، آخری چارہ آج ان کے پاس بمباری رہ گیا ہے مگر بمباریوں سے زمینیں قبضہ نہیں کی جاتیں۔ بمباریوں سے حکومتیں نہیں کی جاتیں، حکومت کرنے کے لیے زمین پر اترنا ہوتا ہے اور الحمدللہ یہ ان کے بس میں نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیے کہ جس تحریک جہاد کو قندھار اور تورابورا میں دفنانے ابرہہ کا یہ لشکر آیا تھا، الحمدللہ وہ مبارک تحریک پوری دنیا میں پھیل گئی اور سایہ دار درخت بن کر شرق و غرب میں کئی خطوں کے اندر اہل ایمان کے سینوں اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن گئی ہے۔ آج امریکہ کے سامنے صرف افغانستان نہیں ہے، بلکہ یمن، صومالیہ، لیبیا، شام، تیونس، الجزائر، مالی اور برصغیر سمیت پوری دنیا ہے جہاں الحمدللہ نظام کفر کے مقابل یہ جہادی تحریک کھڑی ہے اور اللہ کے فضل سے وسیع و عریض علاقوں پر آج توحید کا پرچم لہرا رہا ہے۔

دوسرا ہدف جس کے لیے یہاں امریکی اتحاد آیا تھا وہ شریعت کا خاتمہ تھا... پہلی بات یہ ہے، شریعت سے ان کی دشمنی کیا ہے؟ شریعت سے ان کی چڑ کیوں ہے؟ تو حقیقت یہ ہے کہ جہاں شریعت ہو گی وہاں اللہ کے غلام پیدا ہونگے، وہاں ظلم سے نفرت اور عدل سے محبت ہو گی اور وہاں ان کے جاہلانہ نظام اور فسادی تہذیب سے نفرت جنم لے گی۔ اس لیے انہیں دنیا کے کسی بھی گوشے میں شریعت برداشت نہیں ہے۔ تو یہاں آنے کا مقصد بھی شریعت کا خاتمہ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شریعت ختم ہو گئی جس کے لیے یہ آئے تھے؟ ان کی وہ گندی اور شیطانی تہذیب کیا یہاں پر رائج ہو گئی؟ آج بھی جن علاقوں میں یہاں مجاہدین کا تسلط ہے، الحمدللہ وہاں شریعت پر عمل ہے کفر کا فسادی نظام، وہ جو ان کی مغربی تہذیب ہے جو گندا جوہڑ ہے، اس کا نام و نشان بھی آپ کو نہیں ملے گا۔ یہ صرف یہاں افغانستان کا حال نہیں ہے، بلکہ جہاں جہاں دنیا کے دیگر خطوں میں مجاہدین کو مفتوحہ علاقے اللہ نے دیئے، وہاں شریعت کا خواب عملاً شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آ رہا ہے۔

امریکی حملے کا تیسرا ہدف یہاں کی عوام کو غلام بنانا تھا... کہ جس چیز کو امریکہ خیر کہے، یہاں کی عوام بھی اسے خیر سمجھے اور جسے امریکہ شر بتائے، یہاں کی عوام بھی اس کے شر ہونے کا یقین رکھے۔ تو کیا یہاں کی عوام نے یہ غلامی قبول کی؟ الحمدللہ آج یہاں کی عوام امریکہ کی

دشمن ہے، یہاں کی عوام مجاہدین پر جان دیتی ہے، یہ مجاہدین کو اپنی جان ومال اور دین کا محافظ سمجھتی ہے اور ہر وہ قوت جو ان کے دین اور مقدسات کی دشمن ہو اسے اس مجاہد غیور عوام کی عداوت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چوتھا ہدف ان ظالموں نے اپنے آپ کو محفوظ بنانا تھا، یعنی یہ ظالم ظلم سے تو اپنا ہاتھ نہیں روک رہے ہیں، افغانستان سے فلسطین، شام ویمن تک ہماری ماؤں، بہنوں، بھائی اور بچوں کو تو قتل کر رہا ہے مگر اس کے باوجود یہ اپنی حفاظت کا خواب دیکھتے ہیں۔ تو آج الحمدللہ امریکہ اور اس کے اتحادی پہلے سے کہیں زیادہ غیر محفوظ ہیں ، سترہ سال گزر گئے اور اس کے باوجود بھی آج ان کے سامنے بڑا چیلنج اپنا تحفظ ہے ،اپنے بجٹ کا ایک خطیر حصہ اپنے اور اپنے اتحادیوں کے تحفظ پر خرچ کر رہا ہے مگر اس کے باوجود بھی ان کا نیویارک ، مانچسٹر اور پیرس اس آگ کی تپش اور چنگاریوں سے محفوظ نہیں ہو سکا جو خود انہوں نے ہمارے گھروں میں لگائی تھی۔

تو یہ ناکامیاں ہی ناکامیاں ہیں، جن کو دیکھ کر امریکی قوم دم بخود حیران اور پریشان کھڑی ہے، اس کے پاس آج کوئی ایسا پتا نہیں رہا جو اس نے استعمال نہیں کیا ہو، ایک احمق آدمی کا امریکی صدر بن جانا اس کیفیت کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ دیکھیے... کہاں وہ امریکہ جس کا صدر جہاں جائے ، دودھ اور شہد کی نہریں بہانے کی امیدیں اس سے وابستہ کی جاتی تھیں اور کہاں آج کا دن کہ امریکی صدر اپنا عہدہ سنبھالتے ہی اپنے اتحادیوں کے ساتھ ایک ایک پائی کے حساب کی باتیں کرتا ہے، قومی بجٹ میں کمی لاتا ہے اور سب سے پہلے امریکہ کا نعرہ لگاتا ہے۔ کل امریکہ کو عالمی سیاست میں روس کی مداخلت برداشت نہیں ہوتی تھی جبکہ آج کفر واسلام کی جنگ میں اُس سے درپردہ بلکہ علانیہ مدد لی جاتی ہے۔

یہ سب ثابت کرتا ہے کہ امریکہ اب وہ امریکہ نہیں رہا، اس کی شکست واضح ہے اور الحمد للہ امریکہ کی یہ شکست اب صرف مجاہدین کا دعویٰ نہیں بلکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے بیچ سے یہ اعتراف سنائی دیتا ہے۔

السحاب: تو اس صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ امریکہ عنقریب امت مسلمہ کے خلاف جرائم سے باز آجائے گا؟

استاذ اسامہ محمود : دیکھیے امریکی مظالم کی فہرست بہت طویل ہے، اب وہ ہٹنا چاہے بھی تو اس کے کرتوت اس کا پیچھا کریں گے۔ امریکہ کو اپنی تباہی نظر آرہی ہے، اس لیے اس کی بدحواسی میں آج اضافہ ہوا ہے، ایک احمق کو صدر بنانے کے بعد جس طرح اس نے یمن ، شام اور افغانستان میں عام شہریوں پر بمباریاں کیں، یہ اس کی بدحواسی کی نشانی ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ اپنی اس بدحواسی میں یہ مزید ایسے اقدامات اٹھالے جو مستقبل قریب میں اسے بھگتنا پڑیں۔

ہاں پہلے اور اب کی اس کی جنگ میں فرق ہے۔ پہلے عالم اسلام کو فتح کرنے کے لیے امریکہ لڑ رہا تھا جبکہ آج یہ ختم ہونے کے خوف سے ،اپنے بچاؤ کے لیے لڑ رہا ہے ، پہلے اپنی قوت اور سب کچھ کر گزرنے کا اسے زعم تھا مگر آج اسے اپنی قوت کے محدود ہونے کا اور اپنی شکست کا احساس

ہے...اسے گرتی ہوئی ساکھ کی فکر ہے۔ تو اللہ سے امید ہے کہ امریکہ کی قسمت میں عافیت اور بچاؤ نہیں ہے، یہ امت مسلمہ کی قربانیوں اور اس کے جہادی ضربوں تلے ان شاء اللہ دب کر ختم ہو گا۔

السحاب: امریکہ کی اس شکست اور پس قدمی سے امت مسلمہ پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: حقیقت یہ ہے کہ آج امت مسلمہ تحریک جہاد کی صورت میں عزت، عروج اور فتح کے جس سفر پر گامزن ہے، یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، یہ ایک غیر معمولی دور ہے، اس کا احساس ہر مسلمان کو ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ادوار کا تقابل ذرا دیکھیے، ایک وہ دور تھا جہاں شریعت کے نفاذ کی ساری امیدیں دم توڑ رہی تھیں، ہر طرف ظلم وفساد کا راج تھا، ان شیاطین کی لوٹ کھسوٹ عروج پر تھی، ارض قدس اور دیگر اسلامی مقبوضات کی آزادی کے لیے کوئی ایسی بڑی قوت امت کی سطح پر موجود نہیں تھی، عالمی نظام ظلم مکمل طور پر امت کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوا تھا، جہاں بھی نظریں دوڑاتے مغرب کا پروردہ حکمران طبقہ اور ان ہی کی محافظ اور غلام افواج دکھائی دیتی تھیں، مسلمانوں کے دین اور دنیا کو ان ظالموں کے حملوں سے بچانے والی کوئی طاقت نہیں تھی، تو ایک یہ دور تھا جو مایوسی کا دور تھا، زوال کا دور تھا، انتہائی پریشانی کا دور تھا اور ایک آج کا یہ دور ہے کہ جس میں امت الحمد للہ بحیثیت امت اپنے دشمن کے سامنے کھڑی ہے، ڈٹی ہوئی ہے اور وہ بھی اس کے، مغرب کے، کفار کے عطا کردہ پسندیدہ میدان میں نہیں!! بلکہ اس میدان میں کھڑی ہے جس سے دنیا کے ان غلاموں کی جان جاتی ہے! وہ میدان جس سے بچنے کے لیے عالم کفر نے کتنے وسائل لگائے، امت مسلمہ کے اندر کتنی اور کیسی کیسی شخصیات، افکار اور تحریکیں اس نے متعارف کروائیں تاکہ مسلمانوں کو میدان قتال میں اترنے سے پہلے روک سکے مگر یہ سارے مکر، ساری سازشیں اور سب محنتیں رائیگاں ثابت ہوئیں۔ آج اس سب کچھ کے باوجود امت میدان جہاد میں کھڑی ہے، پھر یہ بھی دیکھیے کہ اس میدان میں بھی ان ظالموں کے مقابل امت کی طرف سے کون کھڑے ہیں؟ وہ افواج نہیں کھڑی ہیں جو تنخواہ پلاٹ اور ترقی اپنا مقصد حیات سمجھتی ہیں، وہ تو سب کی سب آج ان کی غلام بن کر مسلمانوں کے خلاف لڑ رہی ہیں، ان کے مقابل آج وہ ابطال کھڑے ہیں جو امت کو نہیں لوٹ رہے ہیں بلکہ امت کی خیر خواہی کے لیے اپنا سب کچھ اس امت پر لٹا رہے ہیں ... تو الحمد للہ نفاذ شریعت، آزادی اور عزت و اسلام کے عروج کا خواب آج محض خواب نہیں رہا، بلکہ الحمد للہ عالمی تحریک جہاد کی صورت میں یہ سب خواب آج پورے ہوتے نظر آرہے ہیں۔

السحاب: عالمی کفر کے مقابلے میں امت مسلمہ کو ملنے والی اس کامیابی کے آپ کی نظر میں کیا اسباب ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: اللہ پر توکل اور تمام غیر شرعی راستوں کو چھوڑ کر کتاب اللہ کا عطا کردہ شرعی راستہ اپنانا اس کامیابی کا پہلا سبب رہا۔ آج حقوق لینے کے جو "قانونی" اور "جمہوری" راستے بتائے جاتے ہیں یہ سب کفر کے تراشیدہ شیطانی راستے ہیں، ان پر چل کر نہ پہلے کبھی مسلمانوں کو ان کے اسلامی حقوق ملے ہیں اور نہ آئندہ کبھی ملیں گے، دینی جماعتوں کے ہمارے بھائی جب اور جہاں بھی ان راستوں پر چلے ہیں تو وہ خود بھول بھلیوں میں بھٹک گئے، یعنی ہم جب یہ بات کرتے ہیں تو واللہ ان سے ہمدردی اور خیر خواہ کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہ جماعتیں ان راستوں پر چل کر خود بھی دین سے دور ہو گئیں۔ یعنی آج حال یہ ہے کہ نفاذ شریعت کے لیے سنجیدہ کوشش تو بہت دور کی بات ہے محض نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنا بھی ان کے

نصیب میں جمہوریت نے نہیں چھوڑا۔ یعنی جہاں ماضی میں پہلے نفاذ شریعت کے نام پر ملک گیر تحریکیں چلائی جاتی تھیں اور منکرات روکنے کے لیے عوامی مزاحمت کی قیادت کی جاتی تھی آج ان کی جگہ جمہوری حقوق، انسانی حقوق یا نام نہاد ملکی اور قومی مفاد جیسی مبہم اور باطل اصطلاحات کا شور و غوغا تو ضرور ہے مگر جاہلیت کے خلاف اسلام کو جو مزاحمت مطلوب ہے اُس کا عشر عشیر بھی آپ کو نہیں ملے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جس راستے پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر... اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی جیسے فرائض بھی اس راستے کے اصولوں سے متصادم قرار دیئے جاتے ہوں، تو ایسے راستے سے کونسی خیر برآمد ہوسکتی ہے ؟ غرض روس کی شکست ہو ، امارت اسلامی افغانستان کا قیام اور اس کے مبارک قافلے کا تسلسل اور فتوحات ہوں ، اس طرح دنیا کے دیگر خطوں میں تحریک جہاد کا پھیلنا اور اس کی کامیابیاں ،پھر شریعت کے نفاذ کا خواب شرمندہ تعبیر دکھائی دینا، ان سب کامرانیوں کا پہلا سبب ان غیر شرعی راستوں کو چھوڑنا اور نبوی منہج، شرعی راستہ ، دعوت و جہاد کے منہج کو دانتوں سے پکڑنا ثابت ہوا ہے۔

دوسرا سبب عالم اسلام پر قابض ریاستی افواج کی غلامی سے تحریک جہاد کا اپنے آپ کو آزاد کرنا ہے۔یہ افواج ،ظاہر ہے خود عالم کفر کی غلام اور شریعت کی سب سے پہلی دشمن ہیں ، ان کا جینا مرنا اول تا آخر اپنے مفادات کی خاطر ہوتا ہے ، لہذا ان کے تسلط سے تحریک جہاد کی آزادی انتہائی ضروری تھی ، ماضی کے تجارب نے یہ حقیقت سمجھا دی تھی کہ ان افواج کے ہاتھوں میں اپنی باگ ڈور برداشت کرنا جہاد کی ناکامی کے مترادف ہے ، برصغیر سے عالم عرب تک کی تاریخ یہی سبق دیتی ہے ،اس لیے اس دفعہ تحریک جہاد نے ان افواج کو اپنی مجبوری نہیں بنایا اور زمام کار کو اپنے ہی ہاتھ میں رکھا۔

تیسرا سبب ، عالم کفر کے سر امریکہ پر ضرب لگانا اور اسے میدان جنگ میں گھسیٹنا ثابت ہوا ، پہلے وہ محفوظ تھا یہ سفاک ، یہ ظالم اور یہ خونخوار دشمن دور بیٹھ کر اپنے آلہ کاروں کے ذریعہ سے امت مسلمہ پر مظالم ڈھاتا تھا ، اسے کوئی قیمت چکانی نہیں پڑتی تھی مگر اب کی بار اسے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیے اپنا ہی خون اور اپنے ہی وسائل جنگ کی اس آگ میں جھونکنے پڑے۔

تو گیارہ ستمبر کے مبارک حملے ظالموں اور جابروں کے مقابل مظلوموں کی جنگ کا ایک کامیاب اسلوب اور ایک مؤثر دعوت ثابت ہوئے، اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے الحمدللہ امت کھڑی ہوئی ، جس سے امریکہ کو اپنا کھوکھلا پن چھپانا مشکل ہو گیا ہے۔الحمد للہ ،خدائی کا دعویدار امریکہ آج خدا کے مجاہد بندوں کے سامنے خود اپنے آپ کو کو بالکل عاجز دیکھ رہا ہے۔ اللہ سے امید ہے، ان شاء اللہ کہ امریکہ مزید کچھ عرصہ جہادی ضربوں تلے رہا اور ان شاء اللہ ضرور رہے گا، تو یہ تھک کر گر جائے گا۔

اس طرح یہ پہلو بھی اپ کے سامنے ہو کہ پہلے امریکہ عالم اسلام میں پیچھے بیٹھ کر اپنے آلہ کاروں سے کام لیتا تھا...تو یہ آلہ کار دھوکہ اور فریب سے اپنی غلامی اور اپنی خباثت پر پردہ ڈالتے تھے...اپنے آپ کو امت کے ہیرو(قومی نجات دہندہ) دکھاتے تھے ،مگر اب امریکہ پر ضربوں کے باعث جب وہ کھل کر سامنے آ گیا تو یوں ان غلام افواج اور ان کے پروردہ حکام کو علی الاعلان کفر اور اسلام میں سے کسی ایک خیمے کا انتخاب کرنا پڑا ، تو یوں مسلمان عوام کو دوست و دشمن کی پہچان آسان ہو گئی !

چوتھا سبب یہ رہا، کہ آج کی تحریک جہاد الحمدللہ علماء حق سے رہنمائی لیتی ہے اور ساتھ ہی یہ سابقہ اسلامی تحریکات کا بھی اپنے آپ کو تسلسل سمجھتی ہے ،ان کے تجارب سے جہاں اس نے اپنوں کے ساتھ تعامل سیکھا وہاں دشمن کی چالوں اور سازشوں کو بھی اس نے سمجھا اور الحمد للہ ، اس صفت سے اللہ نے اسے وہ پختگی عطا کی، جس سے امت میں اس کی جڑیں مضبوط ہوں اور یہ فتنوں کا مقابلہ بھی کر سکے، آج داعش کا فتنہ ہمارے سامنے ہے کہ کیسے تحریک جہاد نے اس گمراہ کن فکر اور فاسد طوفان کا مقابلہ کیا اور جہاد کو تباہی سے بچایا۔

تو الحمد للہ ثم الحمدللہ ! یہ چار بڑے اسباب رہے، اگرچہ سب سے بڑا، اول اور اصل سبب اللہ پر توکل ہے، شریعت کا اتباع ہے، نصرت کے لیے صرف اللہ کی طرف دیکھنا اور پھر اللہ کی غیبی تائید ہے، تو الحمد للہ، ان اسباب کو استعمال کرتے ہوئے امت مسلمہ اُس مرحلے سے نکل آئی جہاں وہ غلامی میں دھنستی جارہی تھی اور اب الحمدللہ کامیابی کی طرف، نفاذ شریعت کی طرف، آزادی، عزت اور عروج کی طرف ان شاءاللہ العزیز اس کا سفر جاری ہے! اور اس پر ہمیں اول و آخر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے، اس راستے کی طرف رہنمائی پر ہمیں اپنے رب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالی نے ہماری رہنمائی کی، امت کی رہنمائی کی، مجاہدین کی اس راستے کی طرف رہنمائی کی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ اللہ تعالی ہمیں اور پوری امت کو اپنی رضا کے اس راستے پر استقامت دے، آمین یا رب العالمین۔

السحاب: جزاکم اللہ خیراً، قارئین اگلی نشست ، ان شاءاللہ، جہاد کشمیر اور تحریک آزادی کشمیر سے متعلق ہو گی۔ اس نشست میں جماعت قاعدۃ الجہاد کے جہاد کشمیر سے متعلق موقف ولائحہ عمل پر گفتگو ہو گی ان شاءاللہ، تب تک اجازت چاہتے ہیں، جزاکم اللہ خیراً، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جہاد برصغیر... حقیقت و حقانیت!

دوسری نشست

جہاد کشمیر...راستہ و منزل

ایک پکار کشمیری بھائیوں کے نام!

السحاب: محترم استاذ! آج ان شاء اللہ آپ کے ساتھ انٹرویو کی دوسری نشست ہو گی۔اس نشست میں ان شاء اللہ کشمیر، تحریک آزادی کشمیر اور جہاد کشمیر کے موضوعات پر گفتگو ہو گی۔کشمیر میں پچھلے عرصہ میں اتنی تیزی سے حالات نے رخ بدلا ہے۔اس عرصے میں جہاں بھارتی فوج نے کشمیری مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے وہیں کشمیری مسلمانوں نے بھی جرأت بہادری اور غیرت ایمانی کی عظیم مثالیں رقم کیں۔اس بنا پر کشمیر کا موضوع اب پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہو چکا ہے۔امید ہے کہ آپ کے ساتھ آج کی گفتگو میں کشمیر کے اس نئے منظر نامے سے متعلق القاعدہ کا موقف جاننے کا موقع ملے گا۔

استاذ اسامہ محمود: سب سے پہلے تو میں اپنے کشمیری بھائیوں ،بزرگوں ، ماؤں اور بہنوں کی خدمت میں یہاں خراسان کے تمام مجاہدین اور اپنی جماعت کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں ،السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ،اللہ تعالیٰ اس غیور قوم کو استقامت اور ثابت قدمی دے ، ان کے حسنات اپنے دربار میں قبول فرمائے ،ان کی لازوال قربانیوں کو اوروں کے لیے مثال بنائےاور اللہ شیطان اور اس کے لشکروں سے اس قوم کی اور اس کے جہاد کی حفاظت فرمائے۔

واللہ !آپ انتہائی عظیم قوم ہیں،پورے برصغیر کے لیے آپ نمونۂ عمل ہیں،اس دین کے لیے آپ نے لاکھوں شہداءاور بے شمار قربانیاں پیش کیں ،ہندو مشرکوں کے خلاف آپ کے ڈٹنے اور جمنے کی یہ تاریخ غزوہ ہند کا ایک ایسا سنہرا باب ہے جسے پڑھ کر دلوں میں ہمیشہ اسلام کی محبت اور آزادی کی تڑپ پیدا ہو گی۔اس موقع پر کشمیر کے اندر موجود تمام مجاہد بھائیوں کی خدمت میں بھی ہم سلام پیش کرتے ہیں ،بتوں اور گائے کے پجاری ہندوں کے خلاف میدان قتال میں کھڑا ہونے کی جو سعادت اللہ نے آپ کو بخشی ہے ، یہ آپ کو مبارک ہو،اس پر اللہ آپ کو استقامت دے ،ہر موڑ اور ہر قدم پر آپ کی مدد فرمائے اور آپ کا جہاد، پورے برصغیر میں اسلام کی فتح اور کفر کی شکست کی تمہید ثابت ہو ،کشمیر میں ہمارے جن عزیز اور محبوب مجاہد بھائیوں نے 'شریعت یا شہادت' کا عظیم نعرہ بلند کیا ہے ،ان سے بھی میں مخاطب ہوتا ہوں کہ واللہ آپ ہمارے دلوں میں بستے اور ہماری دعاؤں

میں رہتے ہیں، اللہ آپ کی رہنمائی فرمائے، ہر قدم پر اپنی نصرت وتائید سے آپ کو نوازے اور اللہ آپ کو کشمیر کے تمام مجاہدین کے لیے ...... اور اس مظلوم قوم کے لیے رحمت اور برکت کا باعث بھی ثابت فرمائے۔

السحاب: آمین۔ کہا جاتا ہے کشمیر کا معاملہ پاکستان اور بھارت کا آپس کا مسئلہ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دو فریقی یا سہ فریقی مذاکرات کے ذریعے سے اس مسئلے کا سیاسی حل نکالا جانا چاہئے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

استاذ اسامہ محمود: مسئلہ کشمیر کو سیاسی کہنے سے اگر دینی اور شرعی فرائض سے فرار کا راستہ ڈھونڈا جا رہا ہو تو ان معنوں میں یہ کسی بھی طور پر سیاسی نہیں ہے۔ یہ ایک دینی اور شرعی قضیہ ہے، ظاہر ہے ہندو اور مسلمان کے درمیان تمیز ملک، زبان، خون یا نسل کی بنیاد پر نہیں ہے، یہ عقیدہ اور دین ہی ہے جو مسلمان اور ہندو میں تفریق کرتا ہے۔ پھر جہاں تک یہ سوال ہے کہ یہ دو ممالک کے درمیان مسئلہ ہے اور وہی اس کے مختار ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اسے حل کر دیں تو ایسا بھی قطعاً نہیں ہے۔ یہ مسئلہ دو ملکوں کے بیچ نہیں، یہ دو امتوں اور دو ملتوں، ملت اسلام اور ملت کفر کے درمیان ہے، کشمیری قوم امت مسلمہ کی طرف سے ہر اول دستہ ضرور ہے اور اس لحاظ سے انہیں باقی امت پر سبقت بھی حاصل ہے کہ یہ ہندوں کے مقابل ڈٹی ہوئی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ برصغیر بلکہ پوری امت کے مسلمان اس قضیئے میں ان کے ساتھ شرعاً شریک ہیں۔ یہ ہر اس شخص کا مسئلہ ہے جو کلمہ توحید پڑھتا ہے اور جو اپنے آپ کو اس امت کا فرد سمجھتا ہے، اب کسی مسلمان کو احساس ہو یا نہ ہو مگر قرآن کی آیات اس سے مخاطب ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں مسلمانان کشمیر کی نصرت کا ہر مسلمان سے پوچھا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کا زخم مسلمانان برصغیر کے لیے ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ کشمیری قوم تو خوش قسمت ہے کہ اللہ نے اسے اس مبارک محاذ کے لیے چنا ہے مگر سچ یہ ہے کہ اس عظیم قوم کے ذریعے سے برصغیر کے تمام مسلمانوں کا آج امتحان لیا جارہا ہے۔ اسے لہولہان اور بے یارو مدد گار دیکھ کر ہم سب مسلمانوں پر آج حجت قائم ہو رہی ہے۔

پھر یہ بھی اللہ کی نشانی ہے کہ شرعی اور تکوینی دونوں پہلوؤں سے آج واضح ہے کہ اس آزمائش میں ہم صرف اس وقت سرخرو ہوسکتے ہیں جب اس کے ساتھ ہمارا تعامل شریعت کے مطابق ہو۔ اللہ نے نتائج خاص اسباب کے ساتھ نتھی کیے ہیں، آزادی اور کامیابی اگر ہمیں مطلوب ہے، ظلم روکنا اگر مقصود ہے تو اللہ نے اسے شریعت کی اتباع کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ "اور پریشان و غم زدہ نہ ہو، تم ہی غالب ہوگے اگر تم (حقیقی) مومن ہو"۔ اسی طرح اللہ سبحانہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ "اے ایمان والو!" ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے" یعنی اگر تم اللہ کی اطاعت کروگے، اللہ کی شریعت کی اتباع کروگے "تو اللہ تمہاری بھی مدد کریں گے" ﴿وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ "اور تمہارے قدموں کو جمائیں گے" گویا ایمان اور عمل صالح ہو گا، شرعی مقاصد کے ساتھ شریعت کے مطابق سفر ہو گا تو منزل ملے گی، یہ اللہ کی سنت ہے اور یہ سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ شریعت کشمیر کی آزادی کا راستہ جہاد فی سبیل اللہ بتاتی ہے اور جہاد فی سبیل اللہ وہ ہے جو کلمۃ اللہ کی سربلندی یعنی شریعت کی حاکمیت اور مظلوموں کی مدد کے لیے کیا جائے۔ لیکن اگر ہم مصلحت پسندی کے نام پر نفس پرستی سے کام لیں، اس

قضیے کی دینی حقیقت سے ہی منکر ہو جائیں اور سیاسی ،وطنی ،قومی یا کوئی بھی اور نام اسے دیدیں، پھر غیر شرعی نعروں کے ساتھ غیر شرعی راستوں پر چلنا شروع کر دیں تو کیا اس سے اللہ کے پیمانے بھی تبدیل ہو جائیں گے ؟اس سے حقیقت بدل جائے گی؟ مظالم کا رستہ رک جائے گا اور کشمیر آزاد ہو جائے گا؟ قطعاً نہیں، ایسا نہیں ہو گا، اللہ کی سنت یہ نہیں ہے ، کفر مد مقابل کھڑا ہو اور ہم من پسند غیر شرعی راستوں پر چل کر یہ گمان رکھیں کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم حقائق سے آنکھیں بند کرتے ہیں، قرآنی آیات ، گزری امتوں کی تاریخ اور موجودہ دور کی تکوینی نشانیاں، ان سب میں گویا نعوذ باللہ ہمارے لیے کوئی سبق نہیں ہے، ان سے ہم کوئی سبق نہیں لیتے۔

السحاب: آپ کہتے ہیں کہ آزادی کشمیر کا راستہ جہاد ہے تو کیا اس جہاد کے لیے پاکستانی فوج کی طرف دیکھنا چاہئے ؟کیا پاکستانی فوج مسئلہ کشمیر کو حل کر سکتی ہے ؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، پاکستانی فوج حل نہیں ہے بلکہ یہ اس مسئلے کا سبب ہے۔یہ خود شریعت کی دشمن اور عالم کفر کی غلام فوج ہے ، اس کا ماضی اور حال دیکھنے کے باوجود بھی اس کی طرف دیکھنا خود فریبی اور حقائق سے آنکھیں بند کرنا ہے۔ظاہر ہے کہ جو فوج اپنا مفاد دیکھ کر آگے بڑھتی ہو اور اپنا معمولی سا نقصان یا عالمی غنڈوں کا صرف اشارہ دیکھ کر مفتوحہ علاقوں سے واپس بھاگ آتی ہو وہ مظلوموں کی مدد کے لیے کفر کے آگے ڈٹ جائے؟... یہ ناممکن ہے۔ہمارے سامنے ہے کہ کیسے 4_2003 میں بھارتی دباؤ دیکھ کر اس فوج نے کشمیری مجاہدین کو دہشت گرد قرار دیا، کشمیری مہاجرین کو مانسہرہ اور مظفر آباد کے کیمپوں میں نظر بند کر دیا، کشمیری مسلمانوں کو بیچ میدان جنگ میں ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑا اور یوں جہاد کشمیر کی پیٹھ میں اس نے چھرا گھونپا۔ پھر یہ کوئی پہلا واقعہ بھی نہیں،65، 71 اور کارگل میں بھی اس فوج کا یہی طرز رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوج تنخواہ ، ترقی اور پلاٹ کے لیے لڑتی ہے۔خود غرضی اور مفاد پرستی کا نام فوج کی نوکری ہے ،یہی فوج ہے جو امریکی ڈالر کے عوض مجاہدین امت اور اپنی مسلمان عوام کا خون بہاتی ہے ، جن قبائل نے ہندوؤں سے کشمیر لیکر پاکستان کے حوالے کیا تھا انہی قبائل پر امریکی غلامی میں اس نے آگ و بارود کی بارشیں برسائیں ، آج اس کے جنگی ڈاکٹرائن میں بھارت ، امریکہ اسرائیل یا کوئی اور کافر ملک دشمن نہیں ہے بلکہ اہل دین دشمن ہیں ، یہ مجاہدین کو دشمن کہتی ہے، پس جس فوج سے نہ مدارس و مساجد محفوظ ہوں اور نہ مسلمانوں کی چادر اور چار دیواری ، ایسی فوج ہندوؤں کے مقابل کیسے ڈٹ سکتی ہے ؟

پھر ہمارا موقف ہے کہ تحریک جہاد کو ان طواغیت کی گرفت سے آزاد کیے بغیر جہاد کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ آج اگر امارت اسلامی افغانستان سے یمن، صومالیہ اور مالی والجزائر تک میں تحریک جہاد کی کامیابیاں ہیں، جہاں بے سروسامانی کے باوجود اللہ نے مجاہدین کو فتوحات دی ہیں اور تحریک جہاد منزل مقصود کی طرف آگے بڑھ رہی ہے تو اس کا ایک بڑا سبب طاغوتی افواج کے اثر سے اپنے آپ کو آزاد کرنا ہے۔

السحاب: ہمارے بعض حلقے آج بھی کشمیر کے معاملے میں اقوام متحدہ کی طرف دیکھتے ہیں ، آپ کے خیال میں کیا اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کو حل کر سکتی ہے ؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، اقوام متحدہ ظالموں ، جابروں اور کافروں کی عالمی حکومت کا نام ہے ، اس کی تاریخ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جرائم سے بھری پڑی ہے، یہاں فلسطین پر اسرائیلی قبضے کی توثیق ہے ، عراق و افغانستان جنگ میں امریکہ کی تائید ہے ، کشمیر سے فلسطین اور شام تک بہنے والے خونِ مسلم پر ظالموں کی پشت پناہی ہے، اس کی تاریخ میں کہیں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جہاں کسی کافر اور ظالم کے مقابل مسلمانوں کو اس نے اسلامی حقوق دلائے ہوں۔[1]

یہ مجرمین اور ظالموں کا ایسا اتحاد ہے جہاں طاقت اور ظلم کی بنیاد پر ہر ایک کو اختیار حاصل ہے۔جن پانچ ویٹو پاورز کی یہاں آمریت اور حکمرانی ہے، ان میں سے ہر ایک کے قبضہ میں اپنا اپنا کشمیر ہے اور ہر ایک کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں ، روس شیشان پر قابض ہے اور اس کی شیشانی مسلمانوں کے خلاف مظالم کی ایک طویل داستان ہے۔چین کا اسلامی ترکستان پر قبضہ ہے ، یہاں کے مسلمان چین سے آزادی مانگتے ہیں اور چین ان پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہا ہے، ابھی اسی سال کی رپورٹ ہے کہ ترکستانی مسلمان اسلامی نام نہیں رکھ سکتے ہیں، نقاب پر پابندی ہے، داڑھیاں ممنوع ہیں، رمضان میں روزوں تک پر پابندی ہے۔اسی طرح فرانس کے جبڑوں سے بھی مغرب اسلامی اور افریقہ کے مسلمانوں کا خون ٹپک رہا ہے۔لہذا اگر اقوام متحدہ سے کوئی امید رکھنی ہے تو وہ یہی کہ اگر اس کو مداخلت کا راستہ دیا گیا تو کشمیر کی زمین ہندو کے ساتھ ساتھ ان عالمی مجرمین کی بھی آماجگاہ بنے گی۔

السحاب: آپ کہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی طرف نہیں دیکھا جا سکتا۔پاکستانی فوج سے بھی کسی خیر کی امید نہیں رکھی جا سکتی ہے۔تو پھر کشمیر کے مسئلے کا عملی حل کیا ہے؟

---

[1] شہید شیخ افضل گورو رحمہ اللہ جہاد کشمیر کے عظیم قائد و رہنما تھے ، آپ کشمیر میں ایک جہادی جماعت سے وابستہ رہے ، پھر انڈین پارلیمنٹ پر حملے کے کیس میں گرفتار ہوئے اور شہید کر دیئے گئے۔آپ نے اپنے ایام اسیری میں ”آئینہ “ کے نام سے کتاب تحریر کی جو آپ کی شہادت کے بعد اللہ کے فضل سے شائع ہوئی۔جہاد کشمیر کو شرعی بنیادوں پر استوار کرنا اور ہر اس نہج سے بچانا آپ کی خواہش تھی جس سے اس جہاد کو نقصان ہو سکتا ہو اور جو عظیم کشمیری قوم کی قربانیاں رائیگاں جانے کا سبب بن سکتا ہو۔یہاں ہم ان کی اس کتاب میں سے چند اقتباسات نقل کریں گے۔اس سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ جس راستے اور منہج کی طرف مجاہدین اپنے بھائیوں کو بلاتے ہیں یہ کوئی اجنبی اور نیا راستہ نہیں ہے ، یہ ہر اس مجاہد کی دلی آواز ہے جو جہادی تحریک کو با مقصد ،کامیاب اور اہل جہاد کے ہاتھوں میں دیکھنا چاہتا ہو۔شہید افضل گورو رحمہ اللہ وادی کشمیر ہی کے فرزند ہیں ، آپ یہاں پلے بڑھے ، اپنی قوم کا درد محسوس کیا اور اپنی زندگی کا مقصد پھر ان زخموں کا علاج ہی رکھا۔اس مقصد کے ساتھ اخلاص پر جہاں آپ کا خون گواہی دیتا ہے ، وہاں ان کی کتاب کی ہر سطر مسلمانان کشمیر کے زخموں کا ایسا علاج تجویز کرتی ہے جو شرعاً، عقلاً اور تاریخی شواہد ہر لحاظ سے واقعی علاج ہے اور جس کو کسی بھی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔آپ رحمہ اللہ اپنی کتاب ”آئینہ “ میں لکھتے ہیں :”اقوام متحدہ ، امریکہ اور اس کے خریدے ہوئے غلام ادارے، یہ سب جہاد اور اللہ کے دشمن ہیں… جب ہمارا رخ اللہ کے دشمن کی طرف ہو تو اللہ کی مدد شامل حال کیسے ہو گی؟ معاملہ اس کے برعکس ہو گا، ہم خدانخواستہ اللہ کے غضب غصے اور عذاب کے حق دار نہ بن جائی… عراق سے لیکر افغانستان تک لاکھوں مسلمانوں کا قاتل کشمیری مسلمانوں کا مسیحا کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ سمجھنے ، سوچنے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، حقائق سے منہ موڑنے سے ہم اور زیادہ غلامی و گمراہی کے دلدل میں پھنس جائیں گے“۔

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، حل سے مراد اگر کوئی ایسا فارمولا ہے کہ جس سے بغیر کسی تکلیف، مشقت اور قربانی کے بس سال دو کے اندر مطلوب نتائج مل جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا کوئی حل نہیں ہے، بلکہ سچ یہ ہے کہ بطور امت آج تک ہمارے تمام مسائل کا سبب بھی یہ رہا ہے کہ ہمیں ایسے کسی حل کی تلاش رہی ہے کہ جس میں خون پسینہ نہ بہے، ہجرت وجہاد کی سختیوں سے نہ گزرا جائے، معمول کی زندگی تک میں بھی کوئی خلل نہ پڑے اور بس پرامن جزوقتی کوشش سے منزل مقصود مل جائے۔ ظاہر ہے ایسے حل کی چاہت ہی دراصل غلامی کا سبب ہے۔

پھر حقیقت یہ ہے کہ آزادی، نصرت اور فتح اللہ کے ہاتھ میں ہے، جبکہ ہم، تو ہم اللہ کے عطا کردہ راستہ، یعنی شریعت پر چلنے کے مکلف ہیں ،شریعت پر عمل کے پابند ہیں، اسی کا اللہ کے ہاں پوچھا جائے گا، اس راستہ پر چل کر فتح ملی تو اللہ کی نعمت ہے، اللہ کا شکر ہے اور اگر فتح میں تاخیر ہوتی ہے تو اس میں بھی اللہ کی حکمت اور خیر ہی ہو گی ، ایسے میں اُس وقت بھی ہم کامیاب ہوں گے ،اس لیے کہ اللہ کی اطاعت کے سبب اللہ کے ہاں عزت اور سرخروئی ملے گی جو اصل مطلوب ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ جب بھی ہم بطور امت سیدھے راستے کو پکڑیں گے تو ان شاء اللہ نتائج مثبت ہی آئیں گے۔

لہٰذا پہلا نکتہ یہ ہے کہ ہم شریعت کے تابع ہو جائیں ، شریعت غلبہ کفر سے نجات کا راستہ جہاد فی سبیل اللہ بتاتی ہے ، لہٰذا ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر جہاد کو دانتوں سے پکڑیں ،ہندو فوج اور حکومت کے ساتھ ہم صرف تلوار کی زبان بولیں۔ پھر جمہوری ، سیکولر ،یا 'کچھ لو کچھ دو' سمیت ہر ایسے راستے اور ''حل '' کو ہم اپنے اوپر حرام رکھیں جو غیر شرعی ہو اور جس میں کفریہ نظام کی بالا دستی قبول کرنے یا اس کے ساتھ تعاون کا شائبہ ہو۔

دوسرا نکتہ یہ کہ اس جہاد کے مقاصد ہم سب کے سامنے ہوں ، شریعت کی حاکمیت اور مظلوموں کی نصرت اِس جہاد فی سبیل اللہ کے اساسی مقاصد ہیں۔ لہٰذا ان مقاصد کو مد نظر رکھ کر ہم آگے بڑھیں۔ یعنی شریعت کی حاکمیت ہماری منزل ہو اور اتباع شریعت ہمارا راستہ ہو، گویا ہر قدم اور ہر موڑ پر شریعت کی ہم پیروی کریں۔[2]

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ پاکستانی فوج جیسے خائنین امت اور دیگر طواغیت کے اثر سے اپنی تحریک جہاد کو ہم آزاد رکھیں۔

چوتھا نکتہ یہ کہ کشمیری قوم اکیلے یہ معرکہ سر نہیں کر سکتی، جب یہ سب مسلمانوں کا مسئلہ ہے، سب پر یہ جہاد فرض عین ہے تو پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان سمیت پورے برصغیر کے مسلمان اس جہاد میں اپنے حصے کا فرض ادا کریں۔ یعنی بھارت کے خلاف پورے برصغیر میں تحریک جہاد کھڑی کرنا لازم ہے۔ کشمیری قوم کی نصرت تب ہی ہو سکتی ہے جب یہ تحریکِ جہاد، برصغیر کی سطح پر قوی ہو اور پورے برصغیر میں مسلمان عوام کشمیری قوم کے

---

[2] قائد شیخ افضل گورو رحمہ اللہ کہتے ہیں:'' ہماری غلامی اور ذلت والی زندگی سے نجات صرف خالص جہاد میں ہے۔ ایسا جہاد جس کے احکام ، اصول ، قوانین ، حکمت عملی ، مقصد و ہدف کو صرف قرآن ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے سرچشمہ حیات سے اخذ کیا جائے۔ ایسا نام نہاد جہاد جس کا رخ دجال اقوام متحدہ ی یا امریکہ کی طرف ہوگا، ایسا جہاد ، نہاد نہیں بلکہ جہاد کی توہین اور تذلیل ہے۔ جہاد کا آئین قرآن و سنت ہوتا ہے، جہاد کے لیے مومنانہ قائد وقیادت ہونی چاہئے۔ جہاد کے لیے مومن مجاہد ہونے چاہئے۔''

پیچھے کھڑی ہو۔ برصغیر کی سطح پر پھر اس تحریک جہاد کے پھر تین کام ہوں، کشمیری مسلمانوں کی مدد اور نصرت پہلا کام، پھر پاکستانی فوج سمیت سب طواغیت کی سازشوں اور جارحیت کے مقابل تحریک جہاد کا ڈٹ کر دفاع کرنا دوسرا کام اور تیسرا یہ کہ بھارتی فوج اور ہندو حکومت کے خلاف جنگ کا دائرہ پورے برصغیر میں وسیع کرنا... دیکھیے کشمیر کے چھوٹے سے علاقے میں بھارت نے چھ لاکھ فوج تعینات کر کے اپنے آپ کو محفوظ کیا ہوا ہے، اسے کلکتہ، بنگلور اور دہلی سمیت پورے برصغیر میں ہدف بنائیں گے تو اس کے ہوش ٹھکانے آئیں گے، اس کا ظلم قابو ہو گا اور کشمیر پر اس کی گرفت اللہ کے اذن سے کمزور ہو گی۔

پانچواں نکتہ جو اہمیت کے لحاظ سے پہلا نکتہ ہے، وہ یہ کہ مذکورہ تمام نکات پر برصغیر کے مسلمانوں کو لانا، یعنی انہیں دعوت و جہاد کے نبوی منہج پر کھڑا کرنا اور اس سے بھی پہلے فکر آخرت، تقویٰ اور للّٰہیت جیسے اصل زاد راہ سے ان کو مزین کرنا...

یہ پانچ نکات وہ راستہ ہیں جو ہماری نظر میں اللہ کے اذن سے کشمیر سمیت اس پورے برصغیر میں ظلم اور کفر کا جو غلبہ ہے، اس کے خاتمے کا ان شاء اللہ باعث بن سکتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

السحاب: عملاً جہاد کشمیر میں القاعدہ کس طور پر اپنا کردار ادا کر رہی ہے؟

استاذ اسامہ محمود: چند باتیں اس حوالے سے اپنے کشمیری بھائیوں کے سامنے ابتداء میں رکھنا چاہتا ہوں؛ یہاں خراسان میں، ہمارے اس قافلے میں مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے کئی مجاہد و مہاجر بھائی موجود تھے اور ابھی بھی الحمد للہ موجود ہیں، یہ وہ بھائی ہیں جنہوں نے جہاد کے لیے پاکستان ہجرت کی تھی، مگر جب پاکستانی فوج نے اپنی پالیسی تبدل کی تو انہیں اس فوج اور اس کی ایجنسیوں نے جہاد ترک کرنے اور پاکستان میں ملازمتیں شروع کرنے پر مجبور کیا، اللہ کے ان شیروں نے، الحمد للہ، اس ذلت سے انکار کیا، اور یہاں خراسان آ کر القاعدہ میں شمولیت اختیار کی، پھر یہاں یہ کشمیری بھائی امریکی اتحاد کے خلاف معرکوں میں شریک رہے اور ابھی بھی الحمد للہ شریک ہیں... ساتھ ہی ساتھ وادی کشمیر سے بھی ان کی نظریں نہیں ہٹیں اور یہ بھارت کے خلاف بھی تیاری کرتے رہے، ان میں سے کئی بھائی ایسے بھی ہیں جو امریکی حملوں میں یہاں شہید ہوئے ہیں۔ رحمہم اللہ...

اس فہرست میں مجاہدین بھی شامل ہیں اور قائدین بھی، مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے بھی اور پاکستانی کشمیر سے تعلق والے بھی، شیخ احسن عزیز رحمہ اللہ، ہمارے مربی اور استاد تھے، بذات خود میں اس کا شاہد ہوں کہ کشمیر کے اندر یہاں خراسان سے کام اٹھانے کے لیے انہوں نے بہت محنت کی اور کئی کشمیری مہاجر بھائیوں کو انہوں یہاں تیار کیا۔ اسی طرح شیخ الیاس کشمیری رحمہ اللہ (کمانڈر الیاس کشمیری رحمہ اللہ) جہاد کشمیر کے مشہور قائد تھے۔ آپ کشمیر میں لڑے، لڑتے رہے، مگر پالیسی کی تبدیلی کے بعد آپ کو بھی فوج نے روکنا چاہا، آپ نہیں مانے تو آپ کو عقوبت خانے میں ڈالا، تشدد کیا آپ پر، رہا ہوئے تو آپ نے سیدھا خراسان کا رخ کیا، یہاں القاعدہ میں آپ شامل ہوئے اور پھر القاعدہ کے تحت آپ ؒ نے دونوں محاذوں پر توجہ رکھی امریکی اتحاد کے خلاف بھی لڑے، اللہ نے آپ

سے بہت سارے کام لیے ، شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ایبٹ آباد والے خطوط میں بھی آپ کا تذکرہ ہے ، ساتھ ہی ساتھ دوسرے محاذ جہاد کشمیر کے لیے بھی یہاں آپ نے یہاں تیاری جاری رکھی... اور یہاں خراسان سے آپ نے بھارت میں کئی کامیاب کاروائیاں بھی الحمدللہ کرائیں۔

تو مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں خراسان میں ، میدان جہاد میں ہو کر بھی جہاد کشمیر میں حصہ ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ... ہمارے قافلے کے ہر مجاہد کا دل ، چاہے وہ کشمیر سے تعلق رکھتا ہو ، یا پاکستان ، بنگلہ دیش اور بھارت سے ، ہر ایک کا دل اپنے کشمیری بھائیوں کی نصرت کے لیے تڑپتا ہے ، کشمیر کے اندر بھی ، اللہ ہمارے لیے راستے کھولے ، اللہ ہمیں توفیق دے ، تو ان شاء اللہ جلد اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہم مورچوں میں ہوں گے ، پھر کشمیر سے باہر پوری دنیا میں... بھارتی ریاست کے مفادات اور اس کا ہندو حکمران طبقہ ہدف بنانا ہماری کوشش ہے ، اس کی طرف ہم دعوت بھی دیتے ہیں ، اللہ ان کوششوں اور اس دعوت میں برکت ڈالے ، پھر «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ» "مشرکین کے خلاف اپنی زبانوں اور جانوں سے جہاد کرو" حدیث سامنے رکھتے ہوئے ، قولاً بھی ہم سے جتنا ہو سکے ، تو ہم اس میں عار نہیں سمجھیں گے بلکہ اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے یہاں اس میدان جہاد سے اُس میدان پکاریں گے ، دلوں سے دلوں کو دستک دیں گے اور اپنے بھائیوں کی نصرت میں ہندو مشرکوں کے خلاف جتنا ہم سے ہو سکے اس جہاد میں ان شاءاللہ حصہ ڈالیں گے!

السحاب: کیا کشمیر میں القاعدہ کے داخلے سے کشمیر کاز کو نقصان نہیں پہنچے گا؟ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ اس سے امریکی مداخلت کو جواز مل جائے گا؟

استاذ اسامہ محمود : پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر کے خون سے امریکی دامن صاف کب ہے کہ آج اس کی مداخلت سے ڈرایا جار ہا ہے ؟ امریکی کردار اپنے ظلم اور جبر کے ساتھ ہمیشہ سے یہاں موجود رہا ہے۔سوال ہے کہ ایک طرف جب جنوبی سوڈان اور مشرقی تیمور کے عیسائی مسلمانوں سے آزادی حاصل کرنے جب کھڑے ہوجاتے ہیں تو امریکہ فوراً حرکت میں آتا ہے اور انہیں آزادی دلا کر ہی چین سے بیٹھتا ہے مگر دوسری طرف پچھلے ستر سالوں سے یہاں کشمیری مسلمان آگ میں جل رہے ہیں ، امریکہ ٹس سے مس نہیں ہوتا ، بلکہ الٹا بھارت کو ، مسلمانوں کے اس قاتل کو وہ ہمیشہ مضبوط کرتا رہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں پر ڈھائے گئے ایک ایک ظلم کے پیچھے امریکہ کی تائید اور پشت پناہی موجود ہے۔

پھر امریکہ کی طرف سے بھارت کی یہ تائید و مدد کوئی آج یا کل کی بات نہیں ہے کہ اسے کشمیر میں کسی جماعت کے جہاد سے جوڑا جائے، ... امریکہ بھارت ایٹمی ڈیل ، فوجی بیسز کے استعمال کا معاہدہ ، خلائی مہمات میں غیر معمولی تعاون ، دہشت گردی کے خلاف تعاون کے نام پر اسلام کے خلاف جنگ اور اس طرح کے دیگر میدانوں میں مدد ، یہ سب کچھ القاعدہ کا ذکر تک آنے سے پہلے ہو تا رہا... پھر اسرائیل کی بھارت کے ساتھ قربت ، عسکری مدد ، اربوں ڈالر کا تعاون اور دفاعی انڈسٹری تک کو بھارت منتقل کرنا ، یہ

تعاون بھی کسی خاص جماعت کے خلاف یا اس کے سبب نہیں ہے ، یہ امت مسلمہ کے خلاف ہے! اس طرح پاکستانی فوج نے ۲۰۰۲ میں امریکی حکم پر جن کشمیری جماعتوں پر پابندی لگائی تھی تو وہ تنظیمیں القاعدہ نہیں تھیں ! ...پچھلے دنوں المائیڈہ نامی صحافی نے پاکستانی حکام اور جرنیلوں کے درمیان ایک میٹنگ کا انکشاف کیا تھا ، کہ امریکہ کو دکھانے کے لیے پاکستان میں مقیم کشمیری رہنماؤں کے قتل پر مشورہ ہوا، تو یہ کشمیری رہنماء بھی القاعدہ کے نہیں ہیں! مقصد یہ ہے کہ امریکہ اور بھارت پہلے بھی ایک تھے اور آئندہ بھی اسلام کے خلاف ایک رہیں گے ، الكفر ملة واحدة ، اسلام اور مسلمانوں کے مقابل محاذ ہو تو کردار چاہے جو بھی ہو، در حقیقت سب کا مقصد وہدف اسلام دشمنی ہوتا ہے۔

یہ بھی میں عرض کروں کہ دنیائے عالم کے سب ظالم اور سب کافر مسلمانوں کے خلاف متفق و متحد ہیں تو پھر کشمیری مسلمانوں پر مظالم کے سامنے امت مسلمہ صرف تماشائی کیوں بنے اور اس کے مجاہد فرزند اپنے بھائیوں کی پکار پر لبیک کیوں نہ کہیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان ایک امت ہیں ، ایک جسم کی مانند ہیں ، جبکہ ان کافروں اور ان کے آلہ کاروں کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو انہی کی کھینچی گئی لکیروں کے اندر محصور کریں، اللہ کی عبادت کی جگہ وطن اور ملک کے بتوں کے سامنے انہیں جھکائے تاکہ ظلم اور کفر کی رات قائم رہے۔ مگر الحمدللہ ، اللہ کی نعمت ہے اور تحریک جہاد کی برکت ہے کہ آج دنیا بھر کے مسلمان امت بن کر ممالک، ریاستوں اور ان کے سرحدات کے یہ بت پاؤں تلے روندتے ہوئے الحمدللہ کفر کے سامنے کھڑے ہیں۔

السحاب: آج جہاد کشمیر جو رخ اختیار کرتا جارہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے یہ امریکہ اور اس کے حواریوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوسکتا ہے؟

استاذ اسامہ محمود: امریکہ اور اس کے حواریوں کو یقیناً تکلیف ہے اور ہونی بھی چاہئے، اس تکلیف کا سبب کشمیری عوام کا ایسے جہاد کی طرف بڑھنا ہے جو پاکستانی ایجنسیوں سے آزاد ہے اور جس کا مقصد شریعت کی حاکمیت ہے۔ ایسے جہاد کو نہ امریکہ پسند کرتا ہے ، نہ پاکستان اور نہ ہی بھارت، یعنی بھارت بھی جب جہاد ختم نہیں کر سکتا ہو تو اس کے لیے آخری چارہ پھر کنٹرولڈ جہاد ہے ، تاکہ جب چاہے امریکہ پاکستان کے ذریعے سے اس کو قابو کر سکے۔

سچ یہ ہے کہ مظلوموں کی نصرت اور شریعت کی حاکمیت کے لیے جہاد القاعدہ یا کسی بھی نام سے ہو، ایسا جہاد چونکہ مسلمانوں کو آزادی ، عزت اور حفاظت دلاتا ہے اس لیے یہ سب شیاطین متحد ہو کر اس کے راستے میں روڑے اٹکائیں گے ...مگر الحمد للہ کشمیری مسلمان آج دوست اور دشمن پہچان گئے ہیں، انہوں نے آزادی کا راستہ اب جان لیا ہے اور اب وہ شریعت یا شہادت سے ہٹ کر کسی بھی دوسری منزل پر ان شاء اللہ نہیں رکیں گے۔

یہاں میں امریکہ سے ڈرانے والوں سے بھی پوچھتا ہوں کہ امریکہ نے کونسا تیر مارا، کونسا دنیا میں جہاد ختم کر دیا کہ وہ اب کشمیری مسلمانوں کو بھی خاموش کرنے آئے گا؟ امریکہ جہاں بھی آیا، امت کے مجاہدین الحمدللہ شرق اور غرب سے اس کے تعاقب میں پہنچے اور پھر الحمد للہ مجاہدین تو موجود رہے مگر امریکہ بھاگتا رہا ،اللہ کے فضل سے آج امت اور اس کے مجاہدین فتح یاب ہیں جبکہ امریکہ اور امریکہ سے ڈرانے والے مایوس اور پریشان کھڑے ہیں۔

السحاب: یہاں کشمیری مجاہدین کے نام آپ خصوصی پیغام دینا چاہیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: کشمیر کے میرے مجاہد بھائیو! واللہ ، آپ میں سے ہر مجاہد بھائی ہمارا محبوب اور عزیز بھائی ہے ، جماعتوں اور تنظیموں کے رشتوں سے ایمان اور اسلام کا رشتہ زیادہ قوی اور زیادہ اہم ہے...اسی قوی اور اہم تر رشتے کے سبب آج ہم آپ کے سامنے مخاطب ہو رہے ہیں!

ہماری یہ گزارشات کشمیر کے ہر قائد و غیر قائد ،ہر مجاہد بھائی اور ہر بزرگ سے مخاطب ہیں، ان گزارشات کو آپ خراسان سے اپنے مجاہد بھائیوں کی پکار سمجھئے! یہ اُن کشمیری شہداء کی طرف سے امانت بھی سمجھئے جو آزادی کشمیر کی خواہش لیے یہاں خراسان میں دفن ہیں۔

پہلی گزارش یہ ہے کہ ...مشرک ہندوؤں کے خلاف یہ قتال عظیم عبادت ہے ! یہ عظیم عبادت اور یہ عظیم سعادت آپ کو مبارک ہو! درخواست ہے کہ ہم اس مبارک جہاد میں شریعت کو دانتوں سے تھام کر آگے بڑھیں۔ہمارے جہاد کا مقصد ، ہدف اور طریقہ کار ،یعنی سفر اور منزل، اول تا آخر، سب شریعت کے مطابق ہوں۔شریعت ، اللہ کا راستہ ہے ،اللہ کے اس رستے پر ہم چلیں اور اللہ کی اس شریعت کو حاکم بنانے کے لیے ہم لڑیں ...یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے! آپ ﷺ نے فرمایا ہے: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» 'جو اللہ کے کلمہ کو سربلند کرنے کے لیے لڑا تو اس کا لڑنا جہاد فی سبیل اللہ ہے' اسی سے ہر ظلم کا خاتمہ ہو گا ، ظلم کا خاتمہ ظلم سے نہیں ہو گا، بلکہ ظالم کا خاتمہ عدل سے ہو گا اور عدل شریعت ہے، جبکہ شریعت کے مقابل ہر عدل ظلم ہے! غرض شریعت کی حاکمیت کے لیے لڑیئے! اس نظام ظلم کے مقابل قیام خلافت کا مبارک مقصد اپنے سامنے رکھئے! اسی سے اللہ کی نصرت آئے گی ، اسی سے مظلوموں کی مدد ہو گی! الحمدللہ یہی ہمارے محبوب مجاہد برہان وانی رحمہ اللہ کا راستہ تھا اور یہی اس عالمی تحریک جہاد کی بھی دعوت اور منہج ہے![3]

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ الحمد للہ، اللہ کی نعمت ہے ، کہ تحریک آزادی کشمیر آج خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہے ، آج یہ جہادی تحریک پڑوس کی ایجنسی اور فوج کے ہاتھ میں ان شاء اللہ نہیں ہے ! ایجنسی اور فوج کی خیانت کے آپ ڈسے ہوئے ہیں اور ہمیں

---

[3] شہید برہان وانی رحمہ اللہ ایک ویڈیو بیان میں اپنے جہاد کا مقصد کچھ یوں بیان کرتے ہیں "اپنے گھر بار چھوڑ کر، اپنی ماں بہنوں اور عزیزوں کو چھوڑ کر، دنیا کی ساری عیش و آرام اور اپنے فیوچر کو قربان کر کے اس میدان عمل میں اس لیے ہیں کہ ہماری قوم کی ماں بہن کی عزت و آبرو سلامت رہے۔ اپنے اس کشمیر میں خلافت کا نظام قائم ہو اور ہم کشمیر میں تو کیا پوری دنیا میں خلافت کا نظام قائم کر کے دم لیں گے"۔

آپ کی ایمانی فراست پر یقین ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ بھی آپ اپنے اس مبارک جہاد کو ان خائنوں کا کبھی محتاج اور تابع نہیں کریں گے، آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ» "مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا"[4]۔

یہ افواج اور یہ ایجنسیاں کشمیر میں ہمارے اس مبارک جہاد کو اپنا غلام دیکھنا چاہیں گی مگر آپ اپنے اس قافلے کو اللہ اور صرف اللہ کا غلام رکھئے! آپ کا جہاد ، آپ کے اخلاص پر مبنی یہ عظیم تحریک ، اور آپ کی قربانیوں کی یہ طویل تاریخ ان کے لیے کھیل ہے ، یہ ان کی سیاست اور گندی تجارت ہے! یہ سب اپنے مفادات کے اسیر ہیں ، یہ لالچی، غرض اور مطلب کے بندے ہیں ،واللہ !یہ آپ کی قربانیوں کو اپنے مفادات اور اغراض کی بھینٹ توچڑھاسکتے ہیں، یہ بدمعاشوں کے ہاتھ آپ کی قربانیاں بیچ سکتے ہیں، مگر ان ظالموں کے مقابل، یہ آپ کے دفاع میں کھڑے ہو جائیں؟ یہ ناممکن ہے!

لہذا ہماری درخواست ہے کہ اللہ کے بعد صرف اللہ کے مومن بندوں کو آپ اپنے انصار سمجھیے...انہی کو اپنا ہمراز رکھیے!وہ مومن بندے جو تنخواہ، ترقی ، پلاٹ، اور کسی دنیاوی غرض کی خاطر نہیں لڑتے ہوں، بلکہ جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہوں، اللہ کے لیے نفرت کرتے ہوں،، جو اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہوں، اللہ کے لیے دشمنی رکھتے ہیں اور جو اللہ کے سامنے ہی جوابدہی کے خوف سے اپنی کشمیری ماں، بہن اور بھائی کی مدد اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ...﴾ "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے پشتی بان و مدد گار ہیں..." جبکہ اس کا الٹ دیکھیے ! ﴿وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ...﴾ اوربیشک ظالم ایک دوسرے کے مددگار ہیں، جبکہ اللہ متقین کا دوست اور مدد گار ہے... مومن کشمیر کے اندر ہو ، پاکستان ، ہندوستان یا افغانستان کے اندر ہوں ، وہ آپ کے دوست ہیں، وہ آپ کا درد سمجھتے ہیں...اور ظالم ہندوستان کے اندر ہو ، یا پاکستان و افغانستان کے اندر ، وہ ظالم ہے ، وہ آپ کا درد نہیں سمجھے گا...وہ خود غرض ہوتا ہے ، وہ کبھی بھی ، کسی بھی وقت آپ کو چیختا ، چلاتا، کراھتا ہوا چھوڑ کر واپس ہو سکتا ہے ، وہ آپ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ سکتا ہے ،وہ کل کسی بھی موقع پر آپ کے تمام راز اپنی دنیا کی خاطر آپ کے دشمن کے حوالے کرسکتا ہے...بلکہ کسی وقت وہ خود آپ کا اعلانیہ دشمن بن سکتا ہے!

پھر یہاں یہ بھی میں عرض کر دوں ،اللہ کے مومن بندے خراسان، پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان اس پورے خطے میں الحمدللہ بے شمار ہیں، یہی ان شاءاللہ ظالم بھارت کا ہاتھ کاٹیں گے اور اُنہی کے ساتھ آپ کارابطہ بنااور آپ کی نصرت کے لیے انہیں کھڑا کرنا اور کھڑا رکھنا ہے۔۔ہم ...القاعدہ برصغیر میں آپ کے بھائی ... اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں ...اللہ ہمیں اس کی توفیق دے اور اللہ ہمیں حق کے لیے ایک دوسرے کا دوست اور مدد گار بنائے!!

---

[4] شہید شیخ افضل گورو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" آئی ایس آئی اور پاکستانی حکمران جو عملی طور پر امریکہ کے غلام ہیں ، ان پر تحریک مزاحمت(جہادکشمیر) کا انحصار توہین جہاد ہے۔جہاد اس کے تقاضوں کے ساتھ ہوتا ہے۔جہاد کے اپنے اصول ، شرائط ، قوانین ، حکمت عملی ہوتی ہے جن کا سر چشمہ دین الہی ہے، ان پر عمل کرنے سے ہی جہاد مطلوبہ نتائج و ثمرات دیتا ہے۔جہاد کا انکار گناہ عظیم ہے لیکن توہین جہاد اور جہاد کی بے حرمتی کرنا اس سے بڑا گناہ ہے... ہمیں اللہ پاک سے جو غفور اور رحیم ہے مغفرت طلب کرنی چاہئے"(آئینہ،ص100)

دیکھیے میرے مجاہد بھائیو! تحریک جہاد کو اسی نہج پر کھڑا کرنا مشکل ضرور ہے، مگر ناممکن قطعاً نہیں، دیکھیے یہ حقیقت ہے کہ اگر تحریک جہاد کے لیے ہم یہ راستہ نہیں اپنائیں گے، اسے پاکستانی فوج جیسے ظالموں اور دین دشمنوں سے محفوظ نہیں کریں گے، تو یہ سیاہ رات ختم نہیں ہو گی، ہم گول دائرے میں گھومتے رہیں گے، منجدھار کے بیچ پھنسے رہیں گے، یہ معصوم خون بہتا رہے گا مگر منزل اور کامیابی... تو وہ دور دور تک بھی نظر نہیں آئے گی، اس لیے اللہ پر توکل کی ضرورت ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان مبارک ہیں: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ "اور اللہ پر توکل کرو اور اللہ ہی مدد کے لیے کافی ہے" اور اس طرح اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ "اور جس نے اللہ پر توکل کیا" ﴿فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ "تو اللہ اس کے لیے کافی ہے"۔

اسی طرح اللہ ہمیں مخاطب ہیں: ﴿وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ "اور تیرا رب ہدایت کے لیے کافی ہے، اسٹریٹیجی سمجھانے، راستہ بتانے کے لیے کافی ہے، ﴿وَنَصِيرًا﴾ اور مدد کے لیے کافی ہے"۔

لہذا ہم اللہ پر توکل کریں، تحریک جہاد کی آزادی، اس کی خود کفالت اور شرعی راستے پر اسے قائم رکھنے کے لیے ہم آگے بڑھیں، یقیناً اللہ رب العزت مدد فرمائیں گے۔[5]

السحاب: جزاکم اللہ خیر، تحریک آزادی کشمیر میں عوام کے کردار آج سب کے سامنے ہے، کیا اس حوالے سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: کشمیری عوام کا کردار پوری امت کے لیے لائق تقلید ہے، آج ان کا اس مبارک جہاد میں بھرپور حصہ ہے، میں انہیں عرض کرتا ہوں کہ آپ کا مجاہدین کی حمایت میں احتجاج کرنا، لاٹھیاں، پتھر اور گولیاں تک کھانا، پھر اپنے جسموں کو ڈھال بنا کر مجاہدین کا دفاع کرنا، فوج پر سنگ باری کرنا، اسی طرح مجاہدین کو کھانا کھلانا، پناہ دینا اور دعائیں دینا یہ سب نصرت جہاد ہے، عظیم عبادت ہے، پس اس راستے پر قائم رہیے، آج آپ جو مشقت بھی اٹھاتے ہیں، جو قربانی بھی دیتے ہیں، اس کا اجر اپنے رب کے پاس پائیں گے، یہاں میں مجاہدین کو بھی درخواست کروں گا کہ اس عظیم عوام کی حفاظت اور خیر خواہی ہمارے اوپر فرض ہے، اس لیے ان کی حفاظت کو ہم یقینی بنائیں، ان کی تائید میں اضافہ کرنے کے لیے ہر جائز راستے ہم اپنائیں اور ایسے تمام اقدامات سے ہم حتی الاستطاعت گریز کریں جن کے سبب عوام کا نقصان ہو، مسلمان عوام کی حمایت انتہائی بڑی نعمت ہے، اس کے بغیر کوئی بھی جہادی تحریک نہیں چل سکتی، اس لیے اس پر جہاں اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر ہم ادا کریں، وہاں عوام کے بھی مستقل طور پر ہم مشکور رہیں، اللہ آپ اور آپ کی اس مجاہد عوام کے درمیان محبت اور اعتماد کا یہ رشتہ ہمیشہ قائم رکھے۔

---

[5] شہید افضل گورو رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "جہاد کشمیر کو اب ایسے تمام اسباب، ذرائع، افکار، طور طریقے، حکمت عمل وغیرہ سے الگ کرنا ہو گا جو اس مقدس فریضے کا شایان شان نہ ہو۔ ناپاک غیر اسلامی وغیر فطری اسباب، ذرائع اور طریقوں سے نہ صرف جہاد کے اثرات ونتائج ضائع اور ختم ہوتے ہیں بلکہ یہ جہاد و دین کی توہین و تذلیل ہے جو ایک عظیم گناہ ہے، اس سے امت بھی ذلیل ہوتی ہے یہ بات پہنچتے پہنچتے جناب آنحضرت ﷺ تک پہنچتی ہے، یہ رسالت و نبوت اور قرآن کی توہین ہے، اندازہ لگانا چاہئے کہ دین و جہاد کے جھنڈے اٹھانے والوں پر کتنی بڑی اور نازک ذمہ داری عائد ہوتی ہے، دین کی قدر و قیمت، دین کی شان و عظمت، دین کی حفاظت کرنا... اور اس کی سربلندی علماء حق، اہل تقوی اہل دانش اور مرد مجاہد ہی جان سکتے ہیں... یہ کام امریکہ دجال کے حواری اور اس کے اجرتی ملازم یعنی ایجنسیوں والے نہیں جان سکتے، پاکستانی مجاہدوں کا اخلاص وایثار اور قربانی اور...... پاکستانی ۱۱ ہزار سے زیادہ شہداء کا مقدس لہو جس نے کشمیر کی ٹھنڈی سرزمین کو ایک روحانی انقلاب سے گرما دیا ہے۔ اس مقدس لہو کے ساتھ وفاداری صرف اس صورت میں ہو سکتی کہ جہاد کشمیر کو ایجنسیوں اور حکومت پاکستان کی پالیسیوں سے الگ ہونا ہو گا"۔

السحاب: کشمیر میں جن مجاہد بھائیوں نے شریعت یا شہادت کا نعرہ لگایا ہے آپ خاص ان مجاہدین کے نام کوئی خصوصی پیغام دینا چاہیں گے؟
استاذ اسامہ محمود: جہادی کشمیر کے عظیم رہنماء شہید افضل گورو رحمہ اللہ اور نوجوان قائد شہید برہان وانی رحمہ اللہ کے یہ جانشین واللہ ہمارے، دلوں کی دھڑکن اور امیدوں کے مرکز ہیں، اللہ ان کی مدد فرمائے، ان کے دل اپنے نور سے منور کرے اور انہیں صبر و استقامت سے نوازے (آمین)۔ میں اپنے ان عزیز بھائیوں کے سامنے عرض کرتا ہوں کہ آپ جیسے عظیم بھائیوں کے سامنے میں اپنے آپ کو نصیحت کرنے کا قطعاً اہل نہیں سمجھتا مگر چونکہ باہمی خیر خواہی واجب ہے، اس لیے یہاں آپ بھائیوں کے سامنے نصیحت کی جگہ تذکیراً چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں:

عزیز بھائیو! برصغیر بلکہ پوری امت کے مجاہدین اور مظلوم مسلمانوں کی نظریں آپ پر، آپ کے جہاد پر اور آپ کے اس مبارک نعرے 'شریعت یا شہادت' پر ہیں! اس نعرے کو بلند کرنا جہاں بہت بڑی سعادت ہے، وہاں یہ اتنی ہی بھاری مسؤلیت بھی ہے۔ اس لیے کہ یہ راستہ اتباع شریعت سے شروع ہوتا ہے اور اتباع شریعت ہی کے ساتھ چلتا چلتا پھر نفاذ شریعت یا پھر دوسری صورت میں شہادت پر ختم ہوتا ہے، اللہ تعالی ہمیں اس نعرے کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، تو انتہائی عزیز بھائیو! کشمیر کے اندر ہم مومنین کی اس صفت کا مصداق بن جائیں (أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) یعنی وہ کفار کے لیے انتہائی سخت ہوتے ہیں جبکہ آپس میں وہ انتہائی نرم ہوتے ہیں۔ بھارتی فوج کے ساتھ آخری حد تک سختی اور اس کے خلاف قتال فرض ہے جبکہ مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ انتہائی ضروری اور لازم ہے... آج آپ کے سامنے دو محاذ ہیں، ایک مشرک ہندوؤں کے خلاف جنگ اور قتال کا محاذ جبکہ دوسرا کشمیر میں موجود دیگر مجاہدین اور سب کشمیری مسلمانوں کو 'شریعت یا شہادت' کے اس عظیم منہج کی طرف بلانے اور انہیں اس پر کھڑا کرنے کا محاذ، اپنوں کے ساتھ تعامل کا یہ محاذ دعوت کا محاذ ہے اور یہ نرمی، محبت، خیر خواہی اور بہت ہی زیادہ صبر مانگتا ہے۔ ہمیں آپ سے امید ہے کہ آپ قتال اور دعوت کے ان دو مختلف محاذوں کی جو بالکل مختلف ضروریات ہیں ان کا خیال رکھیں گے، آپ کشمیر میں موجود ہر مجاہد، ہر عالم اور ہر ایسے قائد کو احترام دیں گے جن کی آزادی کشمیر کی اس مبارک جدوجہد میں حصہ ہے۔ کشمیری مسلمان سب ہمارے بھائی ہیں، ان میں سے چاہے کسی کا تعلق آپ کی جماعت سے ہو یا کسی اور دینی جماعت سے، رائے میں آپ کے ساتھ موافق ہو یا غیر موافق، ہر حال میں یہ ہمارے ہی بھائی ہیں، پس انہیں ہم اپنی کسی عجلت، تیزی یا لغزش کے سبب اپنے آپ سے دور نہ کردیں۔ آج قریب اور بعید سب دشمنوں کی بھرپور سازش ہو گی کہ وہ آپ کو مسلمان عوام اور دیگر مجاہد بھائیوں سے دور کردیں تاکہ آپ کی یہ مبارک آواز، یہ مبارک منہج ابتداء ہی میں دب کر ختم ہو جائے مگر آپ سے امید ہے کہ آپ ہر ایسی سازش کو اپنے عمل سے ان شاءاللہ ناکام بنائیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم ہندوؤں کے خلاف جہاد اور نفاذ شریعت کی اس جدوجہد میں صرف اس وقت کامیاب ہوسکتے ہیں جب تنظیموں اور جماعتوں سے بالاتر ہو کر سب کشمیری مجاہدین اور سب مسلمانوں کے ساتھ اخوت اور محبت کا تعامل رکھیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ...﴾ "اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو..." یعنی شریعت کی اتباع کرو۔ ﴿وَلَا تَنَازَعُوا﴾ "اور آپس میں مت جھگڑو" ﴿فَتَفْشَلُوا﴾ "ورنہ شکست کھاؤ گے... " ﴿وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ "اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی " ﴿وَاصْبِرُوا﴾ "اور صبر کرو" ثابت قدمی دکھاؤ... کس چیز

پر ثابت قدمی ؟اللہ و رسول کی اطاعت پر ثابت قدمی، شریعت کی اتباع پر ثابت قدمی ، کفر اور ظلم کے خلاف جہاد پر ثابت قدمی، اور آپس میں جھگڑا نہ کرنے پر ثابت قدمی، اور جب یہ ثابت قدمی دکھاؤ گے، جب یہ صبر کرو گے تو! ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾، "بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ لہٰذا اگر ان سارے امور کی ہم پابندی کر سکیں تو اللہ راضی ہو گا، اللہ کی نصرت اترے گی اور اپنی مظلوم کشمیری قوم کے دکھوں اور غموں کا مداوا بھی ان شاء اللہ ہو سکے گا، اللہ رہنمائی فرمائے اور اپنی مدد اور نصرت سے آپ کو نوازے! آمین یارب العالمین ، أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُم، وَأَمَانَتَكُم، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُم... جزاکم اللہ خیراً۔

السحاب: آمین ثم آمین ... ناظرین ،اس نشست کا اختتام کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ اگلی نشست میں جہاد پاکستان کے موضوع پر گفتگو ہو گی۔ اس نشست میں کوشش ہو گی کہ جہاد پاکستان کی حقانیت پر بھی بات ہو اور اس کے اہم حقائق بھی سامنے لائے جائیں۔ تب تک کے لیے اجازت دیجئے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تحریک جہاد برصغیر ، حقیقت و حقانیت

(تیسری نشست)

جہاد پاکستان... پس منظر، حقانیت اور حقائق

السحاب: تحریک جہاد پاکستان اس وقت ایک کٹھن مرحلے سے گزر ہی ہے۔ بعض طبقات اور ان میں سے سر فہرست پاکستانی فوج ان حالات کو اس تحریک کے اختتام کا مقدمہ قرار دے رہے ہیں، کیا آپ اس بات سے اتفاق کریں گے؟

استاذ اسامہ محمود: جہاد پاکستان کے حوالے سے مطمئن رہئے، یہ قافلہ دشمن کی سازشوں اور رکاوٹوں کو ان شاء اللہ اپنے ساتھ بہا کر آگے بڑھے گا، یہ غزوہ ہند کا قافلہ ہے... اور اللہ سے امید ہے کہ مجاہدین پاکستان، پاکستان ہی نہیں کشمیر اور برما تک پورے برصغیر کے مظلوموں کے لیے ان شاء اللہ امید بن کر رحمت اور نعمت ثابت ہوں گے۔ عالم کفر کے یہ غلام اہل دین اور مجاہدین کو لاکھ دبائے، یہ ظلم، دھوکہ اور فریب کے ہتھیار سے حق کی راہ میں لاکھ رکاوٹیں کھڑی کر دے، پھر امریکیوں کے ساتھ ساتھ اپنے ملحد آقاؤں سے بھی مدد لیں، مؤمنین مجاہدین کی کامیابی اللہ کا امر ہے، اللہ ہمیں، مجاہدین پاکستان کو صحیح معنوں میں اہل ایمان ثابت فرمائے، تو یہ قافلہ رکنے والا نہیں ہے، یہ شہادتوں اور قربانیوں کا امین قافلہ ہے، اس کی منزل ظلم کا خاتمہ اور شریعت کا نفاذ ہے، اسی کی طرف سفر جاری ہے اور ان شاء اللہ بہر صورت جاری رہے گا۔ زمینوں کا چھن جانا، شہادتیں اور قید و بند جہادی تحریکوں کی کامیابی و ناکامی کی کسوٹی قطعاً نہیں ہے، آج تک کونسی ایسی تحریک رہی ہے کہ جس نے جہاد کا جھنڈا اٹھایا ہو اور وقتی ہزیمت اور آزمائشوں سے دوچار ہوئے بغیر فتوحات در فتوحات حاصل کیے ہوں، ایسا تو سوچنا بھی سادگی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی حق کی تحریکوں، جہادی تحریکوں کو آزمائشوں سے گزارتا ہے، شہادتوں، قید و بند اور زمینوں کے چھن جانے سے ان کی قوت و ایمان میں اضافہ کرتا ہے، ان آزمائشوں کا ایک اہم مقصد فتح کے لیے تیاری ہے، اس لیے کہ اسی سے یہ تحریکیں خود احتسابی سے گزرتی ہیں، یہ چند قدم پیچھے ہو کر اپنی خامیاں اور کمزوریاں دور کرتی ہیں اور پھر دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئی آگے بڑھتی ہیں، یہی جہاد پاکستان ہے اور یہی ان شاء اللہ اس غزوہ ہند کا مستقبل ہے، بس جہاد پاکستان میں شامل ہم سب مجاہدین ، سب گروہ جس قدر جلدی اپنے صفوں کو درست کر سکیں، منظم کر سکیں، جس قدر جلدی اپنی اصلاح ہم کر سکیں، اتنی ہی جلدی ان شاء اللہ یہ قافلہ کامیاب اور کامران بن کر آگے بڑھے گا۔

السحاب: آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہو گا اگر آپ یہ بتادیں کہ جہاد پاکستان اور پاکستان میں تحریک جہاد کا آغاز کیسے؟

استاذ اسامہ محمود: پچھلی نشستوں میں اس پر بات ہوئی تھی کہ ہم مجاہدین پاکستان میں، برصغیر میں ...اللہ کے اذن سے سید احمد شہید کی تحریک کا تسلسل ہیں، اس کے علم بردار ہیں، اللہ ہم سب کو اس تحریک کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، اس طرح یہ بھی عرض کیا تھا کہ برصغیر میں نفاذ شریعت کی

یہ تحریک ، تحریک مجاہدین کسی نہ کسی طرح جاری رہی اور یہ بھی عرض کیا کہ پاکستان کے اندر یہ تحریک دوبارہ اس وقت نئے سرے سے اٹھی جب امریکہ نے یہاں 2001 میں امارت اسلامی افغانستان پر حملہ کیا۔ چنانچہ جب امریکہ 2001 میں یہاں آیا، تب پاکستانی جرنیلوں نے امریکی جنگ اپنے سر لی اور انہوں نے امریکہ کی غلامی میں افغانستان سے کشمیر تک جہاد اور اسلام مٹانے کی قسم کھائی۔ ان خائنوں نے امریکہ کا ساتھ دے کر امارت اسلامی اس وقت ختم کرائی اور پھر ان کی کوشش تھی کہ مجاہدین کو کسی ایسی جگہ پاؤں جمانے کا موقع نہ دیا جائے جہاں سے وہ دوبارہ امریکہ اور عالمی کفر کے خلاف تحریک کھڑی کر سکیں۔ اسی حال میں عرب اور عجم کے مہاجر اور قبائلی مجاہدین، پاکستانی قبائل کے اندر جمع ہوئے، قبائلی عوام نے مجاہدین کی صالح سیرتوں اور کردار کو دیکھ کر ان کا ساتھ دیا، ان کے لیے دل کھولے اور یہ دل بھی ایسے کھولے کہ آگے پھر اپنا سب کچھ ان کی خاطر قربان کیا ...اللہ دنیا اور آخرت میں اس مجاہد عوام کو اور ان کی آئندہ نسلوں تک کو اس کا بہترین بدلہ دے۔

السحاب: اس اجتماع کے پیش نظر بنیادی مقاصد کیا تھے؟

استاذ اسامہ محمود: اہم اور اساسی مقصد تو امارت اسلامی کا دفاع اور امریکہ کو باہر نکالنا، اس کو شکست دینا تھا، اسی طرح شریعت کا غلبہ، مسلمانوں کی حفاظت اور تحریک جہاد کا دفاع، یہ اہم مقاصد تھے جو اس اجتماع کے مد نظر تھے۔ پاکستانی فوج نے امریکی غلامی میں اس مبارک تحریک کو ختم کرنے کے لیے بھرپور قوت کا استعمال شروع کیا اور مجاہدین پر ایک جنگ مسلط کر دی... یہاں میں واضح کر دوں کہ کافی عرصہ تک مجاہدین کا اساسی ہدف افغانستان میں امریکہ تھا اور وہ کسی طور پر بھی پاکستانی فوج کے ساتھ اس مرحلے میں محاذ نہیں کھولنا چاہتے تھے ، مگر اس فوج نے انہیں مجبور کیا اور انہیں دو راستوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا پڑا ،پہلا راستہ فوج کے خلاف نہ لڑنے کا تھا اور اس کا نتیجہ پھر یہ نکلنا تھا کہ تحریک جہاد ختم ہو اور یہاں امریکہ کا مکمل طور پر تسلط ہو، دوسرا راستہ فوج کے خلاف لڑنے کا تھا اور اس صورت میں تحریک جہاد کا دفاع ہو سکتا تھا، نفاذ شریعت اور غلبہ اسلام کی تحریک کی حفاظت ہو سکتی تھی ، لہذا دوسرا راستہ اپنایا گیا ، مجاہدین دفاع کی خاطر میدان میں اترے۔ اللہ نے الحمدللہ معجزات دکھائے، اللہ کی نصرتیں اور مجاہدین کی کرامات یہاں قبائیلی عوام کو نظر آئیں، اس کے سبب مجاہدین کی قوت میں اضافہ ہوتا گیا، الحمدللہ فوج کو خوب مار پڑی اور یوں بالآخر یہ فوج پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔ مجاہدین اور قبائلی مسلمانوں کی یہ قربانیاں رنگ لائیں اور الحمدللہ جہاد کو پناہ گاہ حاصل ہوئی۔ یہ پناہ گاہ... 6-2005 میں ہاتھ آئی، اور جیسے ہی یہ ہاتھ آئی تو افغانستان کے اندر اس کے سبب الحمدللہ تحریک میں جان پڑ گئی۔ اُس وقت تک افغانستان میں امریکیوں کے خلاف تحریک بہت کمزور تھی۔ گویا جہاد پاکستان کی پہلی کامیابی افغانستان کے اندر امریکیوں کے خلاف جہاد کا منظم ہونا ہے اور ظاہر ہے یہ زیادہ تر اسی پناہ گاہ کے نتیجے میں ہوا۔ یہی وجہ رہی کہ پھر دس سال تک یہ پناہ گاہ فوجی آپریشنوں اور امریکی بمباریوں کی زد میں رہی...

السحاب: یہ تو قبائل کے اندر جہاد پاکستان کی بات ہوئی ، پاکستان کے اندر اعلان جہاد کب اور کیوں ہوا؟

استاذ اسامہ محمود : دیکھیے، عین اسی وقت یعنی جب قبائل میں یہ فوج مجاہدین کے خلاف لڑ رہی تھی، پاکستان کے اندر بھی یہاں جرنیلوں نے دو قسم کی جنگیں مسلط کی تھیں، ایک جنگ مجاہدین اور اہل دین کی پکڑ دھکڑ اور انہیں شہید کرنے کی صورت میں تھی، پورے پاکستان کو انہوں نے میدان

جنگ بنایا ہوا تھا، امریکی ایف بی آئی کے افسر اوپر سے نگرانی کرتے تھے اور یہ پاکستانی آئی ایس آئی کے افسر اور اہلکار سپاہی اور غلام بن کر ان کے احکامات کی تعمیل کرتے تھے ،ایک ایک مجاہد کی گرفتاری یا شہید کرنے پر یہ سب پیسے وصول کرتے تھے، تو ایک یہ جنگ تھی! دوسری جنگ اسلام کے خلاف تھی، مساجد و مدارس، علماء اور اہل دین پر انہوں زمین تنگ کی تھی ،اسلام کی نئی تشریحات متعارف کرانے اور نصاب میں تبدیلی لانے کے لیے بھی دباؤ ڈالا جا رہا تھا، اس ساری جنگ کا مقصد اسلام کی روح کو ختم کرنا تھا! ایسا امریکی اسلام یہاں پروان چڑھانا تھا جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ ہو اور جو جہاد فی سبیل اللہ سے عاری ہو،یعنی ایسا اسلام جو امریکی شیاطین ،بھارتی ہندوؤں، چینی ملحدوں اور اسرائیلی غاصبوں سمیت پورے عالم کفر کے ظالموں کو تحفظ دے اور جو مسلمان کو مکمل طور پر کافروں کا غلام بنائے۔ آج بھی میڈیا کو دیکھیے ،ٹی وی چینلز کے پروگرام اور اخبارات کے کالم... ہر جگہ وہی امریکی اسلام رائج کرنے کی جنگ آپ کو نظر آئے گی۔

علماء کرام نے اس شیطانی مہم کے سامنے الحمدللہ بھرپور مزاحمت کی ...یہی وہ دور ہے کہ جس کے آس پاس نظام الدین شامزئی، مفتی جمیل الرحمان اور مولنا یوسف لدھیانوی، اللہ ان سب پر رحمتیں نازل فرمائے، ان جیسے کبار علماء کرام کو حق بولنے کی پاداش میں پاکستانی ایجنسیوں نے شہید کیا ، علماء کرام الحمدللہ اس کے باوجود بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ کئی نے کھل کر پاکستانی فوج اور امریکیوں کے ان جرائم کے خلاف فتاوی دیئے اور عوام کو حق و باطل کی پہچان کرائی !

اسی دوران لال مسجد کا سانحہ ہوا۔ اللہ عبد الرشید غازی رحمہ اللہ اور ان کے ساتھ شہید تمام خوش نصیبوں کو جنت الفردوس دے اور پاکستان کے اندر یہ قربانیاں حق کی نصرت کا ہمیشہ باعث رکھے۔ یہاں یہ ذہن میں رہے کہ لال مسجد کا واقعہ جہاد پاکستان کا سبب نہیں تھا، بلکہ یہ عظیم واقعہ جہاد پاکستان کے اسباب سمجھانے والاہ ثابت ہوا، اس نے حق اور باطل، عدل اور ظلم کے مابین تمیز واضح کر دی اور پاکستانی عوام کو یہ سمجھانے میں کوئی دیر نہیں لگی کہ یہ فوج اسلام دشمن، عوام دشمن اور عالم کفر کی محافظ فوج ہے اور اس کے خلاف اگر جہاد نہیں ہوا تو امریکیوں کے خلاف بھی جہاد نہیں ہو سکتا، اس کے خلاف جہاد نہیں ہو گا تو اسلام، اسلام رہ کر نہیں بچے گا، اس طرح امارت اسلامی دوبارہ قائم نہیں ہو سکے گی اور ہندوؤں کے خلاف بھی جہاد بمعنی جہاد کبھی نہیں ہو گا۔

یوں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے بھی اسی وقت اعلان جہاد کیا۔ گویا پاکستان میں یہ دفاعی جہاد پہلے سے جاری تھا مگر شیخ نے اب کی بار عام عوام کو بھی اس میں شرکت کی اپیل کی، اس لیے کہ اب عوام سمجھ گئی تھی ، لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے پاکیزہ خون نے دوست اور دشمن کی تمیز کرا دی تھی۔بس صرف اشارے کی دیر تھی اور شیخ رحمہ اللہ نے بھی الحمد للہ یہ اشارہ دے دیا۔

السحاب: بعض احباب اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اس موقع پر عالم کفر کے سر امریکہ کو مارنے کے منہج میں ترمیم کی، کیا یہ بات درست ہے؟

استاذ اسامہ محمود: نہیں، ایسا نہیں ہے، شیخ اسامہ کا یہ منہج، یعنی کفر کے سر امریکہ کو مارنا القاعدہ کا منہج تھا اور الحمدللہ آج بھی ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ شیخ اسامہ ؒ نے کیوں پاکستانی فوج کے خلاف بھی اعلان جہاد کیا؟ اس لیے کہ آپ نے عملی زندگی میں جہاد کی قیادت کرنی تھی۔ اور یہ اس منہج کے عین موافق تھا کہ امریکہ کی محافظ اس فوج کے خلاف بھی جہاد ہو! ترجیح اور تحریض کفر کے اسی سر امریکہ پر ہو............ مگر جو بازو اس سر کو بچا رہے ہوں، ان کے ساتھ نمٹنا ظاہر ہے اس جنگ کا حصہ ہوتا ہے۔ مثلاً ہمارے سامنے دشمن ہے، وہ آمنے سامنے لڑ رہا ہے، اس کا سر مارنا ہی ہماری ترجیح ہے مگر اس کے بازو میرے گلے اور گردن کو دبوچ رہے ہوں، ایسے میں کوئی یہ مطالبہ کریں کہ ان بازوں کو بالکل کچھ مت کہو ... بازوں کو دشمن کے بھی مت سمجھو... بس سر کو مارو! ایسے میں افکار اور تصورات میں تو جہاد ہو سکتا ہے عملاً اسلام اور مسلمانوں کا دفاع ممکن نہیں ہے۔

پھر یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ جہاد روس، شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ کے دور کے جہاد، اور اب کے امریکہ کے خلاف جہاد میں زمین آسمان کا فرق ہے، روس کے خلاف جہاد میں امریکہ کی امامت میں یہ تمام افواج اور سب حکومتیں روس کے خلاف مجاہدین کو راستہ دیتی تھیں اور آج یہ ساری افواج مجاہدین کے خلاف روس تک کو راستہ دیتی ہیں اور سب مسلمانوں کے خلاف عالم کفر کی غلام ہیں، گویا یہ قیاس مع الفارق ہے[6]، غرض پاکستان میں جہاد کا فیصلہ ایک درست فیصلہ تھا، اس کی برکت سے افغانستان میں جہاد قوی ہو گیا، جہاد افغانستان کا دفاع ہو سکا اور اسی کے سبب پاکستان امریکہ کی اسی طرح کالونی نہیں بن سکا، جس طرح پاکستانی فوج نے اسے امریکیوں کی کالونی بنانا چاہا۔ یہ جہاد نہ ہوتا تو آج بگرام ائر بیس اسلام آباد میں ہوتا اور یہاں افغانستان و پاکستان کا نقشہ ہی بالکل مختلف ہوتا... یہاں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے توکل کی طرف بھی توجہ دلاؤں کہ آپ پاکستان میں تھے، یہاں میدان جہاد گرم ہونے کی صورت میں آپ کو خطرہ ہو سکتا تھا مگر اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر آپ نے اس کے باوجود ظالم جرنیلوں کے خلاف جہاد کی تائید کی اور اس پر پاکستانی مسلمانوں کو تحریض دی، خود آپ کی قیادت میں آپ کی جماعت نے بھرپور حصہ ڈالا۔ آپؒ نے فرمایا کہ جہاد فرض عین ہے اور کفر کی محافظ اس فوج کے خلاف ہمارے پاس دو ہی راستے ہیں، قتال کا راستہ اور اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر اعداد میں اپنا آپ کھپایا جائے۔ اس کے علاوہ تیسرا راستہ... کہ یہ اپنی فوج ہے، اسلام اور مسلمانوں کی محافظ فوج ہے، اس باطل بات کی یہاں اب کوئی گنجائش نہیں ہے!

---

6 جنرل ناصر جنجوعہ نے ایک غیر ملکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے اس امریکی جنگ میں پاکستانی فوج کے کردار کو کچھ اس طرح بیان کیا "میں آپ کو بیان نہیں کر سکتا کہ ایک فوجی جرنیل کے لیے یہ بات کس قدر پریشان کن ہے کہ جب ہم قربانیاں پیش کرتے ہیں تو لوگ بے اعتنائی کے ساتھ نظریں چرا لیتے ہیں۔ دیکھئے سوتیلے بھائی کا تصور تو ملتا ہے لیکن آپ نے کبھی نہیں سنا ہو گا کہ دوستی میں بھی آدھی پونی کی جاتی ہے، دوست بھی سوتیلا ہوتا ہے، ہم ایک اتحاد کا حصہ ہیں اور ہم اکٹھے مل کر عالمی دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں، ہم اپنا سب کچھ پیش کر چکے ہیں، ہم سب سے زیادہ نقصان اٹھا رہے ہیں، ہم سب سے زیادہ گرفتاریاں کر چکے ہیں۔ ہم سب سے زیادہ قتل کر چکے ہیں، کسی اور سے بھی بڑھ کر... اور یہ سب قربانیاں ہم دنیا کی خاطر پیش کر رہے ہیں"

السحاب: اگرچہ یہ بات ٹھیک ہے کہ پاکستانی فوج کے خلاف جہاد امریکہ اور عالم کفر کے خلاف جہاد کا حصہ ہے ، لیکن اس جہاد کی عمومی دعوت اور عام اعلان سے پہلے کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ عوامی سطح پر یہ دعوت مقبول بھی ہوتی ؟

استاذ اسامہ محمود: الحمد للہ !شرعی دلائل کا میدان ہو یا عوام میں مقبولیت کا میدان دونوں میدانوں میں جہاد پاکستان کی دعوت غالب رہی ...شرعی میدان میں دیکھیں تو ،امریکہ کے آتے ہی الحمد للہ نظام الدین شامزئی اور مفتی جمیل رحمہا اللہ جیسے کئی کبار علماء کرام نے جہاد پر لوگوں کو ابھارا اور پاکستانی فوج کی خیانت کا راستہ روکنے کے لیے جہاد کی تحریض دلائی[7]، پھر آغاز میں یعنی ... ۲۰۰۴ میں چوٹی کے ۳۰۰ علماء نے پاکستانی فوج کے خلاف اور قبائل میں تحریک جہاد کے حق میں فتوی دیا، یہ فتوی دارالحکومت اسلام آباد سے نشر ہوا۔ پاکستان کے بڑے علماء میں سے کسی ایک عالم نے بھی اس وقت اس فتوے کی مخالفت نہیں کی، گویا اسے ایک متفقہ فتوی کہا جاسکتا ہے[8]۔ لال مسجد سانحہ کے بعد جہادی تحریک میں تیزی آگئی تو بے شمار علماء نے تحریک جہاد میں شمولیت اختیار کی۔بہت بڑی تعداد نے تحریک جہاد کی حمایت کی اور کئی علاقوں میں تو مساجد و مدارس سے ہی تحریک جہاد کا آغاز ہوا ،سوات اور باجوڑ کی مثال آپ کے سامنے ہیں جہاں جہادی تحریک علماء نے اٹھائی اور آج بھی الحمد للہ علماء کے ہاتھ میں ہے ،اسی طرح محسود سے سوات تک پھر پورے قبائل اور قریبی اضلاع میں یہ علماء کرام ہی تھے جنہوں نے مجاہدین کی اس تحریک کو عوامی تحریک بنایا اور ان کی کاوشوں سے قوموں کی قومیں تحریک جہاد کا حصہ بنیں۔

پھر دیکھیے علی اعلان تحریک جہاد کی حمایت علماء کے لیے ایک اعلی عزیمت ہے مگر تحریک جہاد کی خفیہ نصرت اور خفیہ حمایت بھی کوئی کم جہاد نہیں۔ الحمدللہ خفیہ طور پر پاکستان کے علماء میں سے ایک بہت بڑی تعداد نے تحریک جہاد کی حمایت اور نصرت کی، یہ نصرت فتاوی اور رہنمائی کی صورت میں بھی ہے اور عملی صورت میں بھی !

یہاں عرض کر دوں کہ جس دور میں علماء کرام کی شہادتوں کے سلسلے میں تیزی آئی ،مفتی عتیق الرحمان رحمہ اللہ جیسے علماء حق کو ایجنسیوں نے جس دور میں شہید کیا، اُس وقت ان سب مظالم کے باوجود چوٹی کے علماء میں سے کئی علماء قبائل آئے، شیخ ابو یحیی، شیخ عطیۃ اللہ، شیخ مصطفی ابو لیزید، بیت اللہ محسود امیر صاحب، استاد احمد فاروق رحمہم اللہ، سمیت وزیرستان سے سوات تک دیگر جو جہادی قائدین ہیں، ان کے ساتھ آکر انہوں نے ملاقاتیں کی۔مشورے و تجاویز دیئے اور اپنے اپنے حلقوں میں الحمد للہ مجاہدین کی طرف سے پھر یہ داعی بن کر واپس لوٹے۔پاکستان کے اندر بندوستی علاقوں میں علماء نے بہت بڑی تعداد میں جب کھل کر جہاد کی حمایت کی تو ایجنسیوں نے اس جرم میں بے شمار علماء کو جیلوں میں ڈالا،

[7] اسی موقع پر مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے فتوی دیا تھا کہ " اگر کسی فوجی کو ایک مسلمان کے قتل اور " پھانسی یا کورٹ مارشل " کے درمیان فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالی کے قانون میں اس کے لیے اخروی لحاظ سے آسن، سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لیے "کورٹ مارشل" اور "تختہ دار" کا راستہ اختیار کرلے"۔

[8] لال مسجد کے علماء حق نے اس وقت اسلاف امت کی یاد تازہ کرتے ہوئے ایک فتوی شائع کیا جس میں قرآن وسنت کی روشنی میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ ایک مسلمان فوجی پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک ہونے سے انکار کردے ورنہ وہ بھی مسلمانوں کے قتل میں برابر کا شریک ہوگا، کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا باغی قرار پائے گا اور اس کا مرنا حرام موت مرنا ہے اور وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ایسے لوگوں کی نماز جنازہ میں کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے بڑھے۔اس فتوے کو پاکستان کے سینکڑوں علماء کرام اور دارالافتاء سے تائید و توثیق حاصل ہوئی اور دینی حلقوں میں اس کی خوب ترویج و اشاعت کی گئی۔

انہیں عقوبت خانوں میں شہید کیا اور آج ان شہداء کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی ہے ، مگر اس کے باوجود بھی الحمدللہ علماء نے جہاد کی حمایت نہیں چھوڑی۔

السحاب: علماء کے موضوع پر دوبارہ آتے ہیں ان شاءاللہ، یہ بتایئے کہ یہ تو شرعاً دعوت جہاد کے غالب ہونے پر بات ہوئی، عوامی سطح پر کیسے آپ کہتے ہیں کہ اس دعوت کو مقبولیت و پذیرائی ملی ؟

استاذ اسامہ محمود: اس تحریک نے قبائل سے لے کر کراچی اور لاہور تک بے شمار مسلمانوں کے دل اور ذہن فتح کیے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حق کی دعوت تھی اور ایک ایسی دعوت تھی کہ جس کے مقابل مخالفین کے پاس کوئی عقلی یا شرعی دلیل نہیں تھی، کوئی ایسی دلیل نہیں تھی جو اس تحریک کی طرف لپکنے والے بے شمار لوگوں کو روک سکے۔ اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ پاکستان میں نفاذ شریعت کی یہ تحریک ، یہ تحریک جہاد، ایک عوامی جہادی تحریک ہے جو قومی سطح کی ملک گیر اور تاریخی تحریک رہی، دیکھیے ہر طبقہ ہر پس منظر اور ہر مکتب فکر کے لوگ اس میں شامل ہوئے، طلباء کو دیکھیے ... دونوں قسم کے طلباء، وہ جو مدارس کے طلباء ہیں اور وہ جو کالج و یونیورسٹیوں کے طلباء ہیں، ان سب کا اس میں حصہ رہا۔ علماء... علماء بھی الحمد للہ ، ہر مکتبہ فکر کے علماء نے اس کا ساتھ دیا ، تحریک جہاد ہی کا یہ کارنامہ ہے کہ اس نے ان کے درمیان اختلاف کی وہ خلیج ختم کر دی جسے پاکستانی ایجنسیوں نے ہمیشہ ہوا دی ہے۔ پھر پروفیسر، ڈاکٹرز، اساتذہ ، مزدور، تاجر... شہری اور دیہاتی، خواندہ ناخواندہ ہر پس منظر کے لوگ... اس مبارک تحریک میں شامل رہے۔ پھر فوج کے اندر جوانوں اور افسروں تک میں ایک خاصی تعداد موافق رہی، کئی افسروں اور سپاہیوں نے تو فوج چھوڑ دی یا فوج کے اندر رہتے ہوئے جہاد کی نصرت کی ... کئی افسروں نے تو میڈیا پر آ کر مجاہدین کے موقف کی حمایت بھی کی[9]۔ اسی طرح سیاسی دینی جماعتوں سے خاصی تعداد میں لوگ شامل ہوئے ، انہوں نے جہاد کی نصرت کی ، بلکہ ان کے تو بعض نڈر قائدین نے علی الاعلان میڈیا میں مجاہدین کے موقف کی توثیق بھی کی ... اس پر ہم ان قائدین کے مشکور بھی ہیں ، اللہ انہیں اس حق گوئی پر دنیا اور آخرت کی عزت اور کامیابی سے نوازے[10]۔ غرض مقصد یہ ہے کہ قومی سطح پر ایک بہت بڑی تعداد نے اپنی جرأت، حوصلے اور جذبے کے بقدر اس مبارک جہاد میں کسی نہ کسی طرح شرکت کی۔

---

[9] سابق چیف آف جنرل سٹاف جنرل (ر) شاہد عزیز نے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا ''افغانستان میں امریکہ کا ناجائز قبضہ ہے ، مسلمانوں کے ملک پر وہ مسلط ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں ، اور ہم اس قبضے میں شامل ہیں ، ہم افغانستان میں اینٹی ٹرسٹ وار لڑ رہے ہیں ، ہمیں اس میں کنفیوز ہونے کی ضرورت نہیں ہے ، پاکستان اور پاکستان فوج آج افغانستان میں افغانیوں کے امریکہ کے ہاتھوں قتل میں اتنے ہی شامل ہیں جتنی امریکہ شامل ہے........ جب آپ افغانستان میں امریکہ کے اتحادی ہیں اور افغانستان میں مسلمانوں کے قتل میں شامل ہیں تو ان مسلمانوں کا جو افغانستان میں امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں ، ان کا ٹرائیبل ایریا کے ساتھ بہت قریبی ناطہ ہے ، یہ ناطہ بہت مضبوط ہے ، اس لیے کہ جب بھی مسلمان کسی دباؤ میں آتا ہے ، کسی جگہ اس کو لگنے کی ضرورت ہو ، چاہے خالص نیشنلسٹ وجوہات کی بنا پر لڑ رہا ہو ، دین ضرور اس میں آتا ہے۔ کیونکہ اس کو ساری ماٹیویشن دین سے ملتی ہے ، بدقسمتی سے ہم اس ملک میں دین کا نام لینے کو جاہلیت سمجھنے لگے ہیں ، کیونکہ یہ بھی پراپیگنڈے کا اثر ہے جیسے کہ وہ پراپیگنڈا کیا گیا کہ پاکستان اپنی لڑائی لڑ رہا ہے اور اس کو افغانستان سے علیحدہ کر کے چھوٹی تصویر دکھائی گئی۔ اس طرح آج پاکستان میں یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ جو دین کا نام لے گا وہ انتہا پسند ہے ، اس کی بات سننے کی لائق نہیں ہے '' ...صحافی نے پوچھا کیا'' کیا یہ ہماری لڑائی ہے یا نہیں ہے ؟'' شاہد عزیز صاحب نے کہا'' سرے سے ہماری لڑائی نہیں ہے ، ہماری لڑائی بنائی گئی ہے ''۔

[10] محترم سید منور حسن (زاد اللہ قدرہ) کے ٹی وی انٹرویو کا ایک مکالمہ بطور مثال پیش خدمت ہے:

صحافی : ''افغان حکومت کے خلاف جہاد جائز ہے ؟''

سید منور حسن صاحب: کس کا جہاد ؟

اب اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ قومی سطح کی تحریک نہیں ہے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ قومی سطح کی تحریک نہ ہوتی تو دشمن کو قومی ایکشن پلان نہ بنانا پڑتا... جو الحمدللہ ناکام ہے، پھر عرض یہ ہے کہ میدان جہاد کے مجاہدین کو ایک طرف رکھئے ، شہداء اور قیدیوں کی فہرست بھی اگر سامنے لائی جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ظلم و جبر اور نظام کفر کے خلاف یہ قومی سطح کی ایک ملک گیر جہادی تحریک اٹھی ہے !

یہاں میں ایک اور نکتے کی طرف بھی توجہ دلاؤں کہ مال و مفاد کے لیے کے لیے تو لوگ کسی کے پیچھے بھی چلنا شروع کرتے ہیں، پاکستان میں دیکھیے! اکثر یہاں چور لٹیرے ڈاکووں کے پیچھے لوگ گئے ہیں مگر قربانی دینے کے لیے، جسم ٹکڑے کروانے، گھر بستی کھنڈر کروانے، مال و دولت داؤ پر لگانے ، قید اور تشدد قبول کرنے کے لیے کیا کوئی ویسے ہی سوچے سمجھے بغیر نکلتے ہیں ؟ نہیں، ایسا قطعاً نہیں ہے... ایمان و اخلاص نہ ہو، سچائی نہ ہو تو ان قربانیوں کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہوتا...

لہذا یہ ہمارا دعوی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے کہ جہاد پاکستان اور نفاذ شریعت کی یہ تحریک نہ صرف یہ ایک ملک گیر تحریک ہے ، بلکہ یہ ایک ایسی تحریک بھی ہے جس میں اخلاص، سچائی اور قربانی کے ایک لازوال جذبے کی بنیاد پر لوگ شامل ہوئے! پھر ہمارا سوال ہے، پاکستان کی تاریخ میں کس سیاسی یا غیر سیاسی تحریک نے قربانیوں کی یہ عظیم تاریخ رقم کی ہے؟ کس نے اپنے گھر بار، قصبے، گاؤں ایک خاص نصب العین اور مقصد کی خاطر کھنڈر کروائے ہیں؟ کس سیاسی جماعت کے کارکنوں کی اتنی بڑی تعداد میں گرفتاریاں ہوئیں اور پھر ان پر رونگٹے کھڑے کرنے والے مظالم ڈھائے گئے ؟ کس پارٹی کے کارکنوں کی اتنی بڑی تعداد کو شہید کیا گیا؟ اور پھر کونسی ایسی تحریک ہے کہ جس کے پیچھے چلنے والے اس قدر مظالم کے باوجود بھی اپنے نظریات سے پیچھے نہیں ہٹے ہوں بلکہ ظلم و جبر کی انتہاء کے باوجود بھی انہوں نے ڈٹنے اور جمنے کی یہ عظیم تاریخ رقم کی ہو؟ پاکستان کے اندر یہ صرف اس تحریک جہاد کا کارنامہ ہے، یہ برصغیر کی ایک تاریخ رقم ہو رہی ہے، اور عدل یہ ہے کہ اس میں اس ملک کے تمام اہل دین کا ان شاءاللہ حصہ ہے، یہ تحریک جہاد ملک کے ہر دیندار کے لیے فخر کا باعث ہونی چاہئے، کہ اس دین کی خاطر اس ملک میں ایسی عظیم قربانیاں دی گئیں جو کسی سیکولر اور نام نہاد محب وطن نے اس پوری تاریخ میں کبھی نہیں دی ہیں۔

صحافی : افغانی طالبان ، جن کے آپ حامی ہیں، وہ اگر افغان حکومت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں تو کیا جائز ہے؟

سید منور حسن صاحب : اگر امریکہ کے خلاف جہاد جائز ہے تو جو بھی امریکہ کا ساتھ دے رہاہے ، اس کے خلاف جہاد جائز کیسے نہیں ہو گا،ورنہ پھر تو امریکیوں کو بھی شہید کہنا چاہئے جو مرتے ہیں۔

صحافی:تو معذرت کے ساتھ منور حسن صاحب پھر پاکستانی حکومت کے خلاف جہاد جائز ہے یا نہیں؟

سید منور حسن صاحب:میرے خیال میں اس پر لوگوں کو غور کرنا چاہئے۔

صحافی: جہاد جائز ہے؟

سید منور حسن صاحب:اگر پاکستان کی حکومت امریکہ کے ساتھ ہے اور اگر امریکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی حکومت کو تہس نہس کر دیااور لاکھوں لوگوں کو آگ و خون کے دریا سے گزار دیا ہے، علماء کو اس پر فتوی دینا چاہئے۔میں اپنی بات کو دہراتاہوں ، جہاں سے بات شروع ہوئی تھی کہ جو امریکہ کا ساتھ دے گا ، اس کے لیے بھی وہی حکم ہے جو امریکہ کے لیے ہے ، حکم بدل نہیں جاتا۔

السحاب: علماء کی حمایت و مخالفت کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں ، آج علماء کرم میں سے بعض علماء جہاد کی علی الاعلان مخالفت کر رہے ہیں ، اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

استاذ اسامہ محمود : دیکھیے ہماری رائے ہے کہ ۲۰۱۳ تک علماء حق میں سے کسی نے بھی الحمدللہ تحریک جہاد کی مخالفت نہیں کی ہے۔ یہ بھی ہم بتائیں کہ ہمارے ہاں علماء حق کا دائرہ تنگ نہیں ہے کہ جو ہتھیار لیکر ہمارے ساتھ صف میں جو کھڑے ہوں صرف انہیں کو ہم علماء حق کہتے ہیں، ایسا نہیں ہے، اللہ کا فضل ہے کہ ایسے علماء کی تعداد پاکستان میں کم نہیں ہے جن کا مقصد علم دین سے دنیا کمانا نہیں ہے بلکہ آخرت سنوارنا ہے اور جو حکمرانوں کے اثر سے دور رہ کر اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرتے ہیں، ہماری نظر میں یہ علماء حق ہیں، تو ایسے علماء میں سے کسی نے بھی 2013 تک جہاد پاکستان کی مخالفت نہیں کی ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس عرصے میں تمام مکاتب فکر کے ایسے علماء نے جہاد کی کسی نہ کسی صورت میں حمایت کی ہے، کسی نے کم کی تو کسی نے زیادہ، کسی نے اعلانیہ کی تو کسی نے خفیہ مگر مخالفت... تو وہ علماء حق کی طرف سے الحمدللہ کہیں بھی نظر نہیں آئی۔

جہاں تک 2013 کے بعد کی مخالفت ہے اور آج بھی جو بعض شخصیات مخالفت کر رہی ہیں تو ایک یہی وجہ سمجھ آرہی ہے کہ یہ دراصل جہاد سے منسوب جہاد کو بدنام کرنے والے اُن عناصر اور ان کے افعال کی مخالفت ہے جن کی مخالفت الحمدللہ مجاہدین کے اندر بھی کوئی کم نہیں ہے ... مثلاً دیکھیے، کہ نقد کرنے والوں میں سے ایک معروف عالم اور ہمارے لیے انتہائی محترم مفتی صاحب کے پاس 2009 میں وزیر داخلہ گیا اور جہاد پاکستان کے خلاف فتوی مانگا، تو اس وقت حضرت مفتی صاحب نے بڑا منہ توڑ جواب دیا کہ امریکیوں کے صف میں شامل ہوتے وقت تو تم نے فتوی نہیں مانگا، اب کیوں مانگنے آئے ہو؟ اللہ ان مفتی صاحب کو اور ان جیسے دیگر علماء کرام کو جزائے خیر دے اور اللہ انہیں حق پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

السحاب: حال ہی میں اکتیس علماء کرام نے ایک ورقہ نشر کیا ہے، اس میں جہاد کو پاکستانی حکومت کی اجازت سے مشروط کیا ہے ، اس پر آپ حضرات کا کیا موقف ہے؟

استاذ اسامہ محمود : سوال سے ہٹ کر سب سے پہلے آپ کے سامنے یہاں چند اصولی باتیں رکھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ علماء کرام ہمارے سروں کے تاج ہیں ، ہم خود اپنے تمام جہادی امور اہل علم کی سرپرستی میں انجام دیتے ہیں، وہی ہمارے قائدین اور وہی ہمارے امراء ہیں۔ اس طرح ہمارے جہاد کا ایک اہم ہدف علماء کرام کو ان کا اصل مقام... یعنی معاشرے کی قیادت اور سیادت واپس دلانی ہے، انہیں وہ ماحول عطا کرنا ہمارے جہاد کا مقصد ہے جہاں جبر اور دباؤ کی حکمرانی نہ ہو بلکہ جہاں آزادی کے ساتھ تقوی، علم اور ضمیر کے مطابق وہ عوام کی رہنمائی کر سکیں۔

اگلی بات یہ ہے کہ آج چونکہ باطل کا جبر اور دجل و فریب اپنے عروج پر ہے اس لیے علم سے منسوب سرکار کے نوکروں کے ساتھ ساتھ بعض ایسی شخصیات سے بھی جہاد مخالف باتیں کرائی جاتی ہیں جن سے ہمیں خیر کی امید ہے، اس لیے اس حال میں جہاد کے خلاف بولنے والے ان سب حضرات کا معاملہ ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور اپنے مجاہدین کو بھی ایسی شخصیات کے حوالے سے زبان نہ کھولنے کی نصیحت جہاں ہم

کرتے ہیں، وہاں یہ درخواست بھی ان کی خدمت میں کرتے ہیں کہ ایسے پراپیگنڈے کا جب رد ضروری ہو تو اپنے آپ کو صرف علماء جہاد کے نشر شدہ جوابات تک ہی محدود رکھئے۔ اسی میں ان شاءاللہ خیر ہو گی۔

پھر جہاں تک ان فتاوی کی صحت کا تعلق ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، ان کا رد کتب فقہ میں پہلے سے موجود ہے ...اور آج بھی الحمدللہ، میدان جہاد کے اندر اور میدان سے باہر امت میں ایسے علماء کی کمی نہیں ہے جو علم کو اللہ کی امانت سمجھتے ہیں اور اس قسم کے حکومتی پراپیگنڈوں کا توڑ اپنی ذمہ داری خیال کرتے ہیں، یہی وہ انبیاء کے وارث ہیں جن میں سے کتنوں کو شہید کیا گیا، متعدد کی چھلنی لاشیں عقوبت خانوں سے باہر نکلیں مگر انہوں نے باطل کو کبھی حق نہیں کہا اور اپنی سیرت سے انہوں نے امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی سنت تازہ کر دی۔ آج پوری دنیا کے اندر الحمد للہ تحریک جہاد ایسے ہی علماء حق کی رہنمائی میں جاری ہے۔

پھر قابل افسوس بات یہ ہے کہ جس فتوے کا آپ نے ذکر کیا، اس میں جہاد کو اسلامی ریاست کی اجازت سے مشروط کیا گیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آج پوری دنیا میں ظاہر ہے دفاعی جہاد ہے جو فرض عین ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ جانتے ہیں کہ آج امت مسلمہ پر قابض سب حکمران اپنے اپنے ممالک کو اسلامی ریاست کہتے ہیں۔ گزشتہ سال اسی طرح کا فتوی اشرف غنی نے افغانی علماء سے دلوایا اور اس میں بھی جہاد کو حکومت افغانستان کی اجازت کے ساتھ مشروط کیا، گویا اس قسم کے فتاوی کے مطابق پھر پاکستان ہی میں نہیں، افغانستان اور کشمیر سے لیکر فلسطین تک دنیا بھر کے جہاد میں شریک ہونا غیر شرعی ہے، اس لیے کہ کسی ایک جہاد کا اعلان بھی ان حکمرانوں نے نہیں کیا ہے، بلکہ سب جگہوں پر یہ حکمران جہاد سے روکتے ہیں، ہر جگہ یہ رکاوٹ ہیں۔ ان فتوٰوں سے پھر یہ بھی پھر ثابت ہوتا ہے کہ آج تک جتنا جہاد ان کفار کے خلاف ہوا ہے وہ نعوذباللہ غلط تھا، اس طرح کافروں اور ظالموں کی اطاعت گویا ایسے فتاوی کے مطابق عین شرعی ہے۔ اب اس پر کیا کہا جا سکتا ہے؟ افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ انگریز کے دور میں بھی یہاں ایسے فتوی تقسیم ہوتے تھے جن میں جہاد کو تاج برطانیہ کی اجازت کے ساتھ مشروط کیا جاتا تھا۔

الحمدللہ پاکستان میں کئی بڑے علماء کرام نے آپ کے ذکر کردہ اس فتوے کو غیر شرعی کہا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ اس سے امریکہ اور مغرب کو فائدہ ہو گا، ہم ایسے علماء کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے لیے اللہ سے دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ انہیں حق پر قائم رکھے۔

السحاب: آمین، لیکن اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ یہاں جہاد کے نام پر ایسے بہت سے غلط افعال ہوئے ہیں، جنہوں نے مجاہدین کے حوالے سے سوالیہ نشان پیدا کیے اور ان کے سبب جہاد کی بدنامی ہوئی، اس پر آپ کیا کہیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، جہاد کے نام پر ایسی کارروائیاں ہوئیں، ضرور ہوئی ہیں اور ان کارروائیوں کا سب سے زیادہ نقصان تحریک جہاد ہی کو ہوا ہے، پھر یہ سب نہیں مگر کئی ایسی کارروائیاں جہاد سے منسوب افراد نے بھی کروائی ہیں، اس سے بھی انکار نہیں، یہ ہمارا موضوع ہے، اس پر ان شاءاللہ بات کریں گے، مگر اس سے پہلے پس منظر جاننا ضروری ہے تاکہ اسباب سمجھنا آسان ہو جائیں، حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے

اندر جہاد کی یہ مبارک تحریک ، عوامی جہادی تحریک تھی، ایسا نہیں تھا کہ پورے میدان میں کسی ایک جماعت، ایک تحریک یا ایک شخصیت کے ہاتھ میں سارا نظم ونسق رہا ہو، شخصیات کے اثر سے انکار نہیں ہے، گروہوں کی شکل میں لوگ شخصیات ہی کے گرد جمع ہوئے مگر پورے میدان جہاد میں اختیار اور قیادت کسی ایک شخصیت، ایک قوت کے ہاتھ میں رہی ہو! ایسا کبھی نہیں ہوا، لوگوں نے کفر کا حملہ دیکھا، پاکستانی فوج کا ظلم انہیں نظر آیا اور یوں جہاد کی پکار پر خود سے گروہوں، قبیلوں اور حلقوں کی صورت میں یہ سب کھڑے ہوئے، مقصد سب کا ایک تھا، اسلام کا غلبہ ... مسلمانوں کی نصرت اور امریکہ اور کفر کی محافظ اس پاکستانی فوج کے خلاف اسلام اور مسلمانوں کا دفاع... تو سب لوگ ایک عوامی انداز میں کھڑے ہوئے، پھر قبائل سے سوات تک یہ جو بکھری جہادی قوتیں تھیں وہ کسی حد تک منظم ہوئیں جس میں بہت سے اہل خیر کا حصہ ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی مدد بھی فرمائے، لیکن اس کے بعد بھی یہ تمام قبائل اور مجموعے کسی ایسے تنظیمی اور جماعتی ربط میں منظم طور پر داخل نہیں ہو سکے جہاں اقوال اور افعال کا مکمل طور پر محاسبہ ہو، ایسا نہیں ہے کہ یہاں کبھی ایک نظم اور ایک امیر کے تحت کام چلا ہو، بلکہ اس کے برعکس ہر مجموعہ ،قبیلہ اور حلقہ اپنے اندر اپنے نظم میں مکمل طور پر خود مختار تھا ... پھر دیکھیے اس طرح چلنا جہاد کے خاص اس مرحلے میں کوئی غیر شرعی اور بالکل معیوب بھی نہیں تھا، اس مرحلے میں ہر جگہ اور تاریخ کے ہر دور میں ایسا ہی ہوا ہے۔ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے دور میں صلیبیوں کے خلاف جنگیں آغاز میں اسی طرح ہوئیں ، یہاں تک کہ آگے جا کر صلاح الدین رحمہ اللہ نے ایک خاص مرحلے پر اُن بکھری قوتوں کو یکجا کیا... دنیا بھر میں جہاں بھی عوام کے اندر جہادی تحریکیں اٹھی ہیں، ایک عرصہ تک وہ اس انداز میں چلیں اور آگے چل کر پھر مراحل کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ وہ خاص اصولوں کی پابند ہوئیں اور ان کی تحریکی ساخت میں پھر تبدیلی آئی۔

اب یہ پورا نکتہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اس حد تک یہ جہادی قوتیں عوام کی تھیں، ایسے میں کسی ایک شخص یا چند اشخاص کی خرابی کسی بھی طور پر جہاد پاکستان میں موجود تمام مجاہدین اور تمام گروہوں کی خامی نہیں ہو سکتی ہے۔ عدل یہ نہیں ہے، یہ انصاف نہیں کہ محض چند افراد کے سبب اسلام اور مسلمانوں کی خاطر جانیں دینے والی اتنی بڑی صالح اکثریت کو مورد الزام ٹھہرایا جائے۔

السحاب: تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں تحریک جہاد کے اندر غیر صالح افراد بھی رہے؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ جہادی قوتیں بکھری اور غیر منظم تھیں، داخلی قوتِ نافذہ کسی کو حاصل نہیں تھی، پھر یہ بھی بتایا کہ عوامی جہادی تحریکوں میں آغاز اسی طرح ہوتا ہے ،یہ مکمل طور پر معیوب بھی نہیں ہے، مگر اس مرحلے سے فائدہ اٹھایا گیا، غیر صالح افراد کو موقع ملا، یہ افراد اگرچہ اقلیت میں تھے مگر یہ موجود رہے ، اور انہی کے افعال کے سبب تحریک جہاد کی بدنامی ہوئی ...

یہاں یہ بھی عرض کروں !کہ غیر صالح افراد کا وجود کوئی انہونی بات نہیں ہے! ایسا ٹولہ تاریخ کے ہر دور میں رہا ہے ، کبھی اقلیت میں تو کبھی قدرے اکثریت میں ، کبھی دبا ہوا، تو کبھی کھل کر اسے فتنہ پھیلانے کا موقع ملا ...لہذا تاریخ کے ہر دور میں ایسے افراد رہے ہیں...اور اسی میں آزمائش ہوتی ہے!! اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿...وجعلنا بعضكم لبعض فتنة﴾ "اور ہم نے تم میں بعض کو بعض کے لیے آزمائش بنایا ہوا ہے " ﴿أتصبرون﴾ کہ تم حق کے لیے ڈٹتے ہو کہ نہیں ڈٹتے ہو، "تم صبر کرتے ہو کہ نہیں کرتے ہو!"۔ مجاہدین کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسا اہم فرض ادا کرتے ہیں یا اس میں کوتاہی کرتے ہیں، اس طرح وہ جہاد پر ڈٹتے ہیں یا چند افراد کی گندگی دیکھ کر فرض عین جہاد تک کو چھوڑ کر اللہ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔ ظاہر ہے جہاد اللہ کی طرف سے فرض ہے... ظلم اور کفر کے خلاف ہتھیار لیکر لڑنا اللہ کی کتاب نے فرض کیا ہے... ہر مسلمان سے اس فرض کے حوالے سے پوچھا جائے گا، ایسے میں چند افراد کی خرابی کا بہانا بنا کر فرض کو نہیں چھوڑا جاسکتا! یہی آزمائش ہے مجاہدین کے لیے، اور مسلمان عوام کے لیے بھی!

پھر دیکھیے وہ کون سا میدان ہے، دین کا کون سا شعبہ ہے کہ جس میں سب کے سب لوگ اچھے ہوں؟! ظاہر ہے ایسا کوئی میدان نہیں ہے! ہر میدان میں اہل خیر بھی ہوتے ہیں اور شر والے بھی! اور پھر وہاں اہل خیر کا ساتھ دے کر شر والوں کے سامنے بند باندھنا مطلوب ہوتا ہے!؟ یہی امتحان ہے۔ اس طرح یہاں یہ بھی عرض کروں کہ دو پیمانے کیوں ہیں؟! یعنی تمام دوسرے میدانوں میں برے لوگوں کی موجودگی کے باوجود میدان نہیں چھوڑا جاتا، میدان کو برا نہیں کہا جاتا مگر میدان جہاد میں چند افراد کا دشمن کی گود میں گرنے کے سبب پوری تحریک جہاد پر انگلیاں اٹھائی جائیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہاں کا عدل ہے؟! جمہوریت کا میدان دیکھیے، اس میں شر ہی شر غالب ہے۔ یہاں برے سے برے، ڈاکوؤں اور قاتلوں کی موجودگی میں بھی جمہوری نظام کو برا نہیں کہا جاتا، بلکہ بروں کی موجودگی کو جمہوریت کا حسن کہتے ہیں۔ لیکن میدان جہاد کے لیے بالکل ہی الگ کسوٹی ہے، یہاں صالحین اور مخلصین کی اکثریت ہے، الحمد للہ۔ اس اکثریت کے بیچ اگر چند افراد غیر شرعی افعال کا ارتکاب کریں تو پوری تحریک جہاد کے خلاف بولنا پھر جائز سمجھا جاتا ہے! یہ عدل نہیں ہے، یہ علم کا تقاضہ نہیں ہے... یہ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ نہیں ہے!

سوال: تو ایسے غیر شرعی افعال روکنے کے لیے یہاں تحریک جہاد میں کچھ کوشش بھی ہوئی یا ان کے مقابل مکمل خاموشی رہی؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، پہلے اپنی جماعت کا ذکر کروں، غلط اور غیر شرعی کاموں کے ہم اور ہماری جماعت روز اول سے مخالف رہے،... مگر صرف ہم مخالف نہیں رہے... عدل یہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ اپنی جماعت سے باہر بھی الحمدللہ محسود سے سوات اور باجوڑ تک تحریک جہاد میں جو صالحین اور مخلصین کی اکثریت ہے، اس صالح اکثریت نے بھی ان غیر شرعی عناصر کو کبھی پسند نہیں کیا ... یہاں میں چاہتا ہوں کہ اس اکثریت کے حوالے سے پہلے تھوڑی سی تفصیل آپ کے سامنے رکھ دوں۔ دیکھیے محسود سے سوات اور باجوڑ تک اس صالح اکثریت نے تاریخی قربانیاں دی ہیں، ان میں سے کتنے ایسے ہیں کہ جنہوں نے شریعت کی محبت اور امت کی نصرت کی خاطر اپنا گھر بار، بستیاں اور علاقے سب کچھ کھنڈر کروائے ہیں۔ آج یہ مظلوموں کی نصرت کے جرم میں دربدر ہیں، ان کی جائیدادیں، کاروبار، جمع پونجی سب کچھ لٹ گیا ہے۔ ایک ایک قبیلے، حلقے اور خاندان کی شہادتوں، آزمائشوں اور قربانیوں کی یہاں ایک عظیم داستاں ہے۔ پھر یہ سب قربانیاں بغیر کسی دنیاوی صلہ کے ہیں، یہ صرف اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہیں، پاکستانی فوج کا سپاہی مرتا ہے تو اس کے خاندان کو پیسے اور پلاٹ ملتے ہیں، جبکہ یہاں سب کچھ بلا معاوضہ خالص اللہ کے دین اور اس امت کی خاطر لٹ گیا ہے۔

لہذا یہ جو صالح اکثریت ہے یہی تحریک جہاد پاکستان کی اصل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب بھی جہاد کو بدنام کرنے کا فعل ہوا، جب بھی تحریک جہاد کے اندر غیر شرعی فعل یا فکر نے جگہ لیناچاہی تو یہاں موجود مصلحین نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور مجاہدین کی اس صالح اکثریت میں بھی ایسے افعال یا افراد کے خلاف الحمدللہ نفرت نظر آئی۔

پھر یہ بھی ہمارے سامنے ہو کہ القاعدہ کے مشائخ اور قائدین سمیت ....جہاد پاکستان میں محسود سے لیکر سوات اور باجوڑ تک موجود دیگر مصلحین نے بھی تحریک جہاد کو مسلمانوں کی ہدایت ، حفاظت اور خیر خواہی جیسے شرعی مقاصد پر قائم رکھنے کے لیے بھر پور کوششیں کی ہے اور اس کے نتائج ان شاءاللہ ضرور نظر آئیں گے۔

السحاب: آمین، مصلحین جہاد کی ان کوششوں کی کچھ تفصیل بتائیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: جب پاکستان کے اندر بعض دھماکوں میں مسلمان عوام کا نقصان ہوا تو شیخ اسامہؒ، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ سے لے کر استاد احمد فاروق رحمہ اللہ اور امیر محترم مولنا عاصم عمر حفظہ اللہ سمیت سب قائدین اس پر بے چین ہوئے اور یہ سب اصلاح جہاد کے میدان میں کود پڑے۔ اس طرح مفتی ولی الرحمان اور اعظم طارق رحمہا اللہ سے لیکر سوات و باجوڑ تک میں جو دیگر مصلحین جہاد ہیں ... اللہ ان کی مدد فرمائے، تو مشائخ نے ان سب کے ساتھ مل کر سیاسی طور پر بھی ایسے غیر شرعی عناصر کے آگے بند باندھنے کی کوشش کی... اس موضوع پر بیانات و فتاوی دیئے، جہادی قائدین کو خطوط لکھے، ملاقاتیں کیں اور خود اپنے عمل سے بھی اصلاح جہاد کی کوششیں کی۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے امریکیوں کو جو دستاویزات ہاتھ لگی ہیں اور جواب نشر بھی ہو چکی ہیں، یہ مواد بھی ان قائدین کا درد بتاتا ہے اور ان کے ظاہر اور باطن کے ایک ہونے پر یہ مواد شاہد ہیں، ان دستاویزات سے مشائخ جہاد کی اللہ کے سامنے جواب دہی کی فکر ، ان کی اس امت کے ساتھ محبت اور مسلمان عوام کے ساتھ خیر خواہی کی انتہاء واضح نظر آتی ہے۔ ان میں سے ایک خط میں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے پنڈی کی ایک کارروائی پر نقد کی ہے ، اس کاروائی میں حالانکہ بڑی تعداد میں فوجی افسر ہدف بنے تھے، فوج کا ایک بڑا مجرم جو وائس چیف تک رہا ہے، جرنل یوسف اس کارروائی میں زخمی ہوا تھا، مگر اس حد تک اہم کارروائی کو بھی شیخ نے خطا کہا ہے، اس لیے کہ یہ کارروائی مسجد میں ہوئی تھی، شیخ نے نصیحت کی ہے کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں، ان میں لوگ نماز کے لیے آتے ہیں، لہذا کوئی بڑا سے بڑا مجرم بھی مسجد میں ہو تو اس کو نشانہ نہ بنایا جائے، شیخ نے اس خط میں عوامی مقامات یعنی ایسی جگہیں جہاں عام مسلمان موجود ہوں... جیسے بازار، پارک، کچہری اور اس طرح کی دیگر جگہیں تو ایسے مقامات میں شیخ نے مسلمان عوام کی حفاظت کی خاطر بڑے بڑے مجرمین تک کو بھی مارنے سے منع کیا ہے۔

یہاں میں شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے اس حوالے سے دلی درد کی ایک مثال اور واقعہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ، غالباً 2010 کا واقعہ ہے ، اسٹیڈیم اور جنازے میں دھماکے ہوئے، ہدف مجرمین ہی تھے مگر ساتھ ساتھ عام مسلمان بھی شہید ہوئے ، یہ وہ وقت تھا جب وزیرستان میں مشائخ کی شہادتوں میں تیزی آئی تھی اور ہر چند روز بعد ڈرون بمباریوں میں القاعدہ کا کوئی ذمہ دار شہید ہو جاتا۔ شیخ مصطفی ابو یزید شہید ہوئے تھے اور شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ امریکیوں کی لسٹ پر تھے۔ اس دوران شیخ کا ایک بیان نشر ہوا، جو کافی سنا گیا ہے اور آج بھی یہ بیان عالمی تحریک جہاد میں مصلحین جہاد کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے، اس بیان کے مندرجات تو سب جانتے ہیں، مگر یہ بیان کن حالات اور کس درد اور اخلاص کے ساتھ ریکارڈ ہوا ہے،

یقیناً بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہے، آپ رحمہ اللہ شمالی وزیرستان کے ایک علاقے میں آئے تھے، دو دنوں سے چار چار ڈرون اس گھر پر منڈلا رہے تھے، واضح نظر آرہا تھا کہ یہ شیخ کی تلاش میں ہیں، شیخ نے ضروری کام کا کہہ کر فاصلے پر موجود ایک گھر کی طرف جانا چاہا، گاڑی چلانے والے بھائی کے ساتھ شیخ اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے، گاڑی جب گھر کے قریب پہنچی تو ایک اوٹ سے گزرتی ہوئی آہستہ ہوئی ... تاکہ شیخ اس انداز میں اتریں کہ ڈرون کو نظر نہ آئے، شیخ اتر کر گھر میں داخل ہوئے اور گاڑی کوئی پندرہ میٹر آگے گئی تھی کہ ڈرون نے اس پر دو میزائل داغے، گاڑی تباہ ہوئی اور ساتھی شہید ہو گیا، پھر جس گھر سے شیخ نکلے تھے، وہاں سے ایک بھائی شیخ کے احوال جاننے کے لیے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر نکلے، جیسے ہی موٹر سائیکل اس گھر کے قریب آئی، اس پر بھی میزائل لگا اور یہ بھائی بھی ٹکڑوں میں بٹ کر شہید ہوئے، اب دیکھیے، دائیں بھی بمباری ہوئی اور بائیں بھی بمباری ہوئی، ذرا سوچیے کہ اس وقت شیخ کا کیا حال ہو گا، شیخ اس وقت کیا سوچ رہے ہوں گے ؟ مگر اس حال میں ،...... میزبان کے مطابق، وہ جو صاحب بیت تھے ان کے مطابق ، جیسے ہی شیخ نے تھوڑی سی سانس لی تو کہا کہ کیمرا کھولو، میں نے بیان ریکارڈ کرانا ہے، کیمرا آن ہوا اور شیخ نے یہ تاریخی الفاظ ریکارڈ کر وائے کہ :

" ہماری تنظیمیں ختم ہو جائیں ، ہمارے منصوبے سب خاک میں مل جائیں مگر خبر دار کہ ہمارے ہاتھ کسی ایک مسلمان کا بھی ناحق خون بہے ..."[11] یہ وہ اللہ کے مجاہد بندہ ہیں جو ایک طرف امریکہ اور اس کے محافظ پاکستانی جرنیلوں کے خلاف خود لڑتے تھے اور انہیں مارنے پر تحریض دلاتے ہیں تو دوسری طرف انہیں پشاور، لاہور اور کراچی کے مسلمان عوام کی حفاظت اور ان کی ہدایت کی اس قدر فکر اور تڑپ تھی، اللہ انہیں اجر دے، جہاد پاکستان، غزوہ ہند کی تقویت اور اصلاح میں محسود سے سوات وباجوڑ بلکہ پورے پاکستان میں ایسے مصلحین جہاد کی کمی نہیں رہی ہے...اور اللہ سے امید ہے کہ یہ قافلہ ان مخلصین اور مصلحین کی کوششوں ، قربانیوں اور دعاؤں کی بدولت ان شاء اللہ مسلمان عوام کے لیے رحمت اور نعمت ثابت ہو گا۔

---

[11] شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے مذکورہ بیان سے چند اقتباسات:

"چاہے ہمارا وجود فنا ہوجائے، ہماری جماعتیں مٹ جائیں اور چاہے ہمارے سب منصوبے خاک میں مل جائیں ، مگر ہمارے ہاتھوں سے ناحق کسی مسلمان کا خون نہ بہنے پائے۔ بیشک یہ نہایت واضح اور قطعی مسئلہ ہے..."

"اپنا درست منہج کو واضح کرنے کے لئے ، اللہ تعالی کے ہاں اپنا عذر پیش کرنے کے لیے اور اس لیے کہ یہ پاکیزہ جہادی تحریک شرعی ضوابط کی مکمل پابندی ختیار کرے، ہم تاکیداً ایسے تمام حملوں سے ، جن میں مسلمانوں کو ہدف بنایا جاتاہے، مکمل براءت کا اظہار کرتے ہیں ، خواہ یہ حملے مسلمانوں کی مساجد میں ہوں ، ان کے بازاروں میں ہوں یا دیگر پر ہجوم جگہوں پر، تنظیم القاعدہ ور اس کی قیادت اپنے بیانات و پیغامات میں اس امر کی بارہا تاکید کرتی رہی ہے اور ہم اپنی دعوت کے ذریعے سے اوراپنے منہج و طریقہ کار پر عمل سے اس معاملے کو بالکل بین اور واضح کر چکے ہیں"

"پس ہم اس قسم کے ہر عمل سے بری ہیں ، قطعہ نظر اس سے کہ ایسا کہاں ہو رہاہے اور کرنے والا کون ہے۔ چاہے یہ کام دشمن کے مجرم جتھے کریں، یا چاہے امن کے نام پر قائم کیے گئے کافروں کے قاتل گروہ (خفیہ ایجنسیاں وغیرہ)۔ اللہ تعالی ان کو اپنے عذاب میں پکڑ لے اور چاہے مسلمان یا مجاہدین میں سے ہی کوئی یہ کام کرےاور وہ اس معاملے کو ہلکا سمجھ کر کسی کوتاہی کا مرتکب ہو۔ ہم یہ بات نہایت صراحت سے کہتے ہیں کہ یہ تمام اعمال فساد فی الارض میں شمار ہوتے ہیں جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔ ﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ "اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتے ہیں " ﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾ اور نہ ہی اللہ فسادیوں کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے مبارک شرعی جہاد کے اہداف ومقاصد نہایت بلند و ارفع ہیں۔ رحمت، عدل اور نیکی و احسان کا فروغ ، عزت و شرف کی زندگی کا حصول ، اصلاح احوال اوردنیا وآخرت کی فوز و فلاح ، ور پھر ان تمام کا مقصود اصلی اللہ تعالی کی رضا اور معیت حاصل کرنااور اللہ عزو جل کے انصار کی صف میں شامل ہوجانا، تاکہ ہم اللہ تعالی کے کلمے کو بلند کریں ، اس کے دین کی نصرت و حفاظت کریں ، حق کو حق ثابت کر دکھلائیں، ظلم و عدوان کا خاتمہ کریں، انسانوں کو غیر اللہ کی ندگی سے آزاد کرائیں، زمین کو کفر وشرک کی آلودگی سے نجات دلائیں، اہل زمین کو نفع پہنچائیں... "

السحاب: ان شاء اللہ......ناظرین یہاں پر نشست کا تیسرا حصہ ختم ہو رہا ہے، اسی موضوع کو اگلے حصے میں جو آخری بھی ہے آگے بڑھائیں گے، ان شاء اللہ، تب تک کے لیے اللہ حافظ۔۔ جزاکم اللہ خیرا

تحریک جہاد برصغیر، حقیقت و حقانیت!

(چوتھی و آخری نشست)

جہاد پاکستان... فکری صف بندی، تیاری اور پیش قدمی

السحاب: سابقہ نشست میں ہم نے جہاد پاکستان کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی، آپ کی باتوں سے یہ واضح ہے کہ پاکستان میں مصلحین جہاد ایک کشمکش سے گزر رہے ہیں۔ ایسے میں خود تحریک جہاد پر اس کشمکش کے کیا اثرات واقع ہوئے ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي، دیکھیے، پچھلی نشست میں اس پر بات ہوئی کہ غیر صالح عناصر ہر دور میں رہے ہیں ، اسی میں آزمائش ہوتی ہے! یہاں بھی رہے، اقلیت میں رہے اور مجاہدین کی صالح اکثریت کی ان کے سبب بدنامی ہوئی۔

اس طرح اس پر بھی بات ہوئی کہ اس اقلیت کے شر سے تحریک جہاد کو محفوظ کرنے کے لیے محسود سے سوات اور باجوڑ تک مصلحین جہاد اور پھر القاعدہ کے مشائخ و قائدین روز اول سے مصروف رہے اور آج بھی الحمدللہ یہ کار خیر رکا نہیں ہے...

یہاں عرض کردوں کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کو جب آزماتا ہے اور یہ بندے بہر صورت حق کی مدد اور نصرت کرتے ہیں تو اللہ بھی اپنے بندوں کو بغیر نصرت کے نہیں چھوڑتا...، صالحین اور مصلحین اگر حوصلہ نہ ہاریں ، اپنے فرائض ادا کرتے رہیں ، تو اللہ کی مدد اور نصرت ضرور آتی ہے ، ظلم و کفر کے مقابل جہاد اور قتال فرض ہے جبکہ داخلی صفوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی فرض ہے، یہ دونوں فرائض ہیں، ان دونوں فرائض پر مجاہدین ڈٹے رہیں کسی ایک میں بھی کوتاہی اگر نہ دکھائیں، تو اللہ مدد فرماتا ہے... مختلف صورتوں میں یہ مدد آتی ہے ، جس میں سے ایک اہم صورت چھانٹی ہے۔ یہاں 2013 کے بعد اللہ کی طرف سے چھانٹی کا عمل شروع ہوا، اور یہ تا حال جاری ہے ، اللہ ہماری اصلاح فرمائے اور ہمیں صالح اور مصلح بننے کی توفیق دے۔ تو دو طرح کی چھانٹی قابل ذکر ہے، پہلی چھانٹی داعش کے فتنے کی صورت میں ہوئی، جو لوگ جہاد کی بدنامی کے باعث رہے، داعش کے اس فتنے نے ان کے لیے مقناطیس کا کردار ادا کیا، جیسے ہی شام و عراق میں اس فتنے نے سر اٹھایا، تو پوری دنیا سے ، جہاں کہیں بھی جہاد کو بدنام کرنے والے عناصر تھے ، کیا پاکستان و خراسان اور کیا نائیجیریا کے بوکو حرام والے، ان سب کی طرف سے بیعت آنا شروع ہوئیں! جو بھی بیعت آتی، تو ہم دیکھتے تھے کہ اللہ معاف فرمائے یہ تو وہی ہے جو جہاد کی بدنامی کا باعث رہا، وہی ہے جو خون مسلم میں احتیاط نہیں کرتا تھا اور جو دیگر اہل دین کے ساتھ معاملات میں عدل پر نہیں رہتا تھا، تو یہاں خراسان و پاکستان سے بھی اکثر ایسے جہاد کو بدنام کرنے والوں نے ہی داعش کا رخ کیا اور الحمدللہ جہادی صف ایک حد تک صاف ہو گئی۔

دوسری چھانٹی آزمائش کی صورت میں جاری ہے ، اللہ استقامت دے ہم سب کو ، اس آزمائش کے نتیجے میں جہاد کو بدنام کرنے والوں کی ایک قابل ذکر تعداد جہادی صفوں سے نکل کر فوج کے سامنے تسلیم ہوئی۔ دیکھیے عبرت کا مقام ہے کہ فوج کے سامنے وہی افراد تسلیم ہوئے جو میدان جہاد میں ظلم کرتے تھے اور جو جہاد کی بدنامی کا باعث تھے، گویا ایسے لوگوں نے میدان جہاد میں بھی رہ کر ہمیشہ دشمن کو فائدہ دیا۔ حقیقت ہے کہ جو شخص اپنوں کے ساتھ ، مسلمانوں کے ساتھ نرم نہیں ہو ،وہ مسلمانوں کے حقوق ادا نہیں کرتا ہو وہ کفار کے لیے سخت نہیں ہو سکتا ہے ،اور کسی خاص موقع پر اس کی یہ حقیقت بھی کھل جاتی ہے ،اللہ ہم سب کی اصلاح فرمائے۔

تیسرا اور اہم نکتہ یہ ہے کہ اب الحمدللہ پورے میدان جہاد میں اصلاح کی کوششیں زور پکڑ رہی ہیں اور ایسے مصلحین جہاد میں اضافہ ہوا ہے جو داخلی صف کی اصلاح کے لیے کمربستہ ہیں، الحمدللہ جہاد پاکستان میں صالحین اور مصلحین کی پہلے بھی کمی نہیں تھی مگر اہم مفاہیم اور مسائل سمجھنے میں پہلے جو ابہام تھا، وہ ان آزمائشوں نے صاف کر دیا ہے اور الحمدللہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کی برکت ہے کہ پوری تحریک جہاد کی آج اصلاح ہو رہی ہے۔ آج ایک بڑی خیر جو برآمد ہوتی نظر آ رہی ہے وہ مجاہدین کی ایک فکری اور عملی صف بندی ہے ، اخلاص ، قربانیوں اور عزائم کی پہلے بھی کمی نہیں تھی ،اس دفعہ ان کے ساتھ ساتھ الحمد للہ تجارب اور اسباق بھی ہیں ، نتیجتاً یہ قافلہ ان شاء اللہ پاکستان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے برصغیر کے لیے ایک عظیم نعمت اور عظیم خیر ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیئت یہی سمجھ آتی ہے کہ چونکہ اس قافلے کو پاکستان کے قبائل سے لیکر سری نگر اور دہلی تک میں ظلم اور کفر کے اندھیروں کو ختم کرنا ہے اور چونکہ یہ ایک انتہائی ثقیل ذمہ داری ہے ، اس لیے اس قافلے کو پاک کرنا اور اس کو تربیت سے گزارنا ضروری تھا، اس کی خاطر ان شاء اللہ یہ آزمائش سے گزارا گیا اور گزرا جا رہا ہے۔ اللہ سے امید ہے کہ بہت جلد ان شاء اللہ یہ تحریک جہاد غزوہ ہند کے اس مبارک میدان میں عملاً پیش قدمی کرتے ہوئے آگے بڑھے گی۔

السحاب: آج دشمن مجاہدین کو گرانے کے لیے بعض گروہوں پر ایجنسیوں کے ساتھ تعلق کا الزام لگاتا ہے۔ ایجنسیوں کے ساتھ تعلق کے بارے میں خود القاعدہ کا کیا موقف کیا ہے؟

استاذ اسامہ محمود :ایجنسیوں کے حوالے سے پہلے اصولی بات ذکر کر دوں، ہماری جماعت، القاعدہ کے دعوتی موضوعات میں سے ایک اہم موضوع جہاد کو طواغیت کے اثر سے مکمل طور پر آزاد کرنا ہے، ہمارا موقف ہے کہ جہاد اپنے شرعی مقاصد حاصل نہیں کر سکتا ہے جب تک یہ ایجنسیوں میں سے کسی کا بھی یہ تابع اور غلام رہے۔ امارت اسلامی افغانستان پر بعض لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ ایجنسی کے تحت رہی ہے ، یہ تہمت ہے، اگر امارت اسلامی کسی ایجنسی کی غلام ہوتی تو امریکہ اور نیٹو اپنے سپاہی مروانے لاؤ لشکر سمیت یہاں نہ آتے، اس لیے کہ جس ایجنسی کی بات کی جاتی ہے اس کے جرنیل اپنے ایٹم بم سمیت صرف ایک فون پر اس وقت ڈھیر ہو گئے تھے، پرویز مشرف کی کتاب **In The Line Of Fire** بھی اس گواہی کے لیے کافی ہے،...وہ خود کہتا ہے کہ طالبان ہمارے ڈی جی آئی ایس آئی تک کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے اور علماء کے وفد کے ساتھ جنرل محمود گیا تو علماء کو ملا عمر نے یعنی امیر المؤمنین نے کمرے میں بلوایا جبکہ جنرل محمود کے ساتھ ملنے تک سے انکار کیا اور اسے برآمدے میں رکنا پڑا، غرض یہ ہماری جماعت کا موقف ، دعوت اور طرز عمل ہے ، کہ جہاد ایجنسیوں کے تابع ہو کر کبھی

بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا یہ قافلہ پچھلے تیس سال سے امریکہ اور عالم کفر کے خلاف میدان جہاد میں کھڑا ہے، دنیا کی تمام ایجنسیاں اور حکومتیں اس قافلے کے خلاف مکمل طور پر متحد ہوکر تعاون کے ساتھ لڑ رہی ہیں ، اس عرصے میں جماعت کے چوٹی کے قائدین گرفتار ہوئے ، شیخ اسامہ کے گھر ایبٹ آباد سے القاعدہ کا بہت سارا مواد پکڑا گیا ، مگر آج تک کوئی ایک دشمن اور ایک ایجنسی بھی اس جماعت پرالحمدللہ یہ الزام تک نہیں لگا سکی کہ اس کا دنیا کے کسی ایجنسی سے تعلق ہے!اس پر ہم اللہ تعالی کی تعریف کرتے ہیں ، ساری تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں!اللہ ہمیں اس منہج پر ثابت قدمی دے،

پھرہم یہ بھی بتائیں کہ آئی ایس آئی اور 'را' دونوں برابرکے شریعت اور جہاد کی دشمن ہیں اور دونوں کے لیے دل میں نفرت اور دشمنی رکھنالازم ہے مگر یہ دونوں ہندوستان اور پاکستان کے عام مسلمانوں کی نظر میں قطعاًبرابر نہیں ہیں۔ آئی ایس آئی کی خباثت بتانی پڑتی ہے،اس کی تاریخ ،اسلام دشمنی کے معرکے اور کفر کے دفاع میں مسلمانوں کے خلاف اس نے جو فتح کے جھنڈے گاڑے ہیں وہ گنوانے پڑتے ہیں جبکہ راسے نفرت ہر خاص وعام کے دل وذہن میں الحمد للہ راسخ ہے اور ماشاء اللہ یہاں ہم مجاہدین کے رگ وخون میں راء کی دشمنی رچی بسی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امیر محترم مولناعاصم عمرصاحب حفظہ اللہ ایک دفعہ ساتھیوں کوایجنسیوں کی باہمی چپقلش سمجھارہے تھے، کہ باطل قوتوں کی بھی آپس میں جنگ اور دشمنی ہوتی ہے فرمایاکہ آئی ایس آئی اور فوج آج مجاہدین کے خلاف لڑرہی ہیں، ایسے میں اگر 'را' یعنی بھارتی ایجنسی، فوج ہماری اس آزمائش سے فائدہ اٹھاناچاہے،وہ ہمیں طیارہ شکن میزائیل دینے کی پیشکش کرے توہمیں لیناچاہئے یانہیں؟!امیر محترم نے فرمایا 'سب ساتھی شہید ہو جائیں ، یہ کوئی نقصان نہیں ہے،اس سے ان شاءاللہ تحریک جہاد کوفائدہ ہوگا مگر را کے ساتھ ایسے تعاون کی خاطر اگر صرف رابطہ بھی ہم نے کرلیا تواس پوری جہادی تحریک کے لیے یہ موت ہے!"

السحاب:جولوگ پاکستانی فوج کوتسلیم ہوئے ہیں ،وہ جہاد پاکستان کے بعض گروہوں اورافرادپر الزامات لگائے ہیں، اس کے حوالے سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

استاذ اسامہ محمود: اس حوالہ سے پہلی بات تویہ ہے کہ ایسے افراد کی کسی بھی بات کااعتبار نہیں ،اس لیے کہ یا تو قیدی ہیں اور جب قیدی ہیں تواس حال میں یہ مجبور ہیں یا دوسری صورت میں یہ خود گئے ہیں، تسلیم ہوئے ہیں، توجب یہ خود گئے ہیں توبہت کچھ چھوڑ کرگئے ہیں، ایسے میں ان کی یہ باتیں شرعاًاورعقلاًکسی بھی لحاظ سے قابل اعتبار نہیں ہیں۔ پھر شریعت کی دشمن آئی ایس آئی کی گود میں بیٹھ کرکسی پردوسری اسلام دشمن ایجنسی راسے تعلق کاالزام لگاناکیاوزن رکھتاہے؟،جہادی جماعتوں کو اگر جاننا اور سمجھنا ہو تو ان بے اختیار لوگوں کی زبان سے مت سمجھئے ،اس کے لیے ان جماعتوں کے خود اپنے اقوال اور افعال کافی ہیں ، ان سے ان کو پہچانیے۔

دوسری بات ...یہ ہے کہ ان افراد سے پہلے سوات کے مسلم خان ، باجوڑ کے مولوی عمر اور مولوی فقیر محمد ،اللہ تعالیٰ ان سب کوثابت قدمی دے، رہائی دے اور دشمن کے شر سے ان کی حفاظت فرمائے،یہ سب بھی گرفتارہوئے ہیں۔ محسود کے محترم مفتی ولی الرحمان اوراعظم طارق شہید رحمہم اللہ کے بھی بہت سارے مجاہدین قیدی بنے ہیں، تحریک جہاد کی دیگر جماعتوں کی بھی خاصی تعداد جیل میں ہے،ان سب پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، کئی توعقوبت خانوں کے اندر شہید ہوئے اور ان کی چھلنی لاشیں باہر نکلی ہیں ،ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ "انکشافات

"نہیں کیے ہیں جو یہ افراد کر رہے ہیں؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ پوری جہادی تحریک کا نہیں ہے... اگر ان افراد کی چند باتوں کو صحیح بھی مانا جائے، تو وہ بس اتنا ہی ہے کہ مسئلہ ان افراد کا اور ان کے چند ہم نواؤں کا تھا... اس پوری جہادی تحریک کا قطعاً نہیں ہے!

تیسری بات... یہ ہے، کہ فرض کرتے ہیں یہ افراد خود مخلص تھے اور انہیں میدان میں جہاد کو بدنام کرنے والے چند افراد نظر آئے۔ تو سوال ہے کہ ایسے افراد کے مقابل صالحین کا یہ جم غفیر کیوں ان کی نظروں سے غائب رہا؟ محسود سے سوات اور باجوڑ تک بلکہ پورے پاکستان کی اس صالح اکثریت کی یہ عظیم قربانیاں کیوں ان کی نظروں سے اوجھل رہیں؟ یہاں بے شمار مجاہدین اور گروہ ایسے ہیں جو تمام خفیہ ایجنسیوں کے خلاف میدان کھڑے ہیں، ان مجاہدین پر ان کی نظر کیوں نہیں پڑی؟ گنے چنے چند مفسدین کے مقابل مصلحین کو انھوں نے تقویت کیوں نہیں دی؟ پھر سوال ہے کہ غیر صالح اقلیت، چھوٹے سے ٹولے، چند افراد کے مقابل انہیں کون صالح نظر آیا؟؟ وہ جن سے انہوں نے معافی مانگی؟ یہ قاتل، یہ ظالم اور روپے پیسے کی غلام فوج اور ایجنسی والے؟

دیکھیے، دو سال پہلے اعظم طارق محسود رحمہ اللہ سے ملنے میں ان کے گھر گیا، گھر کیا تھا، چھوٹے چھوٹے چند خیمے تھے، سخت سردی تھی، خیمے میں ہم نے ایک رات ساتھ گزاری مگر اعظم طارق رحمہ اللہ بچوں سمیت پچھلے آٹھ مہینوں سے برف باری کے وقت بھی انہیں خیموں میں رہے اور اسی خیمے کے آس پاس آپ اپنے نوجوان بیٹے کے ساتھ شہید ہوئے۔ اب سوال ہے؟؟ راء کے ایجنٹ ایسے ہوتے ہیں، ایسے رہتے ہیں؟ کیا راء اور آئی ایس آئی کے ایجنٹ اپنے گھر بار اور بچوں کی قربانی دیتے ہیں؟؟ راء اور آئی ایس آئی والے تو روپے پیسے اور اپنی راحت وعافیت کے لیے دوسروں کے گھر تو تباہ کرتے ہیں، اپنے گھر بار اور اپنے بچوں کی کبھی وہ قربانی نہیں دیتے ہیں۔

پھر افسوس ہے کہ یہ جو الزامات لگانے والے ہیں، جب یہ خود میدان جہاد میں تھے تو جہاد ان کے افعال کے سبب بدنام ہوا، دعوتِ جہاد کو دفن کرنے اور مجاہدین سے لوگوں کو، اپنی اس قوم کو، متنفر کرنے میں اس ٹولے نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

السحاب: عوام کے اندر دھماکوں کے حوالہ سے آپ کی کیا رائے ہے، یہ کون کراتے ہیں اور کیا مقاصد ہیں؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے، ہم بار بار اس موقف کا اظہار کر چکے ہیں اور ابھی دوبارہ یہ اصولی موقف آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں، وہ یہ کہ بھارتی فوج ہو یا پاکستانی فوج یہ سب افواج مسلمانوں کی قاتل، شریعت کی دشمن اور ظالم افواج ہیں، ان کے ساتھ دشمنی جبکہ ساتھ ہی ساتھ مسلمان عوام کی حفاظت اور ان کی خیر خواہی، یہ دونوں واجب ہیں اور یہ جہاد کی کسوٹی ہے، اس کسوٹی پر جو پورا اترتا ہے، وہ مجاہد ہے اور جو پورا نہیں اترتا، جو مسلمان عوام کو قتل کرتا ہے، وہ قاتل ہے، وہ ظالم ہے، وہ مجاہد نہیں ہے۔

پھر عرض کروں کہ مسلمان عوام کا یہ قتل ایک انتہائی قبیح فعل ہے، اس سے پاکستان ہی نہیں، افغانستان اور بھارت سمیت اس پورے خطے میں جہاد اور تمام اہل خیر مجاہدین بدنام ہوتے ہیں، اب خطے میں مخلص مجاہدین کو بدنام کرنے کا یہ ہدف کسی ایک فوج

اور ایجنسی کا نہیں ہے ، راء ، سی آئی اے اور آئی ایس آئی سمیت ان سب شیاطین کا یہ مشترکہ ہدف ہے۔لہذا اس قسم کی کاروائیوں سے یہ سب شیاطین مستفید ہوتے ہیں جبکہ نقصان... تو وہ صرف جہاد، مجاہدین اور مسلمان عوام کا ہوتا ہے۔

مجاہدین پر ایجنسیوں کے ایجنٹ ہونے کا الزام عموماً لگایا جاتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ ایسے میں کھرے اور کھوٹے کی تمیز کیسے کی جائے؟

استاذ اسامہ محمود: آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے یہاں چند نکات رکھنا ضروری سمجھتا ہوں، دیکھیے پہلا نکتہ یہ ہے کہ تہمتیں باطل کا پرانا ہتھیار ہے ، یہ ہتھیار اتنا ہی پرانا ہے جتنی حق اور باطل کے درمیان جنگ پرانی ہے ، یہاں اس خطے میں سید احمد شہید رحمہ اللہ جیسی عظیم ہستی کی جہادی تحریک بھی گزری ہے، آپ رحمہ اللہ پر بھی انگریزوں کے ایجنٹ کا الزام لگا تھا۔ غرض یہ اس راستے کے لوازمات ہیں، اور اسی میں امتحان ہے، مجاہدین کے لیے بھی یہ امتحان ہے اور مسلمان عوام کا بھی اس میں آزمائش ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ آج پہلے سے کہیں زیادہ جھوٹ، دجل اور فریب کا غلبہ ہے، نت نئے آلات اور اسلوب سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کیا جاتا ہے، حدیث میں اس دور کو دھوکے کا زمانہ کہا گیا ہے اور صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، خائن کو دیانت دار اور دیانت دار کو خائن بتایا جائے گا۔ تو یہ تو اس دور کی خاص صفت ہے مگر اس کے ہوتے ہوئے بھی اللہ نے ہم سب کو مکلف بنایا ہے کہ دجل اور فریب کے اس غلبے کے باوجود بھی ہم حق کو پہچانیں اور پھر باطل کے مقابل حق کی نصرت کے لیے کھڑے ہو جائیں اور اللہ کے ہاں بھی اسی کا پوچھا جائے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ خفیہ ایجنسی والے لاکھ چالیں چلیں اور لاکھ منصوبے بنائیں ، اہل ایمان کے مقابل یہ ساری چالیں اور سارے منصوبے ناکام و نامراد ثابت ہوں گے، ہمارا یقین ہے کہ آج نہیں تو کل ان شاءاللہ ایسا ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ خفیہ ایجنسی والے دجل وفریب، جھوٹ اور میڈیا کے زور سے جتنا بھی اپنے آپ کو کوئی بڑی 'شے' مشہور کرائیں، چونکہ یہ اللہ کے دین کے خلاف لڑ رہے ہیں، یہ اللہ کے خلاف جنگ کر رہے ہیں اسلیے ان سے زیادہ بے وقوف اور احمق کوئی نہیں ہیں، یہ اس لیے بھی انتہائی بدترین اور گری ہوئی مخلوق ہے کہ حق اور باطل کی اس جنگ میں عام لوگوں کی نسبت یہ زیادہ حق کو جانتے ہیں، اہل جہاد کے ساتھ ان کا واسطہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے، جیلوں اور عقوبت خانوں میں انہوں نے مجاہدین کے صالح کردار دیکھے ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے سے اللہ ان پر حجت قائم کرتا ہے، ایسے میں اس کے باوجود بھی جب یہ پیٹ کی خاطر اللہ کے ان اولیاء کے خلاف لڑتے ہیں تو اللہ بھی ان سے پھر عقل اور فہم چھین لیتا ہے، ان کی تمام تر چالیں بالآخر انہی کے اوپر پلٹا دیتا ہے، دنیا میں بھی ان کو ذلیل کرتا ہے، اپنے اور پرائے سب کو پھر ان کی یہ رسوائی نظر آجاتی ہے اور آخرت تو آخرت کی طرف ہم سب نے لوٹ کے جانا ہے، اس کے لیے آج ہی سب نے اپنا اپنا فیصلہ کیا ہوا ہے کہ کون کس کے ساتھ اٹھے گا، کون بش، اوبامہ اور ٹرمپ جیسے ظالموں کے ساتھ اٹھے گا اور کون اللہ کے اولیاء مہاجرین اور مجاہدین کے ساتھ اٹھے گا۔ لہذا ہماری مسلمان عوام یہ حقیقت ہر وقت اپنے سامنے رکھے کہ شریعت اور جہاد کے دشمن یہ خفیہ ایجنسیوں والے انتہائی کمزور اور انتہا درجہ کے احمق مخلوق ہیں، اس احمق دشمن کو اگر کہیں کوئی کامیابی ملتی ہے تو وہ در حقیقت اللہ ان کو ڈھیل دیتا ہے، یہ اللہ کی حکمت ہے اور اسی سے ان کو تباہ کرتا ہے، اور اس میں ان کی اپنی کسی خوبی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

اب آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں، دیکھیے میدان جہاد میں مسائل کی جڑ شریعت کی عدم اتباع ہے، خفیہ ایجنسی مسئلہ ضرور ہے مگر یہ اصل مسئلہ نہیں ہے ،اصل مسئلہ شریعت سے آزادی ہے۔اگر کوئی جماعت شریعت سے آزاد ہے ، کیا جائز اور کیا ناجائز، کس کا خون مباح ہے اور کس کا غیر مباح؟ اگر ان امور میں وہ شریعت کی پیروی نہیں کرتی تو وہ کسی خفیہ ایجنسی کے تابع ہو یا نہ ہو، چونکہ اس کا اپنا منہج خراب ہے، اپنا راستہ خراب ہے، اس لیے یہ فساد در فساد پھیلائے گی، جہاد اور امت کو یہ نقصان پہنچائے گی ۔پھر ایسی جماعت کے لیے کسی ایجنسی کا آلہ کار بننے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے ، اس لیے کہ اس نے اپنے لیے سارے جائز و ناجائز راستے کھولے ہوتے ہیں۔اس طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ جو جماعت کسی ایجنسی کی تابع بنتی ہے، تو وہ شریعت کی تابع نہیں رہ سکتی ہے، ایجنسی یا تو مقاصد جہاد پر اس سے سمجھوتہ کرواتی ہے، نفاذ شریعت، شریعت کی حاکمیت کی جگہ وطنیت اور دیگر عصبیت پر مبنی جنگ میں اسے دھکیلتی ہے اور اگر یہ ناممکن یا نامناسب ہو تو پھر دوسری صورت میں قتل ناحق یا دیگر غیر شرعی افعال کرا کر اس سے جہاد کو بدنام کرواتی ہے۔ اب ان تمام امور میں اصل سبب کیا ہے؟ اصل شریعت کی عدم اتباع ہے ، خفیہ ایجنسی کا آلہ کار بننا نتیجہ ہے، اور سبب شریعت سے آزادی ہے۔لہذا ہمارے سامنے شریعت کی اتباع ہدف ہو، شریعت پر عمل ہو گا تو ایجنسی کے لیے آلہ کاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا اور یہی شریعت کی اتباع دوسروں کو جانچنے کی کسوٹی بھی ہے۔ دوسرے گروہوں کے حوالے سے پردوں کے پیچھے ، رازوں کے پیچھے ہم نہ پڑیں، ظاہری قول اور عمل کو دیکھیں، ایک گروہ خود اپنا کیا تعارف کراتا ہے، کن کارروائیوں کی یہ ذمہ داری قبول کرتا ہے ، اگر تو یہ سب کچھ شریعت کے موافق ہیں تو کوئی لاکھ اسے خفیہ ایجنسی کا ایجنٹ کہے، یہ سب تہمتیں ہیں، جھوٹ ہیں، اور اکثر اس قسم کی تہمتیں خود ایجنسیوں کے جھوٹے فریبکار لگاتے ہیں، اس لیے اگر کسی جماعت کا ظاہری عمل شریعت کے مطابق ہے تو پھر ایسی جماعت کی تائید لازم ہے، اب آپ اس جماعت میں خود ہوں یا نہ ہو مگر اس جماعت کے خلاف جھوٹے پراپیگنڈوں کا رد پھر آپ پر بھی لازم ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی گروہ غیر شرعی فعل کر رہا ہو تو انفرادی اور اجتماعی طور پر حسب استطاعت سب مجاہدین پر اس کا تدارک فرض بنتا ہے۔ دیکھیے نہی عن المنکر فرض ہے اور اس فرض میں کوتاہی انتہائی بڑا گناہ ہے، اسی کے سبب اللہ کی نصرت اٹھتی ہے اور سب مجاہدین پر اللہ کا غضب اتر سکتا ہے، اللہ سب کو عافیت میں رکھے، لہذا اگر کہیں کسی گروہ یا چند افراد سے جہاد کے نام پر غیر شرعی کارروائی کا ارتکاب ہو جاتا ہے تو اس غیر شرعی فعل سے خالق اور مخلوق دونوں کے سامنے براءت کرنا پھر لازم ہوتا ہے ، ...آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ تک کی خطا سے براءت کی،جب ایک جنگ میں آپ سے خطا میں قتل ہوئے،تو آپ ﷺ نے فرمایا﴿اللهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ﴾ ”یا اللہ! جو خالد (رضی اللہ عنہ) نے کیا اس سے میں تیرے سامنے براءت کرتا ہوں“۔

پھر یہ براءت آغاز میں افعال سے ہو افراد اور اس گروہ سے نہ ہو، ...اس سے یہ امید بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ افراد خطا کی طرف متوجہ ہوں اور آئندہ پھر احتیاط کریں ......لیکن اگر براءت نہیں کریں گے، یعنی سب مجاہدین اگر خاموشی اختیار کریں گے تو عام مسلمان اس غیر شرعی اور برے فعل کو عین جہاد سمجھیں گے یا اس ظلم کو اہل جہاد کی طرف منسوب سمجھیں گے ، یوں لوگ اس مبارک جہاد سے متنفر ہو جائیں گے ،اور اس طرح اس کا نقصان جہاں پورے جہاد کو ہو گا، وہاں اللہ کے ہاں بھی اس خاموشی پر پکڑ ہو سکتی ہے ،اسلیے خاص

اُس فعل سے براءت لازمی ہو جاتا ہے۔ہاں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بھی اصلاح اگر نہیں ہو رہی ہے تو پھر کسی صالح گروہ کے ساتھ خود اپنا جہاد جاری رکھتے ہوئے، ایسے گروہ سے دور ہو جانا اور لوگوں کو بھی حسب استطاعت دور کرنا پھر علماء نے لازم قرار دیا ہے، دیکھیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کی ضرورت اور فرضیت ،اس کے آداب او ر شرائط علماء نے اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں ، ان کی طرف ہمیں ضرور رجوع کرنا چاہئے۔

السحاب: دولۃ والے بھی اپنے زعم میں شریعت کی بات کرتے ہیں ، وہ بھی جن کو قتل کرتے ہیں ،انہیں وہ مسلمان سمجھ کر نہیں مارتے ہیں، پھر یہ کیسے پتہ چلے گا کہ کون شریعت کی اتباع کرتا ہے اور کون نہیں؟

استاذ اسامہ محمود: یہاں میں چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا، پہلی بات یہ ہے کہ غلو اور غیر شرعی افعال کی یہ صفت ہم صرف داعش سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ خاص نہ کریں، نفرت ان خاص افکار، افعال اور اخلاق سے ہو جن کی وجہ سے یہ جماعت امت کے لیے فتنہ بنی ہے۔اگر ہم اپنے آپ کو القاعدہ، یا کوئی بھی دوسرا نام دیں، دولۃ (داعش) اپنے آپ کو نہ کہیں مگر ہمارے افکار، اعمال اور اخلاق دولۃ سے مختلف نہ ہوں، تو اپنے آپ پر القاعدہ کا لیبل لگا کر بھی ہم جہاد اور امت کی جڑیں کاٹیں گے۔دیکھیے جماعتی تعصب، صرف اپنے آپ کو حق پر سمجھنا، ناحق تکفیر، مسلمانوں کا خون حیلے بہانوں سے مباح کرنا اور اس طرح کے دیگر غلط امور، یہ ایسے امور ہیں جن کے سبب اس جماعت نے جہاد اور امت کو نقصان پہنچایا ہے۔اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ داعش کا فتنہ ماضی کا قصہ ان شاءاللہ بن جائے گا، مگر ہم مجاہدین کو اپنی اصلاح اور نجات کے لیے داعش کی صفات کبھی نہیں بھولنی چاہئے اور خود اپنی اور ساتھیوں کی تربیت میں اُن فاسد افکار اور برے اخلاق کا رد شامل کرنا چاہئے جن کی وجہ سے اس گروہ نے فتنہ وفساد کھڑا کیا اور یہ جہاد کی بدنامی کا باعث بنا۔امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ خیر پر عمل کرنے کے لیے شر کا جاننا بھی ضروری ہے، ورنہ شر کی پہچان نہ ہو تو شر کو خیر سمجھ کر اس پر عمل ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی بات صحیح ہے ایسے غلو والے جب بھی کسی مسلمان کو مارتے ہیں تو اسے باغی یا اکثر حالتوں میں کافر سمجھ کر مارتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ یہ لوگ دوسروں سے زیادہ مسلمانوں کی حفاظت اور دفاع کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ تکفیر اور پھر خون مباح کرنے کے یہ جو اصول ہیں کیا یہ ماضی اور حال کے علماء حق سے اخذ کرتے ہیں یا خود وضع کرتے ہیں؟ اگر تو قتل وقتال، تکفیر اور تفسیق کے یہ اصول وہ علماء حق کی اتباع میں اہل السنۃ والجماعۃ سے نہیں لیتے، قریب وبعید کے علماء جہاد کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں بلکہ خود ساختہ تشریحات اور اصول استعمال کرتے ہیں تو علماء نے یہی ان کی گمراہی کا سبب بتایا ہے۔

السحاب: اس نکتے کی ذرا وضاحت کرلیں، کیوں کہ سب غلو کے شکار افراد بھی اپنے آپ کو اہل السنہ والجماعۃ کا حصہ سمجھتے ہیں، وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم اہل سنۃ والجماعۃ کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں ؟

استاذ اسامہ محمود: دیکھیے یہاں میں عرض کروں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول کوئی ایسے مبہم نہیں ہیں کہ ہر ایک ان سے اپنا اپنا مقصد لے ،الحمد للہ ،ماضی قریب اور ماضی بعید ہر دور میں ایسے علماء اور فقہاء موجود رہے ہیں، جنہوں نے یہ اصول سامنے رکھ کر جہادی مسائل مرتب کیے ہیں

۔پھر یہ بھی عرض کردوں کہ مرتدین اور نظام کفر کے خلاف ہم کوئی پہلی دفعہ جہاد نہیں کررہے ہیں ، یہ جہاد پہلے بھی ہوا ہے ،جن نوازل اور نئے مسائل کا ہمیں سامنا ہے یہ صرف ہمارے سامنے نہیں آئے ،دنیا بھر کے دیگر خطوں میں ، جہاں کہیں بھی ماضی قریب میں جہاد ہوا ہے وہاں ان مسائل کا سامنا رہا ہے ، الجزائر ، شام ، شیشان ، مصر ،افغانستان اور دیگر خطوں میں تحریک جہاد اور علماء جہاد انتہائی کھٹن تجارب سے گزرے ہیں ، چھوٹی چھوٹی غلطیوں نے انتہائی بھیانک نتائج دکھائے ہیں۔یہ سب تجارب آج بھی الحمد للہ محفوظ صورت میں موجودہیں اور انہی کی روشنی میں اُس وقت اور بعد کے علماء جہاد نے فتاوی دیئے ہیں ، ایسے اصول مرتب کیے ہیں جنہیں آج دنیا بھر کے جہادی حلقوں میں الحمدللہ قبولیت حاصل ہے۔

غرض حقیقت یہ ہے کہ تحریک جہاد کی تاریخ آج ایک ہی سبق سمجھاتی ہے کہ دوامور گمراہی سے بچانے والے ہیں،پہلا امر ماضی اور حال کے علماء حق کی اتباع اور دوسراامر جہادی تحریکوں کے تجارب سے استفادہ، ہم مجاہدین ان دوامور کا اہتمام کریں گے توان شاءاللہ جہاد اور امت کا بھی فائدہ ہوگا اور خود ہم بھی گمراہی سے بچیں گے۔

مثلاً امارت اسلامی افغانستان کی مثال آپ کے سامنے ہے ، امارت نے افغانستان پر حکومت کی ہے ، آج بھی پورے افغانستان میں یہ لڑ رہی ہے ، مسلح دشمن پر یہ ترکیز رکھتی ہے جبکہ جانبی لڑائیوں سے بچتی ہے ، اس طرح مسلمان عوام کی حفاظت کرتی ہے ، اس کا یہ طرز عمل الحمد للہ دین و جہاد کی تقویت کا سبب ہے ،یہی وجہ ہے کہ یہاں کی عوام امارت کواپنی نجات دہندہ سمجھتی ہے، اب اس طرح صومالیہ ، یمن،الجزائر اور مالی جیسے دور کے خطوں میں بھی جہادی تحریکیں ہیں،یہ خطے فرق ہیں،زبان مختلف ہے،مسلک بھی بعض علاقوں میں مختلف ہے مگر یہاں بھی آپ کو الحمد اللہ امارت اسلامی والی حکمت عملی نظر آئے گی اور اس کے فوائد بھی یہ مجاہدین سمیٹ رہے ہیں ... گویا یہ بات ثابت کرتی ہے کہ زبان، مکان اور فقہی تنوع کے باوجود بھی ان خطوں کے مجاہدین نے جہاں امارت اسلامی اور دیگر جہادی تحریکوں سے بہت کچھ سیکھاہے،وہاں علماء جہاد کے بھی یہ اپنے آپ کو پابند کرتے ہیں، جبکہ دوسری طرف دولۃ(داعش)والوں سمیت تمام غلو والوں کامسئلہ یہ رہاہے کہ وہ اس حوالے سے اپنی نظر کو اپنے گروہ کے اندر محدود کرتے ہیں،اپنے گروہ سے باہر علماء جہاد کے فتاوی اور تحریک جہاد کے تجارب سے اپنے آپ کو کاٹ دیتے ہیں اور یوں اپنی ضرورت وخواہش کے مطابق جب یہ خود ساختہ اصول وضع کرتے ہیں توان سے جہاد اور امت کو پھر نقصان ہوتاہے۔

سوال: اس نشست کے اختتام پر آپ مجاہدین اور پاکستانی مسلمانوں کے نام کوئی پیغام دیناچاہیں گے ؟

استاذ اسامہ محمود: پاکستان کے انتہائی عزیز مسلمان بھائیوں کے سامنے میں عرض کرتاہوں کہ آج اس خطے میں حق اور باطل کی جنگ ہے،یہ عدل اور ظلم کے مابین معرکہ ہے،اسلام اور کفر کی اس جنگ میں ہم بطور مسلمان لاتعلق یاتماشائی نہیں رہ سکتے ہیں،اس جہاد میں اپناحصہ ڈالنا ہر مسلمان پر فرض ہے، پھر اس عظیم فرض کو آپ کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لیے اور حق اور باطل کی پہچان کو مشکل بنانے کے لیے یہاں بے شمار رکاوٹیں بھی کھڑی کی گئی ہیں ،دوست اور دشمن ، خیر وشر کی یہ پہچان مشکل بنادی گئی ہے،یہی آزمائش اور امتحان ہے،ایسے میں حق پہچانااور اس کی نصرت کرنا دینی فریضہ ہے ، جہاد اور مجاہدین کا ساتھ دینا آج پہلے سے کہیں زیادہ وقت کی ضرورت ہے ، اور یقین جانئیے کہ یہ جنگ آپ کی

آزادی، آپ کی کامیابی اور آپ کی حفاظت کی جنگ ہے۔ اس میں حق کا ساتھ دینا آپ کی دنیا و آخرت دونوں کی سرخروئی کا ان شاء اللہ باعث ہو گا، اللہ آپ کے لیے حق کی یہ نصرت اور تائید آسان بنائے۔ اسی طرح برصغیر اور بالخصوص پاکستان کے تمام اہل خیر مجاہدین کو عرض کرتا ہوں کہ جھوٹوں اور فریب کاروں کی تہمتیں اور یہ سازشیں ہوں، یا ان کا لاؤ لشکر اور ظلم و جبر، دو شروط پر ہم عمل کریں تو واللہ، یہ سب ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا﴾ "اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو" ﴿لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ "تو ان کے مکر (ان کی سازشیں) تمہیں کوئی نقصان نہیں دیں گے"۔ لہٰذا شریعت کی اتباع پر صبر اور تقویٰ ... یہ اس معرکے کے ہتھیار ہیں، اس ہتھیار سے ہم اپنے آپ کو اگر مسلح رکھیں تو ان کی یہ سب چالیں ان ہی کے اوپر پلٹیں گی، ان شاء اللہ... یہ ساری قوت و شوکت ان کی تباہی و بربادی کا باعث ان شاء اللہ ثابت ہو گی۔ غزوہ ہند کے اس مبارک جہاد کے لیے اللہ نے آپ کو چنا ہے، آپ کے ہاتھوں سے اللہ نے پاکستان ہی نہیں، پورے برصغیر کے مسلمانوں کی دنیا اور آخرت سنوارنی ہے، ظالموں اور جابروں کو اللہ نے آپ کے ذریعے سے ان شاء اللہ اس دین کے سامنے جھکانا ہے اور آپ ہی کی اس مبارک عبادت، مبارک جہاد کی بدولت مظلوموں کی ان شاء اللہ نصرت ہو گی۔ پس آگے بڑھیے، اس مبارک جہاد کی صف منظم کیجیے، ہر اس راستے پر ہم پہرے بٹھائیں جہاں سے ہمارے اس مبارک جہاد کے ثمرات کو ضائع کرنے کے لیے کوئی ڈاکہ ڈال سکتا ہو، کفر کے چوکیداروں پر آپ اللہ کا غضب بن کر ٹوٹیں جبکہ مسلمان عوام کے لیے آپ رحمت اور شفقت کا پیغام ہوں۔ اللہ ہی راستہ دکھانے والا اور نصرت کرنے والا ہے۔ اللہ ہم سب کی مدد اور رہنمائی فرمائے، جزاکم اللہ خیراً، اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو!

السحاب: قارئین! اس کے ساتھ ہی ہماری ان نشستوں کا اختتام ہوتا ہے۔ محترم استاذ! السحاب برصغیر کی جانب سے ہم آپ کے مشکور ہیں کہ ان تفصیلی نشستوں کے لیے آپ نے اتنا وقت نکالا۔

استاذ اسامہ محمود: میں بھی آپ حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے فروغ کے لیے ان تمام کاوشوں کو اپنے دربار میں قبول فرمائے، جزاکم اللہ خیراً...

السحاب: قارئین! یہاں اس انٹرویو کا اختتام کرتے ہیں، ہمیں اور تمام مجاہدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

تحریکِ جہاد برصغیر...

حقیقت وحقانیت!

آج اس خطے میں حق اور باطل کی جنگ بپا ہے، یہ عدل اور ظلم کے مابین معرکہ ہے، اسلام اور کفر کی اس جنگ میں ہم بطور مسلمان لاتعلق یا تماشائی نہیں رہ سکتے ہیں، اس جہاد میں اپنا حصہ ڈالنا ہر مسلمان پر فرض ہے، پھر اس عظیم فرض کو آپ کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لیے اور حق اور باطل کی پہچان کو مشکل بنانے کے لیے یہاں بے شمار رکاوٹیں بھی کھڑی کی گئی ہیں، دوست اور دشمن اور خیر و شر کی یہ پہچان مشکل بنادی گئی ہے، یہی آزمائش اور امتحان ہے، ایسے میں حق پہچاننا اور اس کی نصرت کرنا دینی فریضہ ہے، ... یقین جانیئے کہ یہ جنگ آپ کی آزادی، آپ کی کامیابی اور آپ ہی کی حفاظت کی جنگ ہے۔ اس میں حق کا ساتھ دینا آپ کی دنیا وآخرت دونوں کی سرخروئی کا انشاء اللہ باعث ہوگا

ہم ظلم فتنہ اور فساد ختم کرنا چاہتے ہیں، ہم اللہ کے دین کو غالب کرنے کی صورت میں اقامت دین چاہتے ہیں، ہم مسلمان عوام کی ہدایت، ان کی حفاظت اور خیر خواہی چاہتے ہیں، پھر ان تمام مقاصد کے حصول کا شرعی راستہ جو اللہ رب العزت نے مقرر کیا ہے وہ دعوت و جہاد یا دعوت و قتال ہے، یہ ہمارا منہج ہے، اس کی طرف ہم اپنی امت کو بلاتے ہیں ...

ہم مجاہدین برصغیر میں، سید اُحمد شہید رحمہ اللہ کی تحریک ہی کا تسلسل ہیں۔ اللہ ہمیں صحیح معنوں میں سید رحمہ اللہ کے ورثاء ثابت فرمائے، سید اُحمد شہید رحمہ اللہ کا مقصد و ہدف کہ برصغیر کو اسلام کے دشمنوں سے آزادی دلائی جائے اور شریعت کا نفاذ یہاں ہو، یہی ہمارا بھی مقصد ہے، اسی طرح آپ رحمہ اللہ کا طریقہ کار دعوت و جہاد تھا اور یہی ہمارا بھی راستہ اور منہج ہے، لہذا ہم سیدؒ کی تحریکِ مجاہدین ہی کا ان شاء اللہ تسلسل ہیں، اللہ اس تحریک کا حق ادا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور اللہ یہاں کے مسلمانوں کے لیے ہماری اس تحریک کو بھی سید کی تحریک کی طرح بابرکت ثابت فرمائے، آمین

غلو اور غیر شرعی افعال کی یہ صفت ہم مجاہدین صرف داعش سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ خاص نہ کریں، نفرت ان خاص افکار، افعال اور اخلاق سے ہو جن کی وجہ سے یہ مفسد جماعت اُمت کے لیے فتنہ بنی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو القاعدہ، یا کوئی بھی دوسرا نام دیں، داعش اپنے آپ کو نہ کہیں مگر ہمارے افکار، اعمال اور اخلاق داعش سے مختلف نہ ہوں، تو اپنے آپ پر القاعدہ کا لیبل لگا کر بھی ہم جہاد اور اُمت کی جڑیں کاٹیں گے

ادارہ السحاب، برِصغیر

As-Sahab Media (Subcontinent)

ربيع الثانی 1440ھ